Clutch Set
EXEDY
Asian Car Choice
Authorised distributor of
Exedy Clutch
Address: Chinar Shopping Complex
Batamaloo Srinagar
Contact: 9419069641, 9906528024

The daily
Surathal
Srinagar
e-paper: surathal.in
https://surathal.in
روزنامہ
صورت حال
سرینگر

صورت شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

Address: Chinar Shopping Complex
Batamaloo Srinagar
Contact: 9906528024

Postal Registration No:JKNP-189/SKGPO- 2018-2020/RNI NoJKURD/2012/48314
Vol: 17 Issue No: 236 Friday 02 October 2026 - 19 Rabi Al Thani 1447 Pages: 08 Price Rs0.50/-

لیفٹیننٹ گورنر نے جموں وکشمیر پولیس کی ' کشمیر میراتھن - رن

فار یونیٹی ' (اتحاد کے لیے دوڑ) کی اختتامی تقریب سے خطاب کیا

سری نگر، یکم اکتوبر: لیفٹیننٹ گورنر شری منوج سنہا نے آج ' کشمیر میراتھن - رن فار یونیٹی ' (اتحاد کے لیے دوڑ) کی اختتامی تقریب میں شرکت کی۔ انہوں نے اس ایونٹ میں حصہ لینے والے نوجوانوں کے جوش و خروش اور توانائی کی تعریف کی، تمام دوڑنے والوں کو مبارکباد دی اور میراتھن کے انعقاد پر جموں و کشمیر پولیس کو سراہا؛ یہ میراتھن اب مرکز کے زیر انتظام علاقے میں امن، اتحاد اور ترقی کی علامت بن چکی ہے۔ اپنے خطاب میں لیفٹیننٹ گورنر نے زور دیا کہ 'رن فار یونیٹی' محض رفتار یا قوتِ برداشت کا نام نہیں، بلکہ یہ اجتماعی عزم اور یقین کی مضبوطی کا مظہر ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب لوگ مل کر چلتے ہیں تو کوئی بھی منزل ناممکن نہیں رہتی، اور چیلنجوں پر قابو پانے کے لیے عزم اور اتحاد کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا،

"رن فار یونٹی ریس محض ہمارے قدموں کی رفتار نہیں ہے۔ یہ ہمارے عزم کی رفتار ہے اور اس یقین کی رفتار ہے جو ہمیں بتاتا ہے کہ جب لوگ مل کر چلتے ہیں تو کوئی بھی منزل ناممکن نہیں رہتی۔" ہندوستان کے تنوع کو اس کی سب سے بڑی شناخت قرار دیتے ہوئے لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ زبان، روایت، خوراک اور لباس میں فرق کے باوجود ہندوستان کی دھڑکن ایک ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ اتحاد ہی ہندوستان کی طاقت ہے، اور جب لاکھوں قدم ایک سمت میں بڑھتے ہیں تو بلند ترین پہاڑوں کو بھی عبور کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا، "کشمیر میراتھن - رن فار یونٹی کے ذریعے نوجوانوں نے یہ پیغام دیا ہے کہ متحد ہندوستان کے لیے کوئی بھی ہدف بہت دور نہیں ہے۔ تمام دوڑنے والوں نے یہ پیغام دیا ہے کہ ان کی شرکت مشترکہ مستقبل میں ایک سرمایہ کاری تھی، اور ان کی دوڑ نہ صرف اپنے لیے تھی بلکہ جموں و کشمیر کی اس نئی نسل کے لیے بھی تھی جو ایک بہتر ہندوستان کا خواب دیکھتی ہے، اور ان نوجوانوں کے لیے بھی جو جموں و کشمیر کو خودکفیل اور ترقی یافتہ مرکز کے زیر انتظام علاقہ بنانے کے لیے دن رات کوشاں ہیں۔"

جموں وکشمیر ای وی (EV) پالیسی 2026 کا نوٹیفکیشن جاری

ای وی پالیسی-2026 کے لیے وزیر ستیش شرما اور محکمہ ٹرانسپورٹ کو مبارکباد

سری نگر، یکم اکتوبر: جموں وکشمیر حکومت نے جموں وکشمیر الیکٹرک وہیکل پالیسی-2026 کو مطلع کیا ہے، جس کی صدارت وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی زیر صدارت وزراء کی کونسل نے کی ہے، جس میں پورے جموں وکشمیر میں صاف، سستی اور موسم سے مزاحم برقی نقل وحرکت کو بڑھانے کے لیے چھ سالہ روڈ میپ ترتیب دیا گیا ہے۔ 2026-32 کی مدت پر محیط اس پالیسی کا مقصد EV کو اپنانے میں تیزی لانا، چارجنگ انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانا اور جموں وکشمیر کے تمام 20 اضلاع میں برقی نقل وحرکت کے لیے ایک قابل عمل ماحولیاتی نظام بنانا ہے۔ اس نے 2032 تک 1.40 لاکھ الیکٹرک گاڑیوں کا ہدف رکھا ہے، جس میں مانگ کی ترغیبات، آب وہوا سے متعلق بنیادی ڈھانچہ، پاور گرڈ انضمام، پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ، مہارت کی ترقی اور روزگار پیدا کرنا شامل ہے۔ اسٹریٹجک انفراسٹرکچر روڈ میپ کے تحت، پالیسی 900 پبلک چارجنگ سائٹس کے قیام کا تصور کرتی ہے، بشمول شہری گرڈز اور ہائی وے کوریڈورز میں 140 فاسٹ چارجنگ ہب۔ یہ ای وی کے لیے تیار پارکنگ کی بھی سہولت فراہم کرتا ہے، جس میں عمارت کے ضمنی قوانین پارکنگ کی گنجائش کے 20 فیصد کے لیے ای وی کی تیاری کو لازمی قرار دیتے ہیں۔ J&K کے مخصوص موسمی حالات کو تسلیم کرتے ہوئے، پالیسی ایک خصوصی سرمائی توثیق پروٹوکول متعارف کراتی ہے جس کے تحت EVs موسم سرما میں کارکردگی کی توثیق سے گزریں گی، خاص طور پر برف اور زیرو حالات میں آپریشن کے لیے۔ فریم ورک پاور سسٹم کے ساتھ EV چارجنگ ڈیمانڈ کے منظم انضمام کی بھی کوشش کرتا ہے۔ اپنانے کی حوصلہ افزائی کے لیے، پالیسی 36 ماہ تک EV قرضوں پر 3-5 فیصد سود کی رعایت فراہم کرتی ہے، جس کا مقصد اہل مستفیدین کے لیے EV ملکیت کی لاگت کو کم کرنا ہے۔ یہ پرانی گاڑیوں کو کلینز الیکٹرک گاڑیوں کے ساتھ تبدیل کرنے کی ترغیب دینے کے لیے 50? کروڑ کے سالانہ بجٹ کی فراہمی کے ساتھ سکریپج سے منسلک مراعات بھی فراہم کرتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ پالیسی جموں وکشمیر کے مخصوص جغرافیائی خطے اور سرد موسم کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ماحول دوست نقل وحمل (کلین ٹرانسپورٹ) کو فروغ دینے کے لیے ایک منظم لائحہ عمل فراہم کرتی ہے۔ یہ نوٹیفکیشن عمر عبداللہ کی قیادت والی حکومت کی اُس چھ سالہ حکمت عملی کے باضابطہ نفاذ کی عکاسی کرتا ہے۔

سمبل سب ڈویژن میں جاری آبپاشی وفلڈ کنٹرول کاموں کا معائنہ

کاموں میں معیار اور منظور شدہ ضوابط کی پابندی یقینی بنانے کی ہدایت

(بانڈی پورہ)

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ کمشنر بانڈی پورہ نذیر احمد میر نے آج آبپاشی و فلڈ کنٹرول محکمہ سمبل کی جانب سے ضلع کے مختلف علاقوں میں جاری تعمیراتی و ترقیاتی کاموں کا تفصیلی معائنہ کیا۔ معائنے کے دوران اے ڈی ڈی سی نے حاجن، چیک چدر گیر اور بخشی بل کا دورہ کیا اور موقع پر جاری کاموں کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ انہوں نے کاموں کی رفتار اور تعمیراتی معیار کا بھی براہ راست معائنہ کیا۔ اے ڈی ڈی سی کے ہمراہ محکمہ آبپاشی و فلڈ کنٹرول سمبل کے ایگزیکٹو انجینئر، اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر اور دیگر متعلقہ افسران موجود تھے

نبارڈ نے بانڈی پورہ میں کانی شال بافندگان کیلئے مشترکہ سہولت مرکز قائم کر دیا

200 روایتی کاریگروں کو فائدہ پہنچنے کی توقع

(بانڈی پورہ)

دیہی کاریگروں کو سماجی ومعاشی طور پر بااختیار بنانے کی جانب ایک اہم قدم کے طور پر نبارڈ نے بانڈی پورہ کے سومبل علاقے کے اوڈینہ میں ’کانی سوز‘ آف فارم پروڈیوسر آرگنائزیشن کے لیے جدید مشترکہ سہولت مرکز کا افتتاح کیا۔ مرکز کا افتتاح نبارڈ کے مرکزی دفتر میں آر ایم ایس ایم ای ڈی کے چیف جنرل منیجر ڈاکٹر بی آر پرکمی نے کیا۔ اس موقع پر نبارڈ جموں وکشمیر کے انچارج وکاس متل، نبارڈ سری نگر کے ڈپٹی جنرل منیجر، آر ایم ایس ایم ای ڈی جموں کے اسسٹنٹ جنرل منیجر، بانڈی پورہ کے اسسٹنٹ جنرل منیجر و ضلعی ترقیاتی منیجر اور دیگر سینئر افسران کے علاوہ عمل درآمد کرنے والی ایجنسی آئی جی ایس ایس ایس کے نمائندگان بھی موجود تھے۔ ’کانی سوز‘ آف فارم پروڈیوسر آرگنائزیشن کو نبارڈ کے آف فارم پروڈیوسر آرگنائزیشن گرانٹ پر مبنی منصوبے کے تحت قائم کیا گیا ہے۔

اننت ناگ میں استعداد سازی پروگرام منعقد

تقریباً 200 کاریگروں اور شرکاء نے شرکت کیا

(اننت ناگ)

وزارتِ مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز (ایم ایس ایم ای) کے فیلڈ دفتر برانچ ایم ایس ایم ای ڈیولپمنٹ اینڈ فسیلیٹیشن آفس سری نگر کی جانب سے اننت ناگ میں ضلع سطح پر پی ایم وشوکرما استعداد سازی پروگرام منعقد کیا گیا۔ پروگرام کا مقصد روایتی کاریگروں کی کاروباری صلاحیتوں، منڈیوں تک رسائی اور کاروباری امکانات کو فروغ دینا تھا۔ پروگرام میں ڈپٹی کمشنر اننت ناگ ڈاکٹر بلال محی الدین بٹ نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔

بڈگام میں مختلف قانونی امدادی کلینکس میں صفائی مہم

(بڈگام)

ہدایات کی تعمیل کرتے ہوئے ضلعی قانونی خدمات اتھارٹی (ڈی ایل ایس اے) بڈگام کی جانب سے ضلع بھر میں قائم مختلف قانونی امدادی کلینکس میں صفائی مہم کا انعقاد کیا گیا۔ یہ صفائی مہم پرنسپل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشنز جج اور چیئرمین ڈی ایل ایس اے بڈگام او پی بھٹ کی رہنمائی میں جبکہ ضلعی قانونی خدمات اتھارٹی بڈگام کی سیکریٹری تبسم قادر پرے کی۔

تنویر صادق کا ’نیشنل ای۔ودھان ایپلی کیشن‘ کے کامیاب نفاذ پر اسمبلی سیکریٹریٹ کو مبارکباد

ڈیجیٹل پلیٹ فارم کو قانون سازی کے عمل کو مزید قابل رسائی کی جانب اہم قدم قرار دیا

(انفو)

رکن اسمبلی زڈی بل تنویر صادق نے بدھ کے روز سپیکر جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی عبدالرحیم راتھر اور اسمبلی سیکرٹریٹ کو ایوان کے خزاں سیشن کے دوران ’نیشنل ای۔ودھان ایپلی کیشن (این ای وی اے)‘ کے کامیاب متعارف کرنے پر مُبارک باد پیش کی۔ تنویر صادق نے خزاں سیشن کے آخری روز خطاب کرتے ہوئے قانون سازی کے امور کے لئے ڈیجیٹل پلیٹ فارم متعارف کرنے میں سپیکر اور اسمبلی سیکرٹریٹ کی کوششوں کو سراہا۔ اُنہوں نے اس اقدام کو ایوان کی کارروائی کو زیادہ قابل رسائی اور ٹیکنالوجی پر مبنی بنانے کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا۔

شوپیاں میں پولیس اور گوجر بکروال طبقے کے درمیان رابطہ اجلاس منعقد

موسمی نقل مکانی کے دوران درپیش مسائل پر تبادلہ خیال

(شوپیان)

جموں وکشمیر پولیس نے عوام اور پولیس کے درمیان تعلقات کو مزید مستحکم بنانے کی کوششوں کے تحت پولیس اسٹیشن کیلر میں گوجر اور بکروال طبقے کے افراد کے ساتھ پولیس کمیونٹی پارٹنرشپ گروپ (پی سی پی جی) کا ایک اجلاس منعقد کیا۔ اجلاس میں گوجر اور بکروال طبقے کے ان افراد نے شرکت کی جو موسمی نقل مکانی کے تحت کیلر کے مختلف چراگاہی علاقوں میں گئے تھے اور اب بالائی علاقوں سے واپس لوٹ رہے ہیں۔ اجلاس کے دوران شرکاء کے تجربات اور مشاہدات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر موسمی نقل مکانی، چراگاہی علاقوں کی صورتحال اور وہاں قیام کے دوران پیش آنے والے مسائل پر بھی بات چیت ہوئی۔

فاروق عبداللہ کا حاجی غلام نبی بٹ کے انتقال پر اظہارِ تعزیت

مرحوم کے جملہ سوگواران خصوصاً مرحوم کے اہل خانہ کیساتھ دلی ہمدردی کا اظہار

(سرینگر)

صدر نیشنل کانفرنس ڈاکٹر فاروق عبداللہ اور نائب صدر عمر عبداللہ نے حاجی غلام نبی بٹ ساکن کدلہ بل پانپور کے انتقال پر گہرے صدمے کا اظہار کیا ہے اور اس سانحہ ارتحال پر مرحوم کے جملہ سوگواران خصوصاً مرحوم کے اہل خانہ کیساتھ دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ یاد رہے مرحوم سابق ایم ایل اے پانپور حاجی محمد سلطان بٹ کے فرزند تھے۔ دونوں لیڈران نے مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت اور کلمات ادا کئے اور مرحوم کی جنت نشینی اور بلند درجات کیلئے دعا کی۔ اس دوران ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے پانپور جا کر مرحوم کے اہل خانہ کی ڈھارس بندھائی اور تعزیت پُرسی کی۔

شوپیاں میں پولیس اہلکاروں کیلئے طبی معائنہ کیمپ منعقد

ماہر ڈاکٹروں نے اہلکاروں کا طبی معائنہ کیا

(شوپیان)

جموں وکشمیر پولیس نے اپنے اہلکاروں کی صحت، فلاح وبہبود اور جسمانی تندرستی کو یقینی بنانے کے مقصد سے ڈسٹرکٹ پولیس لائنز شوپیاں میں پولیس اہلکاروں کے لیے ایک جامع طبی معائنہ کیمپ منعقد کیا۔ کیمپ کے دوران ماہر ڈاکٹروں اور طبی ماہرین پر مشتمل ٹیم نے پولیس اہلکاروں کا طبی معائنہ کیا۔ طبی ٹیم نے اہلکاروں کی صحت کا جائزہ لینے کے علاوہ انہیں ضروری طبی مشورے اور رہنمائی بھی فراہم کی۔ اس اقدام کا مقصد پولیس اہلکاروں کی جسمانی صحت اور تندرستی کو یقینی بنانا ہے تاکہ وہ صحت مند اور مکمل طور پر فٹ رہتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں مؤثر انداز میں انجام دے سکیں۔ جموں وکشمیر پولیس نے اپنے اہلکاروں کی صحت، فلاح وبہبود اور مجموعی بہتری کے لیے اپنے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ ان کے مفاد میں اس طرح کے اقدامات آئندہ بھی جاری رکھے جائیں گے۔

سوپور سرکاری آیورویدک میڈیکل کالج کے قیام کیلئے زمین کا معائنہ

کرنشیو کالونی میں مجوزہ کالج واسپتال کیلئے موزوں اراضی کی نشاندہی

(بارہمولہ)

ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر سوپور ڈاکٹر ایس اے رائنا نے آج کرنشیو کالونی سوپور کا دورہ کر کے علاقے میں مجوزہ سرکاری آیورویدک میڈیکل کالج و اسپتال کے قیام کے لیے موزوں سرکاری اراضی کا معائنہ کیا اور اس کی نشاندہی کا جائزہ لیا۔ دورے کے دوران اے ڈی سی نے نشاندہی کی گئی جگہ کا تفصیلی معائنہ کیا اور مجوزہ ادارے کے قیام کے لیے اراضی کی موزونیت، رسائی اور دیگر ضروری تقاضوں کا جائزہ لیا۔ متعلقہ افسران کو ہدایت دی گئی کہ اراضی کی ضروری جانچ پڑتال مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ نشاندہی اور مزید کارروائی کے لیے درکار تمام رسمی تقاضے بھی جلد مکمل کیے جائیں۔ مجوزہ طبی کالج کا مقصد خطے میں آیوش نظام صحت کے بنیادی ڈھانچے کو مزید مضبوط بنانا اور طبی تعلیم وعلاج کے لیے بہتر سہولیات فراہم کرنا ہے۔

بسوہلی میں سیلاب سے متاثرہ پانی کی اسکیموں کی بحالی کو اعلیٰ ترجیح دی گئی / جاوید رانا

565.42 لاکھ روپے کے سیلاب تحفظاتی کاموں کی منظوری

(سرینگر)

حکومت نے آج قانون ساز اسمبلی کو مطلع کیا کہ بسوہلی حلقہ کے دھار مہان پور بلاک میں سیلاب سے متاثرہ پانی کی فراہمی کی اسکیموں کو عارضی طور پر بحال کر دیا گیا ہے، جبکہ پانی کی فراہمی، آبپاشی اور سیلاب تحفظاتی انفراسٹرکچر کی مستقل بحالی مختلف اسکیموں کے تحت کی جا رہی ہے۔ ایم ایل اے درشن کمار کی جانب سے پیش کردہ توجہ دلاؤ تحریک کے جواب میں وزیر برائے جل شکتی نے کہا کہ متاثرہ پانی کی فراہمی کی اسکیموں کی عارضی بحالی کیلئے ایس ڈی آر ایف کے تحت موصول ہونے والے 48.34 لاکھ روپے مکمل طور پر استعمال کر لئے گئے ہیں۔ اس کے مطابق پنچائتوں سندھر، گھگروڑے، پلاک، چنیرہ، مہان پور، اتھون اور دھار مہان پور بلاک کے دیگر علاقوں کو پانی فراہم کرنے والی اسکیموں کو عارضی طور پر بحال کر دیا گیا ہے۔ وزیر نے مزید بتایا کہ بسوہلی حلقہ میں نقصان زدہ تحفظاتی انفراسٹرکچر کی بحالی کیلئے مختلف فنڈنگ ہیڈز کے تحت 565.42 لاکھ روپے مالیت کے سیلاب سے تحفظ کے کام منظور کئے گئے ہیں ان کاموں کیلئے ٹینڈرنگ کا عمل جاری ہے۔ آبپاشی کے بنیادی ڈھانچے کے حوالے سے وزیر نے کہا کہ آبپاشی ڈویژن کٹھوعہ میں ریکوری اینڈ ری کنسٹرکشن پلان (آر اینڈ آر) کے تحت نقصان شدہ آبپاشی نیٹ ورک کی مستقل بحالی کے تحت کوا، نوشہرہ، نیالی، سائیرا، اگراوڈی اور درامان میں نقصان شدہ کوہلز کی بحالی تجویز کی گئی ہے۔

گاندربل میں پی ایم وشوکرما اسکیم کے تحت آگاہی پروگرام منعقد

ڈیجیٹل مالی خدمات سے متعلق 130 سے زائد افراد کو آگاہی

(گاندربل)

وزارتِ ایم ایس ایم ای کے شاخ ایم ایس ایم ای ترقی وسہولت دفتر سری نگر نے ضلعی انتظامیہ گاندربل کے اشتراک سے گاندربل میں پی ایم وشوکرما اسکیم کے تحت ایک آگاہی پروگرام منعقد کیا۔ پروگرام میں مصنوعات کی پیکیجنگ، برانڈنگ، مارکیٹنگ، کاروباری سرگرمیوں، مصنوعی ذہانت اور ڈیجیٹل مالی خدمات سمیت مختلف امور پر توجہ مرکوز کی گئی۔ پروگرام میں 130 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ پروگرام کی صدارت حکومت ہند کی وزارتِ ایم ایس ایم ای کے ایم ایس ایم ای ترقی وسہولت دفتر جموں کے جوائنٹ ڈائریکٹر اے کے تماریہ نے کی، جبکہ شاخ ایم ایس ایم ای ترقی وسہولت دفتر سری نگر کے افسران بھی موجود تھے۔ پروگرام کا مقصد کاریگروں اور مستفیدین کو کاروباری ترقی کے مختلف پہلوؤں اور پی ایم وشوکرما اسکیم کے تحت دستیاب معاونت سے آگاہ کرنا تھا۔ سینٹر فار انوویشن اینڈ انٹرپرینیورشپ ڈیولپمنٹ نے مصنوعات کی پیکیجنگ اور برانڈنگ کے حوالے سے ایک خصوصی نشست کا انعقاد کیا۔

جامع نشاندہی کریں جو بڑی مقدار میں کچرا پیدا کرتے ہیں

بلک ویسٹ پیدا کرنے والے اداروں کی شناخت اور رجسٹریشن یقینی بنانے کی ہدایت

(بڈگام)

ڈپٹی کمشنر بڈگام اطہر عامر خان نے ضلع کی میونسپل کمیٹیوں اور مختلف بلاکس میں بڑے پیمانے پر پیدا ہونے والے کچرے کے انتظام سے متعلق اقدامات اور پیش رفت کا جائزہ لینے کے لیے ایک اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس میں گزشتہ جائزہ اجلاس کے دوران مقرر کیے گئے اہداف اور جاری کردہ ہدایات پر ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ اس کے علاوہ متعلقہ محکموں اور فیلڈ عملے کی جانب سے بڑے پیمانے پر پیدا ہونے والے کچرے کے موثر انتظام کے لیے کیے جانے والے اقدامات کا بھی جائزہ لیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر نے متعلقہ افسران کی جانب سے حاصل کی گئی پیش رفت کا جائزہ لیتے ہوئے گزشتہ اجلاس میں مقرر کیے گئے اہداف کی تازہ صورتحال طلب کی۔ انہوں نے ضلع بھر میں بڑے پیمانے پر پیدا ہونے والے کچرے کے سائنسی، منظم اور ماحول دوست طریقے سے انتظام کو یقینی بنانے کے لیے زمینی سطح پر مسلسل اور مربوط کوششوں کی ضرورت پر زور دیا۔ ڈپٹی کمشنر نے تمام بلاک ڈیولپمنٹ افسران اور میونسپل کمیٹیوں کے ایگزیکٹو افسران کو ہدایت دی کہ وہ اپنے اپنے دائرہ اختیار میں بڑے پیمانے پر کچرا پیدا کرنے والے اداروں اور ایسے ممکنہ اداروں کی جامع نشاندہی کریں جو بڑی مقدار میں کچرا پیدا کرتے ہیں۔

عرس سید میر یعقوب صاحبؒ سونہ وار میں پُروقار تقریب

مولانا شوکت حسین کینگ نے اولیاء کرام کی عظمت اور شان بیان کی

(سرینگر)

سرینگر: ۔عرس مبارک حضرت میر سید یعقوب صاحبؒ سونہ وار کے سلسلے میں آج اُن کی زیارت گاہ میں ایک روح پرور تقریب کا انعقاد ہوا۔ وادی کے اطراف واکناف سے ہزاروں عقیدت مندوں نے اس تقریب میں شرکت کی۔ نماز ظہر سے قبل وادی کے عالم دین مولانا شوکت حسین کینگ نے قرآن اور حدیث کی روشنی میں حضرت اولیاء کرام کی عظمت اور شان بیان کی۔ اُنہوں نے کہا، کہ بزرگان دین کی بدولت ہی ریاست کا چپہ چپہ دین اسلام سے منور ہوا۔ اس موقعہ پر اُنہوں نے حضرت میر سید یعقوبؒ (خلیفہ حضرت امام اعظم ثانی علامہ باباداؤد خاکیؒ) کی پاک سیرت، علمی اور روحانی کمالات اور دین اسلام کی آبیاری کیلئے اُن کی قابل قدر اور ناقابل فراموش خدمات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے سیرت غوث الاعظمؒ پر واعظ تبلیغ فرماتے ہوئے کہا کہ اُنہوںؒ نے اسلام کی جو آبیاری تبلیغ واشاعت اور اُن کے تاریخی اسلامی کارنامے، روحانی اور علمی کمالات عالم اسلام کی تاریخ میں ایک سنہری باب ہے اور اُن کی تعلیم قرآن وحدیث پر مبنی اور ہمارے لئے مشعل راہ ہے

قومی و بین الاقوامی خبریں

روبیو کا ایرانی وفد کو مقررہ وقت سے پہلے ملک چھوڑنے کا حکم

واشنگٹن: دو امریکی حکام نے بدھ کے روز بتایا کہ وزیرِ خارجہ مارکو روبیو نے ایران کے وزیرِ خارجہ اور اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی میں شریک ان کے وفد کو مقررہ وقت سے پہلے نیویارک چھوڑنے کا حکم دے دیا ہے۔

ٹرمپ انتظامیہ نے دونوں ممالک کے درمیان دشمنی کے باوجود، عالمی رہنماؤں کے سالانہ اجلاس میں شرکت کے لیے ایران کے صدر، وزیرِ خارجہ اور ان کے وفود کو سخت پابندیوں کے ساتھ ویزے جاری کیے تھے۔

اگرچہ صدر مسعود پزشکیان گزشتہ ہفتے اقوامِ متحدہ میں خطاب کے ایک دن بعد ہی نیویارک سے تہران کے لیے روانہ ہو گئے تھے، تاہم ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی بظاہر آبنائے ہرمز کو کھولنے، تنازع کے خاتمے اور ایران کے جوہری پروگرام پر دوبارہ مذاکرات شروع کرنے کے مقصد سے امریکہ کے ساتھ بالواسطہ بات چیت میں شرکت کے لیے وہیں رکے رہے۔

کچھ اطلاعات کے مطابق، عراقچی نے بدھ تک نیویارک میں قیام کا منصوبہ بنایا تھا۔ تاہم امریکی انتظامیہ نے انہیں اپنے شیڈول سے پہلے ہی امریکہ چھوڑنے کا حکم دے دیا ہے۔

ٹرمپ انتظامیہ کے دو حکام نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ ویک اینڈ پر ایرانی اور قطری ثالثوں کے درمیان ہونے والی ملاقاتوں میں معمولی پیش رفت کے بعد، روبیو کا صبر جواب دے گیا اور انہوں نے پیر کے روز ایرانیوں کو بتا دیا کہ عراقچی اور ان کے وفد کو فوری طور پر نیویارک چھوڑنا ہوگا۔

ایک اہلکار کے مطابق، روبیو نے فیصلہ کیا کہ ایرانیوں کے قیام کی گنجائش ختم ہو چکی ہے اور چونکہ اقوامِ متحدہ میں اعلیٰ سطح کے اجلاس ختم ہو چکے ہیں، اس لیے انہیں اب چلے جانا چاہیے۔ عراقچی اور ان کی ٹیم منگل کے روز علی الصبح نیویارک سے روانہ ہو گئی۔ روبیو کے اس فیصلے کی رپورٹ سب سے پہلے ایکسیو نے دی تھی۔

فلائی دبئی واقعہ: کیپٹن سمت ایک ہیرو ہیں ※؛ مودی، نیتن یاہو اور ٹرمپ نے بھارتی پائلٹ کو سراہا

نئی دہلی: وزیرِ اعظم نریندر مودی نے جمعرات کے روز بھارتی پائلٹ کپتان سمت مچھر کو دبئی سے تل ابیب جا رہی فلائی دبئی کی فلائٹ کو مبینہ طور پر حادثے کا شکار کرنے کی کوشش کرنے والے کو-پائلٹ سے مقابلہ کرنے پر ایک ہیرو قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو ان کی بہادری پر فخر ہے کیونکہ انہوں نے سینکڑوں جانیں بچانے اور ایک بڑی تباہی کو ٹالنے میں مدد کی۔

بدھ کے روز متحدہ عرب امارات سے اسرائیل جانے والی فلائی دبئی کی پرواز میں کپتان سمت مچھر پر ان کے کو-پائلٹ نے حملہ کر دیا، لیکن زخمی ہونے کے باوجود انہوں نے مسافروں اور عملے کی حفاظت کے لیے اقدامات جاری رکھے۔ بعد ازاں نتیجے میں طیارے کا رخ موڑ کر اسے سعودی عرب کے شہر تبوک منتقل کر دیا گیا۔

سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری اپنے ایک بیان میں وزیرِ اعظم مودی نے کہا کہ کپتان سمت مچھر ایک ہیرو ہیں۔ سنگین ترین خطرے کا سامنا کرنے اور شدید زخمی ہونے کے باوجود، انہوں نے دوسروں کی جانوں کے تحفظ کے لیے بے پناہ ہمت اور غیر متزلزل عزم کا مظاہرہ کیا۔ ان کی بہادری نے سینکڑوں جانیں بچانے اور ایک بڑی تباہی کو ٹالنے میں مدد کی۔

انہوں نے مزید کہا، بھارت کو کپتان مچھر پر فخر ہے۔ اسی کے ساتھ وزیر اعظم نے پائلٹ کی جلد صحت یابی، نئی توانائی اور اچھی صحت کے لیے دعا کی۔

اس سے قبل، کپتان سمت مچھر کی صحت کی صورتحال کے بارے میں تازہ ترین جانکاری دیتے ہوئے سعودی عرب میں بھارتی سفارت خانے نے بتایا کہ اب ان کی حالت خطرے سے باہر ہے۔

ریاض میں بھارتی سفارت خانے اور جدہ میں بھارتی قونصلیٹ جنرل کپتان مچھر کی صحت کی حالت کی مسلسل نگرانی کر رہے ہیں۔ سعودی عرب میں بھارتی سفارت خانے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں بتایا کہ وہ شمال مغربی سعودی عرب کے شہر تبوک کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں اور انہیں ضروری طبی امداد فراہم کی جا رہی ہے۔ ان کی صحت کے بارے میں مکمل اپ ڈیٹ کا انتظار ہے، تاہم رپورٹ کے مطابق ان کی حالت اب مستحکم ہے۔

فلائی دبئی طیارے میں بھارتی پائلٹ پر ساتھی پائلٹ کا حملہ، اسرائیل جانے والی پرواز کی سعودی عرب میں ہنگامی لینڈنگ

نئی دہلی: دبئی سے تل ابیب جانے والی فلائی دبئی کی ایک پرواز میں پائلٹوں کے درمیان مبینہ طور پر شدید جھگڑے اور کاک پٹ میں پیش آنے والے ایک سنگین واقعے کے بعد طیارے کو سعودی عرب کے شہر تبوک میں ہنگامی لینڈنگ کرنا پڑی۔ طیارے میں 150 سے زائد اسرائیلی مسافر سوار تھے۔

واقعے میں طیارے کے کپتان کے طور پر ایک بھارتی شہری خدمات انجام دے رہا تھا، جبکہ شریک پائلٹ عمانی شہری بتایا گیا ہے۔

اسرائیلی میڈیا کی رپورٹس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ دونوں پائلٹوں کے درمیان کاک پٹ میں ہاتھاپائی ہوئی، جس کے دوران ایک پائلٹ زخمی ہوا۔ بعض رپورٹس میں یہ بھی الزام عائد کیا گیا کہ شریک پائلٹ نے طیارے کو حادثے کا شکار کرنے کی کوشش کی، تاہم اس دعوے کی سرکاری طور پر حتمی تصدیق نہیں ہوئی اور واقعے کی تحقیقات جاری ہیں۔

اسرائیلی وزیرِ اعظم بینجمن نیتن یاہو نے واقعے پر اپنے بیان میں کہا کہ ایک پائلٹ نے دوسرے پائلٹ پر چاقو سے حملہ کیا اور اس کے بعد بظاہر طیارے کو گرانے کی کوشش کی گئی۔ ان کے مطابق مسافروں اور عملے نے حملہ آور کو قابو کرنے میں کردار ادا کیا، جس کے بعد طیارے کو سعودی عرب میں اتارا گیا۔ نیتن یاہو نے مسافروں اور عملے کی بہادری کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ان کی کوششوں سے بڑے حادثے کو روکا گیا۔

اسرائیلی نیوز ویب سائٹ 'وائی نیٹ' نے اسرائیلی حکام کے حوالے سے رپورٹ کیا کہ فلائی دبئی کی پرواز کا کپتان ہندوستانی شہری تھا، جبکہ شریک پائلٹ عمانی شہری تھا۔ رپورٹ کے مطابق کاک پٹ میں ہونے والی مبینہ جھڑپ کے دوران ہندوستانی کپتان نے دوسرے پائلٹ کو قابو کرنے کی کوشش کی۔

رپورٹ میں یہ دعویٰ بھی کیا گیا کہ شریک پائلٹ نے طیارے کو ممکنہ طور پر تباہ کرنے کی کوشش کی، تاہم اس حوالے سے حتمی نتیجہ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد ہی سامنے آ سکے گا۔ پرواز FZ1073 دبئی سے تل ابیب کے لیے روانہ ہوئی تھی۔ پرواز کے دوران طیارے نے پہلے 7700 اسکواک کوڈ استعمال کیا، جو عمومی ہنگامی صورت حال کی علامت ہے۔ بعد میں کوڈ تبدیل کر کے 7500 کیا گیا، جو طیارے میں غیر قانونی مداخلت یا ممکنہ ہائی جیکنگ کی نشاندہی کرتا ہے۔ بعد میں دوبارہ 7700 کوڈ استعمال کیا گیا۔

فلائٹ ٹریکنگ ویب سائٹ 'فلائٹ ریڈار 24' کے مطابق دبئی سے روانگی کے تقریباً ڈھائی گھنٹے بعد طیارہ اچانک تقریباً 33 ہزار فٹ سے 17 ہزار فٹ کی بلندی پر آ گیا۔ یہ تبدیلی تقریباً ایک منٹ کے اندر ہوئی۔ اس کے بعد طیارے نے اردن کی سرحد کے قریب ایک غیر معمولی چکر لگایا اور تقریباً ایک گھنٹے بعد سعودی عرب کے شہر تبوک میں لینڈنگ کی۔ فلائی دبئی کے ترجمان نے تصدیق کی کہ طیارے نے تبوک ایئرپورٹ پر بحفاظت لینڈنگ کی اور تمام مسافر محفوظ ہیں۔ کمپنی کے مطابق تمام مسافروں کا حساب لیا گیا اور کسی کے لاپتہ ہونے کی اطلاع نہیں ہے۔

اسرائیلی میڈیا کی رپورٹس کے مطابق پائلٹوں کے درمیان مبینہ جھڑپ کے دوران بعض مسافر بھی صورتحال پر قابو پانے کے لیے آگے بڑھے۔ سوشل میڈیا پر ایک مسافر کی خون آلود شرٹ کی تصاویر بھی سامنے آئیں۔ 'ٹائمز آف اسرائیل' کے مطابق ایک خاتون مسافر نے بتایا کہ طیارے میں چیخ و پکار سنائی دی، جس کے بعد کاک پٹ کا دروازہ کھولا گیا تو اندر خون نظر آیا۔ مسافر کے مطابق ایک پائلٹ پر مبینہ طور پر چھوٹی چاقو سے حملہ کیا گیا تھا اور اسرائیلی مسافروں نے عملے کے ارکان کے ساتھ مل کر حملہ آور کو قابو کرنے میں مدد کی۔

ایک اور مسافر نے بتایا کہ اچانک چیخ و پکار شروع ہوئی اور انہیں محسوس ہوا کہ طیارہ تیزی سے نیچے جا رہا ہے۔ اس کے مطابق صورتحال انتہائی خوفناک تھی۔ سوشل میڈیا پر جاری ایک ویڈیو میں ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ کاک پٹ کا کنٹرول سنبھال لیا گیا ہے اور طیارے کو لینڈ کرایا جا رہا ہے۔ تاہم ویڈیو اور اس میں موجود دعووں کی آزادانہ تصدیق نہیں ہو سکی۔ اسرائیلی چینل 12 نے ذرائع کے حوالے سے یہ امکان بھی ظاہر کیا کہ واقعہ ممکنہ طور پر کسی پائلٹ کی جانب سے طیارے کو تباہ کرنے کی کوشش سے متعلق ہو سکتا ہے، جسے دوسرے پائلٹ نے روکنے کی

الیکشن کمیشن میں کس نے ٹی سی ایس کو فارم 6 میں غیر قانونی تبدیلی کرنے کا حکم دیا: راہل گاندھی

نئی دہلی: کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے کہا کہ نئے ووٹر کے رجسٹریشن کے لیے استعمال ہونے والے آن لائن فارم 6 میں غیر قانونی طور پر تبدیلی کی گئی ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ الیکشن کمیشن میں کس نے ٹاٹا کنسلٹنسی سروسز کو یہ تبدیلی کرنے کا حکم دیا اور کمپنی میں کس نے اس کی منظوری دی۔

راہل گاندھی نے کہا آن لائن فارم 6 میں غیر قانونی طور پر تبدیلی کی گئی، جیسا کہ خود الیکشن کمیشن کے کمشنروں نے ریکارڈ پر درج کیا ہے۔ الیکشن کمیشن میں کس نے ٹاٹا کنسلٹنسی سروسز کو یہ تبدیلی کرنے کا حکم دیا؟

راہل گاندھی کا یہ بیان اپوزیشن کے انڈیا بلاک کی جانب سے ایک روز قبل کیے گئے اس اعلان کے بعد سامنے آیا ہے، جس میں تمام اضلاع میں مشترکہ جمہوریت بچاؤ مارچ اور پانچ بڑی ریلیاں نکالنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اپوزیشن نے آئندہ انتخابات بیلٹ پیپر کے ذریعے کرانے کا مطالبہ بھی کیا ہے اور سپریم کورٹ سے ایس آئی آر (خصوصی جامع نظر ثانی) اور انتخابی بدعنوانیوں سے متعلق مقدمات کی سماعت میں تیزی لانے کی اپیل کی ہے۔

19 سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کی شرکت میں ساڑھے تین گھنٹے سے زائد جاری رہنے والی میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ تمام اپوزیشن ارکان پارلیمنٹ 6 اکتوبر کو الیکشن کمیشن تک مارچ کریں گے۔ اس کے علاوہ اپوزیشن رہنما صدر جمہوریہ سے ملاقات کر کے ووٹر فہرستوں کی نظر ثانی میں مبینہ بے ضابطگیوں سے متعلق مسائل کو اجاگر کریں گے۔

انڈیا بلاک کی میٹنگ میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ کا مطالبہ بھی زیرِ بحث آیا۔ اپوزیشن اتحاد نے کہا کہ وہ اس مطالبے سے اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹے گا جب تک

افغانستان میں پاکستان کا فضائی حملہ، کابل کا 9 شہریوں کی ہلاکت کا دعویٰ

کابل: دونوں ممالک نے جمعرات کو بتایا کہ پاکستان نے گذشتہ رات افغانستان کے دو صوبوں میں فضائی حملے کیے ہیں، جس کے بارے میں افغانستان کا دعویٰ ہے کہ پاکستان کی بمباری میں 9 خواتین اور بچے ہلاک جب کہ 11 دیگر لوگ زخمی ہوئے ہیں۔

وہیں پاکستان کی وزارت اطلاعات نے اپنے بیان میں دعویٰ کیا کہ یہ حملے دو مقامات پر عسکریت پسندوں کی پناہ گاہوں پر کیے گئے اور ابتدائی رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ 22 عسکریت پسند ہلاک ہوئے ہیں۔ دونوں میں سے کسی بھی فریق کی جانب سے ہلاکتوں کے ان دعووں کی فوری طور پر آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔

یہ حملے دونوں ممالک کے درمیان مسلسل جاری سرحدی جھڑپوں کے دوران ہوئے ہیں، جب کہ رواں سال کے اوائل میں دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی میں ڈرامائی اضافے کے بعد سے پاکستان نے افغانستان کے اندر متعدد بار فضائی حملے کیے ہیں۔ سرحد کے ساتھ عسکریت پسندوں کی سرگرمیوں پر دونوں ممالک کے درمیان دیرینہ تنازعات موجود ہیں۔

افغانستان میں اقوام متحدہ کے مشن نے گزشتہ ہفتے بتایا تھا کہ اس نے رواں سال اب تک سرحدی تشدد کے نتیجے میں افغانستان میں 1,100 سے زائد شہری ہلاکتوں اور زخمی ہونے کے واقعات کو دستاویزی شکل دی ہے۔ پاکستان شہریوں کو نشانہ بنانے کی تردید کرتا ہے اور اس کا کہنا ہے کہ وہ ان عسکریت پسندوں کو نشانہ بناتا ہے جو پاکستان کے اندر حملے کرتے ہیں۔ دوسری جانب، افغانستان عسکریت پسندوں کو پناہ دینے کی تردید کرتا ہے۔

دہلی ہائی کورٹ نے یو اے پی اے کیس میں داعش سے منسلک گروپ کے مبینہ رکن محمد شہزاد کمال کو ضمانت دے دی

نئی دہلی: دہلی ہائی کورٹ نے جمعرات کو انسداد دہشت گردی قوانین کے تحت درج ایک مقدمے میں داعش (آئی ایس آئی ایس) سے منسلک گروپ حرکت الحرب اسلام※ کے مبینہ رکن محمد شہزاد کمال کو ضمانت دے دی۔ جسٹس نوین چاولہ اور جسٹس ارون بھردواج پر مشتمل بنچ نے کہا، ضمانت منظور کی جاتی ہے۔

نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے) کے مطابق، کمال نے دیگر شریک ملزمان کے ساتھ مل کر دہشت گردانہ سرگرمیاں انجام دینے کی مجرمانہ سازش رچی اور کالعدم تنظیم داعش سے منسلک دہشت گرد گروہ حرکت الحرب اسلام کی جہادی سرگرمیوں کے لیے فنڈز کی فراہمی میں جان بوجھ کر مدد کی۔

الزام ہے کہ کمال نے متعدد مواقع پر دہشت گردانہ سرگرمیوں کے لیے رقوم فراہم کیں۔ انہیں 31 اگست 2021 کو غیر قانونی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ※ (یو اے پی اے) کے تحت 2018 میں درج این آئی اے کے ایک مقدمے کے سلسلے میں گرفتار کیا گیا تھا۔

ٹرائل کورٹ کی جانب سے 29 مئی 2024 کو ضمانت کی درخواست مسترد کیے جانے کے بعد کمال نے ہائی کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ واضح رہے اس سے قبل دہلی ہائی کورٹ نے داعش کے حامی گروپ حرکت الحرب اسلام کے ایک مبینہ رکن محمد ثاقب عرف ثاقب افتخار کو انسداد دہشت گردی قانون کے تحت ایک مقدمے میں ضمانت دے دی تھی۔ ہائی کورٹ نے یہ نوٹ کیا تھا کہ وہ آٹھ سال سے جیل میں ہے۔ جسٹس نوین چاولہ اور رویندر دودیجا کی بنچ نے کہا تھا کہ مقدمہ جلد ختم ہونے والا نہیں ہے اور اس سے پہلے کا میٹریل محمد ثاقب عرف ثاقب افتخار کو ضمانت سے

مراکش: فاطمہ الزہراء المنصوری ملک کی پہلی خاتون وزیر اعظم نامزد

رباط: شاہی ایوان (رائل کیبنٹ) نے اعلان کیا ہے کہ مراکش کے بادشاہ نے منگل کے روز مراکش شہر کی میئر فاطمہ الزہراء المنصوری کو ملک کی پہلی خاتون وزیر اعظم نامزد کر دیا ہے۔ یہ فیصلہ ان کی پارٹی کی جانب سے گزشتہ ہفتے کے پارلیمانی انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد سامنے آیا ہے۔ ان کی میانہ رو راست فکر کی حامل پام※ پارٹی (آتھینٹیسٹی اینڈ ماڈرنٹی پارٹی) نے ایوانِ نمائندگان کی 395 میں سے 97 نشستیں حاصل کر کے انتخابات میں برتری حاصل کی، جو کہ دوسرے نمبر پر آنے والی پارٹی سے 31 نشستیں زیادہ ہے۔

تاہم، ان انتخابات میں گزشتہ دو دہائیوں کے مقابلے میں سب سے کم ووٹنگ دیکھنے میں آئی۔ شاہی ایوان کے مطابق شاہ محمد ششم نے اب 50 سالہ المنصوری، جو سابقہ حکومت میں وزیرِ ہاؤسنگ بھی رہ چکی ہیں، کو نئی حکومت بنانے کی ذمہ داری سونپ دی ہے۔ اس تقرری کے فوراً بعد ایک ٹیلی ویژن خطاب میں فاطمہ الزہراء المنصوری نے اپنی نامزدگی کو حقیقی معنوں میں تاریخی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک کی تاریخ میں پہلی بار کوئی خاتون حکومت کی قیادت کرنے کی ذمہ داری سنبھال رہی ہے۔ یہ نہ صرف میرے لیے بلکہ مراکش کی تمام خواتین کے لیے باعثِ فخر ہے۔

واضح اکثریت نہ ہونے کی وجہ سے پام※ پارٹی کو دیگر سیاسی جماعتوں کے ساتھ مل کر مخلوط حکومت بنانا ہوگی، اگرچہ اہم پالیسیوں پر حتمی اختیارات بادشاہِ وقت کے پاس ہی رہتے ہیں۔ نئی نامزد وزیر اعظم کا کہنا تھا کہ کام آج سے شروع ہوتا ہے۔ ہم پہلے اپنی پارٹی کے اندرونی مشاورتی عمل کا آغاز کریں گے جس کے بعد تمام سیاسی گروہوں کے ساتھ بات چیت کی جائے گی۔ المنصوری نے 2008 میں پام※ پارٹی میں شمولیت اختیار کی تھی، جس سال اسے موجودہ شاہی مشیر فواد علی الہمہ نے ملک کی اسلام پسند تحریک کے مقابلے کے لیے قائم کیا تھا۔ وہ مراکش شہر کی میئر بننے والی پہلی خاتون بھی تھیں، انہوں نے 2009 میں یہ عہدہ جیتا، چھ سال بعد ہار گئیں اور پھر 2021 میں دوبارہ کامیابی حاصل کی۔

ایران کا دعویٰ، تنازعہ ختم کرنے کی حالیہ تجویز کے حوالے سے امریکہ کی جانب سے باضابطہ جواب موصول ہو گیا

تہران: ایرانی حکام نے بدھ کے روز بتایا کہ انہیں اسلامی جمہوریہ کی جانب سے سات ماہ سے جاری تنازعہ کے خاتمے کی حالیہ تجویز پر امریکہ کا باضابطہ جواب موصول ہوا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے چند روز قبل ہی عوامی سطح پر اس تجویز کو مسترد کر دیا تھا۔

حکومتی ترجمان فاطمہ مہاجرانی نے سرکاری خبر رساں ایجنسی ارنا کو بتایا کہ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کابینہ کے اجلاس کے دوران امریکہ کی جانب سے موصول جواب سے صدر مسعود پزشکیان کو واقف کرایا۔

ایرانی صدر پزشکیان نے کہا، ہم اس معاہدے کی کامیابی کو یقینی بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے اور ایرانی عوام کے حقوق کے لیے ڈٹ کر کھڑے رہیں گے۔ اب یہ معاہدہ دونوں فریقین کی جیت کی حکمت عملی پر مبنی ہونا چاہیے۔

کابینہ کا یہ اجلاس عراقچی کی گزشتہ ہفتے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سلسلے میں نیویارک کے دورے سے واپسی کے بعد منعقد ہوا۔ وہاں، عالمی رہنماؤں کے سالانہ اجلاس کے دوران حکام نے اپنے امریکی ہم منصبوں کے ساتھ بالواسطہ بات چیت کی اور قطر اور پاکستان کے ثالثوں سے بھی ملاقاتیں کیں۔

عراقچی نے کابینہ کو اپنے نیویارک کے دورے اور وہاں ہونے والی ملاقاتوں کے بارے میں بریفنگ دی، جس میں آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے لیے ایران کی شرائط بھی شامل تھیں۔ مہاجرانی نے بتایا کہ یہ شرائط ثالثوں کے ذریعے پہنچائی گئی تھیں۔

عراقچی نے گزشتہ ہفتے کہا تھا کہ انہوں نے ایک ہفتے کے اندر آبنائے کو دوبارہ کھولنے کی تجویز دی ہے، بشرطیکہ امریکہ ایرانی بندرگاہوں پر ناکہ بندی ختم کرنے، ایران کے منجمد اثاثے بحال کرنے اور ایرانی تیل کی فروخت پر عائد پابندیاں ہٹانے جیسی شرائط پر رضامندی ظاہر کرے۔

ٹرمپ نے فوری طور پر اس تجویز کو مسترد کرتے ہوئے کہا تھا کہ ایران معاہدہ چاہتا ہے کیونکہ اسے بری طرح شکست ہو رہی ہے، لیکن اس کی تجویز قابل قبول نہیں ہوگی۔ ٹرمپ کی جانب سے عوامی سطح پر مسترد کیے جانے کے باوجود، ثالثوں نے جنگ ختم کرنے اور آبنائے کو دوبارہ کھولنے کے معاہدے کے لیے ایران اور امریکہ کے ساتھ کام جاری رکھا۔

معلومات ان حکام سے حاصل ہوئیں جو عوامی سطح پر تبصرہ کرنے کے مجاز نہیں تھے اور جنہوں نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بات کی۔ دریں اثنا، ٹرمپ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ وہ تہران کے خلاف اپنی معاشی مہم کو آگے بڑھا رہی ہے، کیونکہ دونوں فریقین کے درمیان معاہدے کا امکان تاحال غیر یقینی ہے۔ منگل کے روز، امریکی محکمہ خزانہ نے دنیا بھر میں ان افراد اور کمپنیوں کے خلاف نئی پابندیوں کا اعلان

گیلے کپڑوں میں بدبو کیوں آتی ہے؟ سائنسی وجوہات اور مؤثر حل

ڈاکٹر سلیم

بہت سے لوگ واشنگ مشین میں دھلے ہوئے کپڑے کئی گھنٹوں یا پوری رات کے لیے بھول جاتے ہیں، اگلے روز انہیں معلوم ہوتا ہے کہ کپڑوں سے گیلی کپڑے جیسی ناگوار بو آ رہی ہے۔ اس سے بھی زیادہ پریشان کن بات یہ ہے کہ کپڑے خشک ہونے کے بعد بھی یہ بو ان میں برقرار رہ سکتی ہے، جس کی وجہ سے اسے ختم کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس مسئلے کی وجوہات کو سمجھنے کے لیے حیاتیات اور علم پارچہ بافی، یعنی کپڑوں کے ریشوں کے مطالعے، کو دیکھنا ضروری ہے۔ یہی دونوں شعبے وضاحت کرتے ہیں کہ بدبو کیسے پیدا ہوتی ہے اور بعض کپڑے دوسرے کپڑوں کے مقابلے میں اسے زیادہ دیر تک کیوں برقرار رکھتے ہیں۔ یہ بات ''دی کنورسیشن'' کی شائع کردہ ایک رپورٹ میں بتائی گئی ہے۔

بیکٹیریا کی افزائش کیلئے مثالی ماحول

کمرے کے درجہ حرارت پر نم کپڑے جراثیم کی افزائش کے لیے مثالی ماحول فراہم کرتے ہیں، کیونکہ ان میں گرمی اور نمی کے ساتھ ساتھ نامیاتی مادے، مثلاً جلد کے مردہ خلیے، قدرتی چکنائیاں اور پسینے کے ذرات بھی موجود ہوتے ہیں۔ 2021 میں جاپان میں کی گئی ایک تحقیق میں بتایا گیا کہ ''گیلے کپڑے جیسی بو'' ایک ایسے کیمیائی مرکب کے باعث پیدا ہوتی ہے جسے مخصوص اقسام کے بیکٹیریا خارج کرتے ہیں۔ تحقیق میں یہ بھی سامنے آیا کہ یہ بیکٹیریا خشکی اور بالائے بنفشی شعاعوں کو برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ دھلائی کے بعد بھی باقی رہ سکتے ہیں اور طویل عرصے تک گیلے چھوڑے جانے والے کپڑوں میں دوبارہ افزائش پا سکتے ہیں۔

واشنگ مشین خود بھی مسئلے کا سبب ہو سکتی ہے

مسئلہ صرف کپڑوں تک محدود نہیں، 2025 میں کی گئی ایک تحقیق سے معلوم ہوا کہ گھریلو واشنگ مشینوں میں بیکٹیریا کی ایسی تہیں موجود ہو سکتی ہیں، جنہیں عام ڈٹرجنٹس کے ذریعے ختم کرنا مشکل ہوتا ہے۔ یہ جراثیم انہیں عموماً مشین کے دروازے کی ربڑ کی سیل اور ڈٹرجنٹ رکھنے والی دراز کے اطراف جمع ہوتی ہیں، خصوصاً فرنٹ لوڈنگ واشنگ مشینوں میں۔ ہر مرتبہ کپڑے دھونے کے دوران یہ بیکٹیریا نئے دھلے ہوئے کپڑوں میں منتقل ہو سکتے ہیں، جس کے نتیجے میں ناگوار بو دوبارہ پیدا ہونے لگتی ہے۔

پھپھوندی اور اُڑنے والے کیمیائی مرکبات کا کردار

جب دھلے ہوئے کپڑے طویل عرصے تک گیلے رہیں یا کم ہوادار جگہوں پر آہستہ آہستہ خشک ہوں تو مسئلہ صرف بیکٹیریا تک محدود نہیں رہتا بلکہ پھپھوندی بھی سرگرم ہو سکتی ہے۔ پھپھوندی مختلف اُڑنے والے کیمیائی مرکبات پیدا کرتی ہے، جن میں نمایاں مرکب ''جیوسمین'' ہے۔ یہی مرکب بارش کے بعد گیلی مٹی سے آنے والی مخصوص مٹیالی خوشبو کا باعث بنتا ہے۔ انسانی حس شامہ میں اس مادے کو انتہائی معمولی مقدار میں بھی محسوس کرنے کی غیر معمولی صلاحیت پائی جاتی ہے۔

بعض کپڑے دوسروں کے مقابلے میں بدبو زیادہ دیر تک کیوں برقرار رکھتے ہیں؟

کپاس پانی جذب کرنے کی زیادہ صلاحیت رکھتی ہے، جس کی وجہ سے اس کے ریشوں میں تیل اور نامیاتی مادوں کا جمع ہونا کم ہو جاتا ہے اور یوں بدبو پیدا کرنے والے بیکٹیریا کی افزائش کے لیے موزوں ماحول محدود رہتا ہے۔ اس کے برعکس پالئیے سٹر ایک ہی وقت میں پانی سے گریز کرنے والا اور چکنائی کو جذب کرنے والا مادہ ہے، جس کی وجہ سے یہ پسینے اور جلد سے خارج ہونے والی چکنائی کو آسانی سے جذب کر لیتا ہے۔ ایک حالیہ کینیڈین تحقیق میں بھی بتایا گیا کہ پالئیے سٹر کے ریشے کپاس یا ویسکوز کے مقابلے میں بدبو پیدا کرنے والے مرکبات کو زیادہ مؤثر انداز میں اپنے اندر برقرار رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مصنوعی ریشوں سے بنے کپڑوں میں ناگوار بو زیادہ دیر تک برقرار رہتی ہے۔ تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پالئیے سٹر کے ریشوں میں چکنائی کا جمع ہونا بیکٹیریا کے لیے خوراک فراہم کرتا ہے، جس کے نتیجے میں بدبو پیدا ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اسی لیے پالئیے سٹر اور نائیلون کے کپڑوں، خصوصاً کھیلوں کے ملبوسات، میں بدبو عموماً زیادہ شدید ہوتی ہے اور بار بار دھونے کے باوجود اسے ختم کرنا مشکل رہتا ہے۔

بدبو سے کیسے چھٹکارا حاصل کیا جائے؟

ماہرین کا مشورہ ہے کہ جن کپڑوں میں ناگوار بو پیدا ہو گئی ہو، انہیں دوبارہ دھویا جائے اور کپڑے کی نگہداشت سے متعلق ہدایات کے مطابق ممکنہ طور پر زیادہ درجہ حرارت پر دھویا جائے۔ اس کے علاوہ کپڑوں کو دھونے سے پہلے نسبتاً گاڑھے سرکے کے محلول میں بھگویا بھی جا سکتا ہے، کیونکہ سرکے میں جراثیم کش خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

احتیاط علاج سے بہتر ہے

ماہرین اس بات پر زور دیتے ہیں کہ واشنگ مشین کا سائیکل مکمل ہونے کے بعد 30 سے 60 منٹ کے اندر کپڑوں کو مشین سے نکال کر ڈرائر یا کپڑے سکھانے والی رسی پر ڈال دینا چاہیے۔ اچھی ہوا دار جگہ پر کپڑوں کو تیزی سے خشک کرنے سے بیکٹیریا اور پھپھوندی کی افزائش روکنے میں مدد ملتی ہے، کیونکہ اس عمل سے وہ نمی ختم ہو جاتی ہے جس کی ان جراثیم کو افزائش کے لیے ضرورت ہوتی ہے۔

واشنگ مشین کو صاف رکھنا

واشنگ مشین کی صفائی کو زیادہ مؤثر بنانے کے لیے آکسیجن بلیچ یا ایسے مصنوعات استعمال کیے جا سکتے ہیں جن میں انزائمز شامل ہوں۔ یہ داغ دھبے دور کرنے اور بیکٹیریا کی تہہ کو توڑنے میں مدد دیتے ہیں۔ ماہرین یہ بھی مشورہ دیتے ہیں کہ باقاعدگی سے گرم پانی سے واشنگ سائیکل چلایا جائے اور مشین کے ربڑ والے حصوں اور ڈٹرجنٹ رکھنے والی دراز کو باقاعدگی سے صاف کیا جائے، تاکہ واشنگ مشین کے اندر بیکٹیریا کے جمع ہونے کو کم کیا جا سکے۔

صفائی اور کپڑوں کی پائیداری میں توازن

اگرچہ ٹھنڈے پانی سے کپڑے دھونے سے توانائی کی بچت اور کپڑوں کی عمر بڑھانے میں مدد ملتی ہے، تاہم تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ گرم پانی بدبو پیدا کرنے والے بیکٹیریا کی افزائش روکنے میں زیادہ مؤثر ہے، خاص طور پر جب کپڑوں کو مکمل طور پر خشک بھی کیا جائے۔ آخر کار کپڑے کی قسم، دھونے کے طریقے اور کپڑوں کو خشک کرنے کے عمل کے درمیان توازن ناگوار بو کی روک تھام اور کپڑوں کو زیادہ سے زیادہ عرصے تک قابل استعمال رکھنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

سیب کے 9 سائنسی فائدے

کچھ سے آپ لاعلم ہوں گے

ڈاکٹر مبشر خان

ایک ایسا پھل جو گھر میں پہلے سے دستیاب ہوتا ہے دائمی بیماریوں کے خطرے کو کم کرنے اور مجموعی صحت کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ متعدد مطالعات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ سیب کھانا صحت کے لیے اچھا ہے اور اس سے جسم کے تقریباً ہر حصے کو فائدہ پہنچتا ہے۔ ''An apple a day keeps the doctor away'' کا محاورہ سیب کی انہیں خصوصیات کی وجہ سے معروف ہے۔ سیب سے متعلق ایک حالیہ تحقیق ویب سائٹ ''Eat This Not That'' پر شائع کی گئی ہے جس کے مطابق سیب فائدہ مند غذائی اجزاء سے بھرا ہوا ہے۔ سیب بعض دیگر پھلوں کے مقابلے میں خاص طور پر فائبر سے بھرپور ہوتا ہے۔ وٹامنز، معدنیات، مرکبات اور غذائی اجزا کے اپنے منفرد امتزاج کی وجہ سے سیب جسمانی وزن کو کنٹرول کرنے، ذیابیطس کے خطرے کو روکنے اور دماغ، دل اور یہاں تک کہ دانتوں کی صحت کو فروغ دینے میں کردار ادا کرتا ہے۔

سیب کی غذائیت کے حقائق

ہر بڑا سیب ان غذائی اجزا پر مشتمل ہوتا ہے۔

کیلوریز: 126

چربی: 0.6 گرام

کاربوہائیڈریٹس: 33.4 گرام

فائبر: 5.8 گرام

شوگر: 25.1 گرام

سیب میں مفید وٹامنز اور مرکبات جیسے وٹامن سی اور کے، پوٹاشیم، بیٹا کیروٹین، فولک ایسڈ اور لیوٹین بھی پائے جاتے ہیں۔

تحقیق میں سیب کے 9 فوائد بتائے گئے ہیں۔

1۔ وزن کم کرنا

امریکن جرنل آف کلینیکل نیوٹریشن میں شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق پورا سیب کھانے سے بھوک کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ بھوک میں کمی وزن کو کنٹرول کرنے میں مدد کر سکتی ہے کیونکہ پیٹ بھرنے کا احساس کم کیلوریز کا باعث بن سکتا ہے۔ جرنل آف امریکن کالج آف نیوٹریشن کی ایک اور رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ سیب میں پائے جانے والے پولی فینولز- ایک قدرتی اینٹی آکسیڈنٹ- وزن کم کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ پولی فینولز میں موٹاپے کے خلاف اثرات بھی موجود ہوتے ہیں۔

2۔ ذیابیطس کے خطرے کو کم کرنا

فوڈ اینڈ فنکشن جریدے میں شائع ہونے والی ایک تحقیق کے نتائج کے مطابق سیب یا ناشپاتی کھانے سے ٹائپ 2 ذیابیطس ہونے کا خطرہ 18 فیصد تک کم ہو جاتا ہے۔

جگر کی صحت پر ٹماٹر کے حیران کن اثرات

ڈاکٹر مریم

ویب سائٹ ''سائی ٹیک ڈیلی'' پر شائع ہونے والی اور جریدے ''فوڈ ریسرچ اینڈ مولیکیولر نیوٹریشن'' کے حوالے سے جاری کردہ رپورٹ کے مطابق یہ دریافت یہ سمجھانے میں مدد کر سکتی ہے کہ پاؤڈر کی شکل میں مکمل ٹماٹر کا استعمال بعض حالات میں جگر کو خالص لائکوپین کے مقابلے میں زیادہ تحفظ کیوں فراہم کرتا ہے۔

میٹابولک خرابی

تحقیق کا مرکز میٹابولک خرابی سے منسلک فیٹی لیور کی بیماری تھا۔ فیٹی لیور ایک دائمی بیماری ہے اور تیزی سے پھیل رہی ہے لیکن اکثر خاموش رہتی ہے۔ میٹابولک خرابی سے منسلک فیٹی لیور کی بیماری اس وقت شروع ہوتی ہے جب جگر کے خلیات کے اندر چربی جمع ہونے لگتی ہے۔ اگرچہ شروع میں اس کی بہت کم علامات ظاہر ہو سکتی ہیں لیکن چربی کا مسلسل جمع ہونا سوزش اور جگر کے خلیات کے نقصان کا باعث بن سکتا ہے اور بالآخر یہ جگر کے سکڑنے (سیروسس) میں تبدیل ہو سکتا ہے۔

غذائی نظام

غذائی نظام اس بیماری کے پہلوؤں میں سے صرف ایک حصہ ہے تاہم وہ غذائیں اور غذائی اجزاء جو جگر کے چربی کو ذخیرہ کرنے یا جلانے کے طریقہ کار کو متاثر کرتے ہیں محققین کو بچاؤ کی نئی حکمت عملیوں کی نشاندہی کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ ٹماٹر پر خاص توجہ دی گئی کیونکہ جانوروں پر کیے گئے تجربات نے بار بار اس کے اور جگر کی بہتر صحت کے درمیان تعلق کو ظاہر کیا ہے۔

پھل کے فائدے

لائکوپین نے بہت زیادہ توجہ حاصل کر لی کیونکہ یہ پکے ہوئے ٹماٹروں کو سرخ رنگ دیتا ہے اور اینٹی آکسیڈنٹ کے طور پر کام کرتا ہے۔ تاہم جانوروں پر کیے گئے گزشتہ تجربات میں ٹماٹر کے پاؤڈر نے خالص لائکوپین کو پیچھے چھوڑ دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پھل کے فوائد متعدد مرکبات کے مل کر کام کرنے سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

فائٹوئن مادہ

فائٹوئن ایک مضبوط اور دلچسپ امیدوار کے طور پر سامنے آیا کیونکہ پودے اسے لائکوپین اور دیگر کیروٹینوئڈز بنانے کے لیے بنیادی اینٹ کے طور پر استعمال کرتے ہیں جو بہت سی سرخ، نارنجی اور زرد غذاؤں کے رنگوں کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ ان رنگین مرکبات کے برعکس فائٹوئن خود بے رنگ ہوتا ہے۔ اس تحقیق کی بنیادی محقق اور ٹفٹس یونیورسٹی کے جیر الڈ جے اور ڈوروتھی آر فریڈمین، سکول آف نیوٹریشن سائنس اینڈ پالیسی میں ڈاکٹریٹ کی محقق نایون لی کا کہنا ہے کہ لائکوپین اور فائٹوئن دونوں ہی ٹماٹر اور اس سے بنی مصنوعات میں بڑی مقدار میں موجود ہوتے ہیں۔ لیکن گزشتہ تحقیقات سے یہ بات معلوم ہے کہ فائٹوئن درحقیقت جسم میں زیادہ آسانی سے جذب ہو جاتا ہے۔

میٹھی غذائیں اور مشروبات

اس کے اثرات کو پرکھنے کے لیے محققین نے چوہوں کو چھ ماہ تک ریفائنڈ کاربوہائیڈریٹس سے بھرپور غذا دی۔ یہ غذائی نظام انسانوں میں فیٹی لیور کی بیماری سے جڑے کھانے پینے کے طریقوں کی نقل کے لیے بنایا گیا تھا جس میں میٹھی غذاؤں اور مشروبات کا بار بار استعمال شامل ہے۔ آدھے چوہوں نے فائٹوئن کی اتنی مقدار بھی حاصل کی جو ایک انسان کے روزانہ تین سے چار درمیانے سائز کے کچے ٹماٹر یا 100 گرام ٹماٹر کا پیسٹ۔ یعنی ایک کپ کے ایک تہائی سے کچھ زیادہ۔ کھانے کے برابر ہے۔

چربی کا جلنا

محققین کی ٹیم نے فائٹوئن حاصل کرنے والے اور نہ حاصل کرنے والے چوہوں کے جگر کی صحت، میٹابولک عمل اور آنتوں کے بیکٹیریا کا معائنہ کیا۔ محققین نے نر اور مادہ اور عام چوہوں اور ان جانوروں کے درمیان بھی موازنہ کیا جن میں دو ایسے انزائمز کی کمی تھی جو کیروٹینوئڈز کو حیاتیاتی طور پر فعال میٹابولائٹس میں تبدیل کرتے ہیں۔ فائٹوئن کھانے والے چوہوں میں وہی غیر صحت بخش غذا کھانے کے باوجود فیٹی لیور کی بیماری کی شدت نمایاں طور پر کم دیکھی گئی۔ آنتوں کے بیکٹیریا میں تبدیلی اس تحفظ کی وضاحت کرتی ہوئی نظر نہیں آئی۔ اس کے بجائے فائٹوئن نے جگر کے میٹابولزم کو کنٹرول کرنے والے متعدد پروٹینز کو فعال کر دیا اور ایسا لگا کہ یہ سرگرمی جگر کو خلیات کے اندر چربی جمع کرنے کے بجائے توانائی حاصل کرنے کے لیے اضافی چربی جلانے کی طرف مائل کرتی ہے۔

ایک غیر متوقع اشارہ

تجربے نے اس مرکب کے کام کرنے کے طریقہ کار کے بارے میں ایک غیر متوقع اشارہ بھی دیا۔ کیروٹینوئڈ پروسیسنگ انزائمز سے محروم چوہوں میں فائٹوئن کی بہت زیادہ مقدار جمع ہوئی لیکن اس کے باوجود ان چوہوں کو جگر کا اتنا تحفظ حاصل نہیں ہوا۔ یہ نتیجہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ فائٹوئن کو فائدہ مند بننے کے لیے چھوٹے میٹابولائٹس میں ٹوٹنے کی ضرورت ہو سکتی ہے۔

جینز اور جنس

انسانوں میں فائٹوئن کو پروسیس کرنے والے انزائمز میں جینیاتی اختلافات ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا تحفظ دینے والے میٹابولائٹس کی نشاندہی شاید یہ ظاہر کر دے کہ کچھ افراد غذا میں موجود فائٹوئن کی ایک ہی مقدار پر مختلف ردعمل کیوں دیتے ہیں۔ اسی طرح بائیولوجیکل جنس بھی ایک کردار ادا کر سکتی ہے۔ مادہ چوہوں کے جگر میں نر کے مقابلے میں فائٹوئن کی زیادہ مقدار جمع ہوئی جس سے جذب ہونے یا میٹابولزم میں اختلافات کا امکان ظاہر ہوتا ہے۔ محققین ابھی تک یہ نہیں جانتے کہ آیا یہ فرق اس مرکب کی حفاظتی صلاحیت کو بدلتا ہے یا نہیں۔

ریل مسافر برائے مہربانی توجہ دیں!

ضروری معلومات

تیوہار سپیشل ریل گاڑی کا سنچالن

ریل مسافروں کی با سہولت آمد و رفت کیلئے سابقہ اعلان تیوہار سپیشل ریل گاڑیوں کے علاوہ مندرجہ ذیل سپیشل ریل گاڑیاں بھی نیچے دیئے گئے نظام اوقات کے مطابق چلائی جائیں گی:-

04081/04082 نئی دہلی۔ شری ماتا ویشنو دیوی کٹڑہ۔ نئی دہلی تیوہار سپیشل ایکسپریس				6 پھیرے
ریل گاڑی نمبر 04081 ↓		سٹیشن	ریل گاڑی نمبر 04082 ↑	
آمد	روانگی		آمد	روانگی
----	23:45	نئی دہلی	10:00	----
00:58	01:00	پانی پت	07:25	07:27
01:50	01:52	کوروکیشتر جنکشن	06:25	06:27
02:30	02:40	انبالہ چھاونی	05:40	05:50
04:15	04:20	لدھیانہ جنکشن	03:45	03:50
05:22	05:27	جلندھر چھاونی	02:45	02:50
07:15	07:20	پٹھانکوٹ چھاونی	00:45	00:50
09:15	09:25	جموں توی	23:00	23:05
11:08	11:10	شہید کپتان تشار مہاجن	21:28	21:30
12:00	----	شری ماتا ویشنو دیوی کٹڑہ	----	21:00

چلنے کے دن: **04081** نئی دہلی سے مورخہ 02-10-2026، 03-10-2026 اور 04-10-2026 (شکروار، سنیچروار اور اتوار) کو اور **04082** شری ماتا ویشنو دیوی کٹڑہ سے 03-10-2026، 04-10-2026 اور 05-10-2026 (سنیچروار، اتوار اور سوموار) کو

جگہ: 3 ٹیئر اے سی، سلیپر اور جنرل کلاس

مفصل معلومات کیلئے برائے مہربانی ریل مدد ہیلپ لائن نمبر 139 ڈائل کریں یا ریلوے انکوائری ویب سائٹ www.enquiry.indianrail.gov.in دیکھیں

ریل مدد ہیلپ لائن نمبر 139

ریل مدد ویب سائٹ دیکھیں:- www.railmadad.indianrailways.gov.in

ریل مدد ایپ ڈاؤن لوڈ کریں

پڑھیں فالو کریں

اتر ریلوے

ہمیشہ آپ کی خدمت میں

3427/26

گراھکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ای۔ ٹینڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل بجلی انجینئر /جنرل، شمالی ریلوے فیروز پور کے ذریعہ صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ای۔ ٹینڈرس (www.ireps.gov.in) طلب کی جاتی ہیں۔ ٹینڈر دھندہ اپنی اصل /ترمیم شدہ ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت تک پیش کر سکتے ہیں۔

ٹینڈر نمبر	کاموں کی تفصیل	تخمینہ لاگت (روپے)	بیعانہ رقم (روپے)
251-Elect-T-02-R1-2026-27	''سی اینڈ ڈبلیو کوچنگ ڈپو، ایف زیڈ آر کے پرانے بھون کے بدلے ایس ایس ای (سی اینڈ ڈبلیو) دفتر کیلئے سروس بلڈنگ کی توسیع کے تعلق میں بجلی کام، فیروز پور ڈویژن کے ایف کے اے، موگا اور ایل این کے میں جنرل پانی کے انتظام کے تعلق میں بجلی کام، اٹاری میں 15 بستروں والے مرد بیرک کے اہتمام کے تعلق میں بجلی کام اور اے ڈی ای این۔ I / اے ایس آر کے سیکشن میں امرتسر ریلوے اسٹیشن پر واشنگ لائن نمبر 4 اور سک لائن/ اے سی پٹ میں سدھار کے تعلق میں بجلی کام۔	Rs. 76,73,907.22/-	Rs. 1,53,500.00/-

کام کی مدت: 06 ماہ | ٹینڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت: 23.10.2026 کو 15.00 بجے کے بعد | ویب سائٹ: www.ireps.gov.in

نمبر۔ 251۔ بجلی۔ ٹینڈر نوٹس نمبر R1-02۔ بجلی/ 2026-27 تاریخ: 01.10.2026 3433/26

گراھکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

روزنامہ
سرینگر
روزنامہ صورت حال

کشمیر کی کاہچرائیوں کا نام ونشان نہیں

ضلع اسلام آباد میں کاہچرائی کا اب کوئی نام ونشان نہیں اور حریص اور خودغرض لوگوں نے اس پر قبضہ کر کے جانوروں کو گاؤ خانوں میں قید رہنے پر مجبور کیا ہے جبکہ بچوں کے کھیلنے کودنے کیلئے بھی اب کوئی جگہ نہیں بچی ہے۔ موصولہ تفصیلات کے مطابق ہزاروں کنال پر مشتمل رقبہ کاہچرائی پر خودغرض لوگوں کی جانب سے جبری قبضہ کرنے کی وجہ سے کاہچرائی کا ضلع میں نام ونشان مٹ گیا ہے۔ اگرچہ سرکار آئے روز اعلانات کرتی رہتی ہے کہ نوجوانوں کو کھیل کود کی طرف مائل کرنے کیلئے مختلف سکیمیں متعارف کی جارہی ہے تاہم زمینی سطح پر اگر دیکھا جائے تو نوجوانوں کو کھیلنے کودنے کیلئے اب ضلع میں کہیں کوئی سرکاری اراضی دستیاب نہیں رہی۔ جن کاہچرائیوں پر مویشی دن بھر گاس چرنے میں مشغول رہتے تھے آج معدوم ہونے کے بعد اب لوگ ان بے زبان جانوروں کو گاؤ خانوں میں بند رکھتے ہیں۔

محض دو دہائیوں پہلے ضلع میں متعدد کاہچرائی کے میدان ہر طرف نظر آرتے تھے جہاں ایک طرف مویشی گھاس کھاتے نظر آتے تھے تو دوسری طرف نوجوانوں کی ٹولیاں مختلف قسم کی کھیلوں میں مصروف رہتی تھیں لیکن اب ان میدانوں کی معدومیت کے بعد نوجوان بھی آوٹ ڈور کھیلوں سے زیادہ اپنے گھروں میں ہی موبائل اور کمپیوٹروں پر مختلف گیمز کھیلتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی آنکھوں پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔

مقامی لوگوں کا الزام ہے کہ سرکار کی جانب سے ان کاہچرائیوں سے ناجائز قبضہ ہٹانے کی کوئی کوشش نظر نہیں آرہی ہے۔ تعجب اس امر پر بھی ہے کہ کھیل کے شوقین اکثر نوجوان اور بڑی عمر کے بچے مختلف علاقوں میں اب قبرستانوں کو کھیل کود کی سرگرمیوں کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر اب بھی حکومت کاہچرائیوں کی بازیابی کیلئے کوئی کارگر حکمت عملی ترتیب نہیں دیتی اور صورتحال کو درست کرنے میں کوئی دلچسپی ظاہر نہیں کرتی ہے تو کاہچرائی قابضین کے حوصلے مزید بلند ہونگے۔

پلہالن پٹن میں کاہچرائی زمین سے غیر قانونی طور پر مٹی نکالنے کا کام شدومد سے جاری ہے جس کے نتیجے میں مقامی لوگوں خاص کر اسکول بچوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ دن بھر ٹپر گاڑیوں کی آوا جاہی سے سڑکوں سے گرد غبار اٹھتا ہے جس کے باعث علاقے میں طرح طرح کی بیماریاں پھوٹ پڑنے کا اندیشہ لاحق ہوگیا ہے۔ موصولہ تفصیلات کے مطابق انتظامیہ اور عدالت عالیہ کی پابندی کے باوجود پلہالن پٹن میں مویشیوں کیلئے مخصوص سرکاری اراضی 'کاہچرائی' زمین سے مٹی نکالنے کا کام شدومد سے جاری ہے اور دن رات ٹپر گاڑیوں کی آواجاہی سے مقامی آبادی کافی پریشانیوں میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

تفصیلات کے مطابق بعض خودغرض عناصر لوگوں کی زندگی خطرے میں ڈال کر مٹی نکالنے کے کام میں دن بھر مصروف ہیں اور ان کا کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ خودغرض عناصر کی طرف سے کاہچرائی زمین سے مٹی نکالنے کے کام میں روز بر وزشدت آرہی ہے جو کہ مقامی لوگوں کیلئے باعث پریشانی ہے، انہوں نے کہا کہ علاقے میں دن بھر بھاری بھر کم ٹپر گاڑیوں کا رش لگا رہتا ہے جو کہ کسی بھی وقت کسی حادثے کا بھی موجب بن سکتا ہے جبکہ دن بھر مٹی ایک جگہ سے دوسری جگہ لینے سے سڑکوں پر سے گرد غبار اٹھتا ہے جس کے نتیجے میں علاقے میں مہلک بیماریاں پھوٹ پڑنے کا اندیشہ لاحق ہوگیا ہے، مقامی لوگوں کا کہنا تھا کہ اگرچہ انہوں نے کئی مرتبہ انتظامیہ سے اس بارے میں شکایت کی تھی تاہم اس کی طرف کوئی توجہ فراہم نہیں کی گئی بلکہ مٹی نکالنے کے کام میں روز بروز شدت لائی جارہی ہے، انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ پھر ہم ضلع انتظامیہ سے اپیل کرتے ہیں کہ اس معاملے کی طرف توجہ فراہم کی جائے تاکہ ان کی مشکلات کا ازالہ ہو سکے۔

کس منزل پر کیا فیصلہ کریں؟ کچھ اہم باتیں

نعمان الحق

رحم اور اشتعال

طیش اور طاقت کے مرکب کو بروقت عقل کی سراہی میسر نہ آئے تو ہر طرف تباہی مچا دیتا ہے۔ اپنے غیظ و غضب سے دوسروں کو فنا کر دینے والے!!! اگر اس کی رحمت اس کے غضب پر غالب نہ ہوتی تو تو خود کب کا فنا ہو چکا ہوتا پس اپنے رحم کو اپنے اشتعال پر حاوی رکھا کر کہ لوگ تیری طاقت سے ڈرتے ہیں لیکن تیرے رحم سے پیار کریں گے

ستاری

مزے لے لے کر اوروں کے عیب سر محفل اچھال کر داد و تحسین پانے والے!!!

ذرا اپنے کریہہ ماضی کو تو ٹٹول لے اپنے مستقبل کے غلط ارادوں پر تو اک نگاہ ڈال لے اپنے دل میں پلنے والی غلیظ خواہشات کا تو ایک لمحہ کے لیے تصور کر۔ پھر بھی اگر تو معزز ہو کر معاشرے میں چلتا پھرتا ہے تو یہ ستاری کی اس چادر کا صدقہ ہے جو قدرت نے تجھ پر ڈال رکھی ہے ورنہ شاید لوگ تجھ پر تھوکنا بھی گوارا نہ کرتے۔

پس اپنے جیسوں کے عیب چھپایا کر کہ قدرت کی ڈالی ہوئی چادروں میں چھید کرنا ہمیشہ مہنگا پڑتا ہے۔

برائی کی ایک قسم

حد سے بڑھی ہوئی اچھائی بھی برائی کی ایک قسم ہے لیکن خود کو اچھا سمجھنے والے کہاں سمجھتے ہیں

عمل کے 3 حصے

ہر عمل کے 3 حصے ہوتے ہیں:

نیت، طریقہ کار اور نتیجہ۔

نیت پر انسان کا مکمل اختیار ہے، طریقہ کار پر جزوی اختیار اور نتیجے پر انسان کو کوئی اختیار نہیں ہوتا۔

اچھے نتائج کے لیے نیت نیک اور طریقہ کار درست ہونا چاہیے۔ بہترین طریقہ کار اختیار کرنا چاہتے ہیں تو مکمل توجہ صرف مطلوبہ نتیجے کے حصول پر رکھیں اور اس بات سے کلی طور بے نیاز ہو جائیں کہ لوگ آپ کی نیت پر کیا قیاس کرتے ہیں۔

نیک نیت اپنی نیک نیتی ثابت کرنا یا بدنیت اپنی بدنیتی چھپانا اپنے مقصد میں شامل کر لے تو طریقہ کار بہتر تو شاید ہو جائے لیکن بہترین کبھی نہیں ہو سکتا۔

اپنی نیت کو خود تک محدود رکھیں، نظر صرف نتیجے پر رکھیں، بہترین طریقہ کار اختیار کریں اور نتائج قدرت پر چھوڑ دیں۔ آپ ہمیشہ پرسکون رہیں گے۔

اینٹ اور پتھر

سب نہیں لیکن کچھ لوگوں کو اینٹ کا جواب پتھر سے نہ دیں تو اگلی بار وہ اینٹ کی بجائے پتھر سے حملہ کرتے ہیں۔

ناجائز فائدہ

جو تمہاری اچھائی کی قدر کرے اس کے ساتھ مزید اچھائی کرو۔

جو تمہاری اچھائی کے جواب میں برائی کرے اس کے ساتھ بھی اچھائی کرتے رہو۔

لیکن جو تمہاری اچھائی کا ناجائز فائدہ اٹھانے لگے، تمہاری اچھائی کو تمہاری بیوقوفی، کمزوری، سادگی یا کم عقلی سمجھے، اسے نہ صرف اپنی اچھائی کا ناجائز فائدہ اٹھانے سے روکو بلکہ اسے اچھی طرح بتا دو کہ تم بیوقوف، کمزور، سادہ یا کم عقل نہیں ہو۔

اور اگر تم ایسا نہیں کر سکتے

تو پھر تم واقعی بیوقوف، کمزور، سادہ یا کم عقل ہو۔

اچھائی تو ازل سے کم اور برائی ہمیشہ ہی زیادہ رہی ہے، لہذا تمہاری کمیاب اچھائی کے کہیں بہتر حقدار مل سکتے ہیں۔

پس خود کو اپنی اچھائیوں سمیت کم ظرفوں کے ہاتھوں ضائع مت کرو۔

پہچان

تمہارا نام، تمہاری صورت، تمہاری برادری، تمہارا مال، تمہارا مرتبہ، تمہارا علم یا تمہاری صلاحیتیں تمہاری پہچان ہرگز نہیں ہیں، تمہاری اصل پہچان تو تمہارا قول اور تمہارا فعل ہے۔

قول و فعل کلی طور پر تمہارے شعور و تحت الشعور کے تابع ہوتے ہیں۔ پس انسان کچھ نہیں سوائے اس کے کہ اس کے شعور و تحت الشعور میں کیا پڑا ہے۔

کرنسی

وقت دنیا کی طاقتور ترین کرنسی ہے، جس کا ایکسچینج ریٹ کرنسی ہولڈر کے اپنے اختیار میں ہے۔

چاہے تو ایک لمحہ لاکھوں کا ہو جائے چاہے تو وہی لمحہ مٹی میں مل جائے

برکت

آج ہر کوئی وقت کی قلت اور مہنگائی کی علت سے پریشان ہے۔

اپنے وقت کو ہمیشہ درست کام میں استعمال کریں اور مال کو صرف ضروری جگہ پر خرچ کریں، کیونکہ یہی وقت اور مال کی برکت ہے۔

لمحہ

وہ لمحہ جس میں تو نے اپنی یا کسی کی منفعت کا سامان نہ کیا وہ لمحہ تو نے ہمیشہ کے لیے ضائع کر دیا ہمیشہ کے لیے۔

حق، فرض اور احسان

کسی کا حق ادا کرنا فرض ہے اور کسی کے حق سے زیادہ کرنا احسان ہے بدفطرت کسی پر احسان کر کے اس کے حقوق دبانا اپنا فرض سمجھ لیتا ہے اور

کم ظرف کسی کے احسان کو اپنا حق سمجھنے لگتا ہے ایسے بدفطرت اور کم ظرفوں سے بچ کر رہیں اپنے محسن کے مشکور رہیں اور اپنے ممنون کو اپنی اطاعت سے آزاد کر دیں۔

جاہل اور عاقل

اپنے بارے میں جاہلوں کی رائے پر توجہ کرنا بذات خود جہالت ہے اور اپنے بارے میں عاقلوں کی رائے سے صرف نظر کرنا کوئی عقلمندی نہیں۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ انسان جاہل اور عقلمند میں تفریق بھی اپنی جہالت اور عقلمندی کی بنیاد پر کرتا ہے۔

ہر جگہ جاہل اور عقلمند ایک دوسرے پر تلواریں سونتے کھڑے ہیں۔ جاہل عقلمند کو سر عام جاہل کہہ رہا ہے اور عقلمند اچھا خاصہ عقلمند ہونے کے باوجود جاہل کو جاہل کے سامنے ہی جاہل ثابت کرنے کی لاحاصل کوشش کر رہا ہے۔ یہیں سے معاشرے میں انتشار اور لامحدود اختلافات جنم لیتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ہر کوئی بیک وقت کسی حد تک جاہل اور کسی حد تک عاقل بھی ہے۔ جس کا جہل اس کی عقل پر غالب ہوا اسے عرف عام میں جاہل کہہ دیتے ہیں اور جس کی عقل اس کے جہل پر غالب ہوا اسے عقلمند کہہ دیا جاتا ہے۔

خود کو عقل کل کا مالک نہ سمجھیں اور جاہل کو ابو جہل نہ سمجھیں بلکہ جاہل کی بات بھی ہمیشہ توجہ سے سنیں کہ وہ بھی عقل کی بات بھی کر سکتا ہے اور اگر کبھی عاقل سے جہالت کا مظاہرہ ہو جائے تو اسے انہونی مت سمجھیے۔

یوں سارے مسئلے ضرور حل ہو جائیں گے۔

آئینہ

اگر حقیقت دیکھ کر خود کو سنوارنے کے بجائے تم نے آئینہ ہی توڑ ڈالا تو تمہاری بدصورتی بکھری ہوئی درجنوں کرچیوں میں منعکس ہونے لگے گی، پھر نہ کہنا کہ بدنام ہو گئے

مفہوم:

جب کوئی خیر خواہ تمہاری غلطی کی نشاندہی کرے تو اپنی اصلاح کی بجائے اسے خود سے دور کر دو گے تو جا بجا غلطیاں کر کے زمانے بھر میں رسوا ہو جاؤ گے۔

پس جو تمہیں غلط کہے اسے غلط نہ سمجھو، اگر وہ درست کہہ رہا ہے تو تمہارے لیے اصلاح کا قیمتی موقع ہے اور اگر وہ غلط کہہ رہا ہے تب بھی تمہاری شخصیت کو مضبوط کر رہا ہے۔ دونوں صورتوں میں وہ تمہیں نفع ہی پہنچا رہا ہے۔

البتہ جو تمہیں درست کہتا ہے اس کو احتیاط سے سنو کہ تعریف و حمایت کے باعث خود فریبی اور غلطی پر جاہلانہ استقامت کا وہ ناگ ڈس لیتا ہے جس کا کاٹا پانی بھی نہیں مانگتا۔

پانا اور کھونا

جب تمہیں اپنی جہالت کا احساس ہونے لگے تو سمجھ لو کہ تم علم پانے لگے ہو، اور جب تمہیں اپنے سوا سب جاہل دکھائی دینے لگیں تو سمجھ لو کہ اب تم علم کھونے لگے ہو۔

عجز:

شاہین کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ وہ بلندی پرواز کے ساتھ ساتھ نیچے گہری پستیوں میں جھانکنے کی بھرپور صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ حیرت ہے ان انسانوں پر جو بلندیوں تک تو پہنچ جاتے ہیں لیکن نیچے اس جگہ نہیں دیکھ پاتے جہاں ایک دن ان کی لاش نے گرنا ہوتا ہے۔

چین کا صوبہ ہینان سیاحوں کی جنت سے کم نہیں

محمد عمران

ہینان چین کا جنوبی صوبہ اور سب سے بڑا سیاحتی مقام ہے۔ 10 سال پہلے تک چین کے دیگر علاقوں میں بسنے والے لوگ بھی اس خطے کی خوبصورتی سے کم ہی واقف تھے لیکن اب یہ صوبہ نہ صرف چین بلکہ دنیا بھر کے سیاحوں کی منزل بن چکا ہے۔

بیجنگ سے 2 ہزار 280 کلومیٹر دور اس پر فضا مقام تک پہنچنے کے لیے 4 گھنٹے کا ہوائی سفر کرنا پڑتا ہے لیکن جیسے ہی آپ ہینان کی حدود میں داخل ہوتے ہیں تو جہاز کی کھڑکی سے نیچے جا بجا بکھرے نظارے آپ کو تازگی کا احساس بخشتے ہیں اور پھر جب جہاز سے باہر آنے کے ساتھ ہی ٹھنڈی ہوائیں آپ کا استقبال کرتی ہیں تو سفر کی ساری تھکن دور ہو جاتی۔ ہمارا پہلا پڑاؤ سنیاں شہر تھا جو 14 ملکوں اور خطوں کو ملانے والے 30 مختلف ہوائی روٹس سے جڑا ہے۔ 7 لاکھ 65 ہزار آبادی اور 258 کلومیٹر ساحلی پٹی کے ساتھ سنیاں لگ بھگ 2 ہزار مربع کلومیٹر پر محیط ہے۔

یہاں ہر روز 7 گھنٹے مطلع صاف رہتا ہے اور اوسط درجہ حرارت 25 ڈگری سینٹی گریڈ ہے۔ سیاحت کے لیے مشہور ملکوں کے شہریوں کی توجہ حاصل کرنے کے لیے یہاں 59 ملکوں کے لیے آن آرائیول ویزہ کی سہولت دی گئی ہے، تاہم اس فہرست میں پاکستان کا نام شامل نہیں ہے۔

صرف سنیاں شہر میں سیاحوں کی سہولت کے لیے متعدد ریزورٹس اور گیسٹ ہاؤسز میں 40 ہزار کے قریب کمرے دستیاب ہیں، جبکہ مقامی لوگوں نے بھی اپنے گھروں میں ایک کمرہ سیاحوں کے لیے بنایا ہوا ہے۔

ہوٹل صنعت میں دنیا کے تقریباً تمام ہی بڑے برانڈز کی شاخیں یہاں موجود ہیں۔ دبئی کے بعد اٹلانٹس ریزورٹ کی دوسری بڑی شاخ بھی اسی شہر میں ہے جسے اپریل 2018ء میں سیاحوں کے لیے کھولا گیا تھا۔ اس ریزورٹ کی خاص بات یہ ہے کہ وہ سیاح جو کسی اور ہوٹل میں ٹھہرے ہوتے ہیں وہ بھی یہاں 500 یوان دے کر ایکوریم، انڈر واٹر ریسٹورینٹ اور وسیع و عریض واٹر پارک کی سہولت استعمال کر سکتے ہیں۔ صرف سنیاں میں سیاحوں کی سہولت کے لیے متعدد ریزورٹس اور گیسٹ ہاؤسز میں 40 ہزار کے قریب کمرے دستیاب

56 منزلہ اس ہوٹل کی نچلی منزل پر کمرے کا ایک دن کا کرایہ پاکستانی 30 لاکھ روپے کے برابر ہے لیکن میرے خیال میں یہ مہنگی ترین رہائش اس ہوٹل کی بالائی منزل پر نسبتاً سستی رہائش کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ 26ویں منزل پر فیملی سوٹ کی ٹیرس پر گزرے لمحات میرے زندگی کے یادگار لمحوں میں شامل رہیں گے، یہاں نیلے سمندر سے آتی ہوا جو خوشگوار احساس دیتی ہے اس کا کوئی متبادل نہیں ہو سکتا۔

سنیاں کا 69 فیصد علاقہ جنگلات پر مشتمل ہے اور اس کی ساحلی پٹی پر 19 ساحل سمندر ہیں۔ بیچ ٹورازم کے علاوہ مذہبی اور فیسٹیول ٹورازم کو بھی فروغ دیا جا رہا ہے۔ یہاں آپ کو روزانہ سیکڑوں نئے شادی شدہ جوڑے شہر کے مختلف خوبصورت مقامات پر اپنی نئی زندگی کے خوشگوار لمحات کو محفوظ کرنے کے لیے فوٹو سیشن کراتے نظر آئیں گے۔ یہاں ساحلی پٹی کا فضائی نظارہ کرنے کے لیے ہیلی سروس بھی موجود ہے، چاہیں تو سرفنگ کا لطف بھی اٹھا سکتے ہیں۔ شوبز کی رنگینیوں سے جڑے لوگوں کو یہاں لانے کے لیے انٹرنیشنل فلم فیسٹیول اور مس ورلڈ کے مقابلہ حسن بھی منعقد کروائے جا رہے ہیں۔ سیاحت کے فروغ سے غربت میں کمی لانے کے حوالے سے ہینان صوبہ ایک کامیاب ماڈل ہے، یہاں مقامی حکومتوں کے ذریعے دیہاتوں میں ترقیاتی کاموں اور خوبصورتی میں اضافے کے لیے باقاعدہ مقابلے منعقد ہوتے ہیں۔ جو گاؤں بھی یہ مقابلہ جیتتا ہے اسے اعزاز دیا جاتا ہے۔ ساتھ ساتھ غربت کے خاتمے کے لیے دیہاتیوں کو آگاہی دی گئی ہے کہ کیسے وہ اپنے علاقے میں رہتے ہوئے اپنی ثقافت کو زندہ رکھ کر بہتر زندگی گزار سکتے ہیں۔

چونگ ہائی شہر میں 6 ماہ کے قلیل عرصے میں ترقیاتی کاموں کے ذریعے شومی گاؤں کی خوبصورتی کو نکھار دیا گیا ہے۔ گزشتہ برس فائیو اسٹار ولیج کا اعزاز پانے والے گاؤں کی مشہور بات یہ ہے کہ وہاں کے لوگ ناک سے بانسری پر دھن بجانا جانتے ہیں، اور یہی ان کا روزگار بھی ہے۔ گاؤں میں مختلف مقامات پر اس فن کا مظاہرہ کرنے والے ٹولیوں کی شکل میں موجود رہتے ہیں اور سیاحوں کو محظوظ کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ بمبو ڈانس بھی اس گاؤں کی ثقافت کا حصہ ہے۔

ہینان میں ہر طرف آپ کو ناریل اور پام کے درخت نظر آئیں گے۔ یہ درخت خود سے نہیں اُگے بلکہ یہاں کی مقامی انتظامیہ نے اس علاقے کو دنیا کے دوسرے بڑے سیاحتی مقامات کے مقابلے میں لانے کے لیے بے تحاشہ شجرکاری کی ہے۔ یہاں کے پہاڑ مٹیالے ہیں اور اس بات کا بھی خوب فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ وہ کچھ اس طرح کہ پہاڑ پر آم، انناس، امرود اور مختلف پھلوں کے باغات اگائے گئے ہیں۔ آم کے درخت کی لمبائی 3 میٹر سے زیادہ نہیں ہے لیکن پھر بھی یہ خوب پھل دیتے ہیں۔ پاکستان میں طوطا پری اور ٹبر پال کے نام سے مشہور آم یہاں کی خاص پیداوار ہیں اور ذائقے میں بھی کافی مماثلت پائی جاتی ہے۔ زمینی ساخت کی وجہ سے یہاں مکئی اور چاول کی کاشت بھی کی جا رہی ہے۔ زراعت کے شعبے میں بہتری کے لیے پیڈی فیلڈز آف نیشنل پارک کے نام سے تحقیقی مرکز بنایا گیا ہے جہاں پاکستان، بھارت، نیپال اور بنگلہ دیش سمیت مختلف ملکوں کے 500 اقسام کے چاولوں کی کاشت کی جا رہی ہے۔ یہاں سیاحوں کی دلچسپی کا عنصر پیدا کرنے کے لیے دیوہیکل ڈائنا سارز کے مجسمے ایستادہ کیے گئے ہیں۔ آپ جیسے ہی ان مجسموں کے قریب سے گزرتے ہیں تو یہ سر ہلا کر مختلف آوازیں نکالتے ہوئے آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

چاروں طرف سے سمندر میں گھرے ہونے اور ناریل کی وافر پیداوار کی خصوصیت کا عکس یہاں کے کھانوں میں بھی جھلکتا ہے۔ آپ بطور کرایہ دار کسی کے گھر پر رک جائیں یا پھر کسی بھی ریزورٹ میں قیام کریں، کھانے کی ٹیبل پر سمندری خوراک اور ناریل کے ساتھ چاول ضرور ملیں گے۔ یہاں تک کہ میٹھے میں بھی ناریل اور چاول ہی ملتے ہیں۔

چین یہاں دیگر شعبوں کی طرح کروز اور یاٹس کے شعبے میں بھی ایشیا کے اندر سب کو پیچھے چھوڑنے کی تیاری کر رہا ہے۔ سنیاں میں ایک مصنوعی جزیرے پر کروز پورٹ بنایا گیا ہے اور ابتدائی طور پر اس کا ہدف یہ رکھا گیا ہے کہ یہاں روزانہ 4 کروز لنگر انداز ہو سکیں۔ مصنوعی جزیرے پر ترقیاتی کام جاری ہے۔ یہاں انٹرنیشنل کانفرنس ہال بنایا جائے گا اور پھر مختلف ملکوں سے اس شعبے کے لوگوں کو بلا کر ایک دوسرے سے تجربات کا تبادلہ کیا جائے گا۔ اسی طرح یاٹ پورٹ پر بھی دنیا کی بڑی کمپنیوں کو کاروبار کا موقع فراہم کیا گیا ہے۔ ڈیوٹی فری اسٹور سیاحوں کے لیے ایک اور بڑی سہولت ہے۔ مقامی انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ یہاں ایشیا کی سب سے بڑی ڈیوٹی فری شاپ موجود ہے لیکن مجھے یہ جان کر مایوسی ہوئی کہ وہاں موبائل فون اور لیپ ٹاپ دستیاب نہیں، اس کے علاوہ جو چاہو خرید لو اور اگر خریدی ہوئی چیز ہینان سے باہر لے کر جانی ہے تو اس کا الگ طریقہ کار ہے۔

ہینان میں ایک شہر سے دوسرے شہر جانے کے لیے کشادہ ہائی ویز کے علاوہ ہائی اسپیڈ ٹرین کی سہولت بھی موجود ہے۔ چونکہ یہاں راستے میں بھی پہاڑ آتے ہیں لہٰذا سفر کو آسان بنانے کے لیے ٹنل بھی بنائے گئے ہیں۔ یہاں مصروف شاہراہوں کو صاف رکھنے کے لیے روزانہ دھویا جاتا ہے۔ چین کے باقی شہروں کی طرح یہاں بھی حکومت کی طرف سے آن لائن ٹیکسی سروس موجود ہے، جو پرائیوٹ ٹیکسی کی نسبت کافی سستی پڑتی ہے۔

یہاں کی ٹرین کی بات کی جائے تو ہائی اسپیڈ ٹرین 245 سے 250 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرتی ہے۔ ہم نے سنیاں سے چنگ ہائی شہر تک ہائی اسپیڈ ٹرین پر سفر کیا اور میرے لیے یہ ایک بہت ہی زبردست تجربہ تھا کیونکہ ایک بار میں نے پاکستان میں لودھراں سے اسلام آباد جانے کے لیے ٹرین کے سفر کا حوصلہ کیا تھا، جو میرے لیے اتنا مشکل سفر بن گیا تھا کہ مجھے ملتان اسٹیشن پر اتر کر پھر بس پکڑنا پڑی تھی۔ لیکن یہاں ٹرین میں سفر کے بعد ریل سفر کے حوالے سے میرا تصور ہی بدل گیا۔ دوران سفر مجھے پتہ چلا کہ یہ دوسرے درجے کی ہائی اسپیڈ ٹرین ہے، جبکہ پہلے درجے کی ہائی اسپیڈ ٹرین 350 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑتی ہے۔ ہینان میں اپنے 5 روزہ قیام کے دوران مجھے ایک بار سائیکل چلانے کا موقع بھی ملا۔ جب میں اپنے ہوٹل سے سائیکل چلاتے ہوئے ساحل سمندر کی طرف جا رہا تھا تو مجھے ٹورسٹ پولیس سے واسطہ پڑا۔ ان کی تربیت کا ایک کمال یہ ہے کہ آپ چاہے جس طرح بھی ان سے بات کر لیں وہ غصہ نہیں کریں گے بلکہ آپ کا مسئلہ حل کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ زیادہ تر چینی باشندوں کو انگلش کی سمجھ نہیں ہے اس لیے ٹرانسلیشن ایپ کا سہارا لیا جاتا ہے۔ ٹورسٹ پولیس کے اہلکار بھی جب اشاروں اور ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں بات نہ سمجھا پائے تو اسی ایپ کے ذریعے رہنمائی کرنے کی کوشش کرتے نظر آتے ہیں۔ واپسی پر ہائیکو میلان انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے ہم نے بیجنگ تک کا سفر ہینان ایئرلائن کے ذریعے کیا اور وہ 4 گھنٹے ہینان کی خوشگوار یادوں کو سمیٹتے ہوئے کب گزرے، پتہ ہی نہیں چلا۔

ذرا دھوم سے نکلے

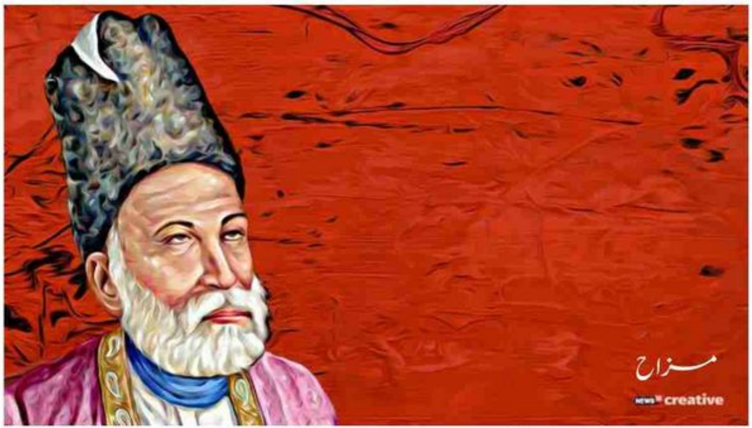

شفیق فرحت

اب تک یہی سنتے چلے آئے ہیں کہ "شامت اعمال ما صورت غالب گرفت" وہ بزم ہو یا تنہائی کلاس روم ہو یا امتحان کا پرچہ، یا کوئی انٹرویو بورڈ، غالب نے ہر باہوش کو بے ہوش بنا رکھا تھا۔ ایک سے ایک نامور ادبی پہلوان میدان میں آئے اور غالب کے ایک شعر نے وہ چوکھی گھمائی کہ چاروں شانے چت رہا اڑھائی تین درجن شرحوں کو اوڑھنا بچھونا بنائے۔

دام شنیدن کے ساتھ لا کر دام فہمیدن و سنجیدن بچھایئے۔ نتیجہ وہی بی میں عنقا سلمہا ہیں کہ چاروں طرف پر پھڑ پھڑا کر منڈلا رہے ہیں.......!!

اور اب بھاری بھرکم زمانے نے کروٹ جو لی تو اس کے نیچے چچا غالب (جنہیں اب دادا جان کے عہدے پر پرموٹ کر دینا چاہیے۔!) دبے پڑے آہیں بھر رہے ہیں اور ان کی ماری ہوئی، ستائی ہوئی مخلوق چیونٹیوں کی طرح بلوں سے نکل نکل کر بدلے لے رہی ہے ایک جشن کی صورت میں .....کیوں نہ ہو۔

غالب کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

وہی عالم آب و گل۔ وہی دنیا، جہاں سے آپ خواص وعوام کی ناقدری کے ہاتھوں بظاہر گردن اکڑائے مگر درپردہ روتے ہوئے رخصت ہوئے تھے۔ وہی ہند بہ زبان ہندی آپ کی صد سالہ برسی کا جشن منا رہا ہے۔ بالکل اسی زور شور سے جیسا کہ آپ کے زمانے میں شہر دلی میں حضور بادشاہ کا جشن تاج پوشی منایا جاتا ہے بی!!

آپ کے اشعار کے قتل کے بعد اب زمانے نے آپ پر جفا سے توبہ کر لی ہے۔ (کاش غالب کسی روزن زندان باغ ارم سے جھانک کر ان زود پشیمانوں کے پشیمان ہونے کا جانفزا منظر دیکھ رہے ہوں بی!) تب تو انہیں چاہیے کہ اپنے کسی اسٹینڈرڈ دیوان سے ایسے تمام اشعار پبلشر سے مل کے چپکے سے نکلوا دیں، جن میں انہوں نے زمانے کی کج فہمی اور ناقہمی کی شکایت کی ہے۔ یونکہ اب ہمشیرہ لتا منگیشکر اور برادرم طلعت محمود کے صدقے آپ کی غزل کا ایک ایک شعر نہ صرف ملک کے بچے بچے کی زبان پر ہے بلکہ اسے اوور سیز بھی جانے کا شرف حاصل ہو چکا ہے بی!

بہرحال۔ ملاحظہ فرمایئے۔ عقیدت کے کیسے کیسے تیر ہیں جو اس مبارک موقع پر برسائے جا رہے ہیں۔ ملک کے اس سرے سے اس سرے تک چپہ چپہ پر نازک کاغذ کے سروقد پوسٹر یوں نزاکت سے چپکے ہیں کہ ہاتھ لگائے نہ بنے بی! اور اس کی عبارت......!

کوئی پوچھے کہ یہ کیا ہے تو بتائے نہ بنے

آپ بھی دیکھیے بی

"پراچین بھارت کے مہا کوی مرزا غالب کی سوویں مرتیو شتابدی کے اپلکشن میں بھارت کے کونے کونے میں بھن بھن پرکار کے ساہتک، سانسکرت ایوم سماجک کاریکرموں کا آیوجن کیا جا رہا ہے....."

غالب نے یقیناً ایک آہ گرم (کہ جنت میں ٹھنڈک ویسے ہی ضرورت سے کچھ زیادہ ہے بی!) بھر کے خود اپنے ہی شعر میں فی البدیہہ یہ ترمیم کر لی ہوگی۔

دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور

دلی سے لے کر کنیا کماری تک،

آسام سے گجرات، کاٹھیاواڑ، راجستھان، پونا، بمبئی، پنجاب حتیٰ کہ ناگالینڈ میں بھی سخن فہم اور غالب کے طرفدار پیدا ہو گئے ہیں۔ ہر شہر کے ہر محلے اور ہر گلی میں غالب کمیٹیاں بن گئی ہیں اور اب بھی رات دن آٹھوں پہر برابر بنتی چلی جا رہی ہیں بی!

ایک ہنگامہ خیز شہر کے وسط میں ایک عظیم الشان فلک بوس عمارت کے آگے جم غفیر و کثیر جمع تھا۔

خیال ہوا کہ یہ ایمپلائمنٹ ایکسچینج کا دفتر ہے اور یہ بیکاروں کی بھیڑ ہے۔ مگر پوچھنے پر پتہ چلا کہ کافی ہاؤس ہے اور یہاں غالب کمیٹی کی میٹنگ ہے بی!

روزن سے غالب نے آہ دوم بھری بی!!

اور طوہاً و کرہاً بلکہ مجبوراً مومن کا یہ مصرع پڑھا

اٹھ جائے کاش ہم بھی جہاں سے حیا کے ساتھ

"میں نجم الدولہ دبیر الملک اسد اللہ خان بہادر نظام جنگ المتخلص غالب، جس نے ساری عمر گلی کوچے میں کھڑے ہو کر کسی سے بات نہیں کی اس کے جشن کی تیاری ایک چانڈو خانے میں بی!!

گھستے گھساتے دھکے کھاتے اندر پہنچے۔

ہال انواع و اقسام کے جانداروں سے لبریز تھا اور کچھ ایسا شور بلند تھا کہ شہر دلی کا غدر یاد آیا۔ خاصی محنت و دریافت کے بعد سررشتۂ مطلب ہاتھ آیا کہ یہ نہ شور قیامت ہے نہ آثار غدر بلکہ محض پرسکون اور دوستانہ بحث و مباحثہ ہے اس بات پر کہ غالب کمیٹی کتنے افراد پر مشتمل ہو۔!

ایک صاحب کا خیال تھا کہ جشن صد سالہ ہے اس لیے کمیٹی بھی صد افرادہ ہونی چاہیے۔

دوسرے کو اس 'تنگ بخشی' اور تنگ دامانی پر سخت اعتراض تھا۔ ان کا مشورہ (بہ انداز حکم!) یہ تھا کہ جملہ حاضرین (اور ان کے عزیز و اقارب بی!!) اور بیشتر غائبین کو اس میں شامل کیا جائے۔ ورنہ بھلا جشن کیا......اور جب اخباروں میں نام نہ آئے تو میٹنگ میں شرکت سے فائدہ!!

دست و گریباں کی پیہم یکجائی وجدائی کے بعد یہی تجویز منظور ہوئی اور اس کے ساتھ ہی سڑک پر کھڑے تماشبین اور ہوٹل کے بیرے اور باورچیوں سب نے ہال پر یلغار کر دیا اور چار سو بیاسی نام اپنے جلووں کی تابانی سے نگاہوں کو خیرہ کرنے لگے بی!

چار سو بیاسی نام بی اگر آپ کے جواہر اندیشہ میں کچھ گرمی باقی ہو تو تصور کا عالم کیا ہوگا۔

ان چار سو بیاسی ناموں کی فہرست تیار کرنا کانگریس آئی کے ٹکٹ پر الیکشن لڑنے سے کم نہیں بی!

فہرست تیار ہوئی

بہ لحاظ عمر:۔ روایتی۔ ذاتی اور کاروباری
بہ لحاظ شہرت:۔ عمومی۔ سرکاری اور ادبی
بہ لحاظ دولت:۔ منقولہ اور غیر منقولہ

واضح ہو کہ دولت غیر منقولہ وہ روپیہ ہے جسے رنگا رنگ ٹیکسوں کے خوف سے پردہ نشین بنا دیا جاتا ہے اور جو علی الاعلان ایک جگہ سے دوسری جگہ اور ایک نام سے دوسرے نام پر منتقل نہ کیا جا سکے بی! کسی گمنام گوشے سے آوازیں بلند ہو رہی تھیں کہ سرفہرست ان کا اسم گرامی ہو جو خود ننانوے کے پھیر میں ہیں اور جنہوں نے جیتے جی خود اپنا صد سالہ جشن منانے کا تہیہ کر لیا ہے اور اس سلسلے میں اپنے بیٹوں، پوتوں اور پڑپوتوں کے ساتھ مل کر با قاعدہ پروگرام بھی مرتب کر لیا ہے بی!

دوسری طرف سے اس خوبصورت شارٹ کو یوں واپس کیا گیا کہ بزرگی بہ عقل است لہٰذا اولیت کا مستحق وہ طالب علم ہے جو اس سال گیارہویں میں اول آیا ہے بی!!

چار تنقیدی اور بائیس افسانوی مجموعوں کے مصنف کے ہونہار وفا شعار شاگرد نے حق شاگردی ادا کرتے ہوئے اپنے استاد کا نام پیش کیا تو ماسٹر نتھو لال پیارے لال دلارے رام کو نمک خوار دوست نے ماسٹر نتھو لال پیارے لال اینڈ کمپنی کی مرتب کی ہوئی فلمی گانوں اور فلمی کہانیوں کی ترسٹھ غیر مطبوعہ کتابیں تھیلے سے نکال کر میز پر پٹک دیں بی!!

غرض وہ باؤ ہو مچی کہ بغیر بے تار برقی کے سارے شہر میں پروگرام کی رننگ کمنٹری براڈکاسٹ ہوگئی اور اس فہرست کو بناتے بناتے صاحب قلم کی انگلیاں فگار اور خامہ خونچکاں ہو گیا اور اس کام میں اتنا طول طویل زمانہ گذر گیا کہ اگر غالب وہاں ہوتے تو یقیناً کہتے۔

کب سے ہوں کیا بتاؤں جہان خراب میں
شب ہائے لسٹ کو بھی رکھوں گا حساب میں

اس مرحلۂ دار و رسن (بہ الفاظ دیگر اور بہ لحاظ مرحلۂ گندم و شکر بی!) سے بصد خرابی گذرنے کے بعد نئے فتنوں میں چرخ کہن کی آزمائش شروع ہوئی۔ جس کا سلیس اردو میں ترجمہ ہوا صدر و سکریٹری کا انتخاب! اور یہ ادبی دنیا کا پہلا مجموعہ بلکہ معجزہ تھا کہ یہ انتخاب بغیر مخالفت، بحث و مباحثہ گالی گلوچ اور ہاتھا پائی کے ہو گیا۔

حد یہ کہ مقابلے کے ریفری کے لب پہ مکرر مکرر یہ صدا تھی بی کہ

کون ہوتا ہے حریف مئے مرد افگن عشق

مگر کون ہوتا اور کیا بی کے ہوتا۔ (کہ آج کی دنیا میں انسان کے معیار کو ناپنے کا پیمانہ پیالہ ہے۔ خواہ وہ شراب کا ہو، کافی کا ہو یا پانی کا بی!!)

تو عرض یہ ہے کہ حاضرین و غائبین کے مجملہ چار سو بیاسی افراد میں آپ کا ثانی کوئی نہیں۔ بلکہ یوں سمجھ لیجئے کہ شہر بھر بلکہ صوبے بھر میں آپ صیغۂ واحد ہیں بی! کہ آپ مالک و مختار ہیں ایک موٹر کے کارخانے کے۔

چار کپڑے کے کارخانوں کے۔

تین شکر کے۔ چھ کھلونوں کے۔ دو پنسلوں کے۔ دو آٹے کے اور دو گتے کے۔!! اور غالب کو ساری دنیا سے روشناس کروانے کی ٹوپی (کہ بیالیس برس کی چھوٹی سی عمر میں اکیس مرتبہ سہرا باندھتے باندھتے آپ کو اس لفظ سے نفرت ہو گئی ہے بی!) بھی آپ ہی کے سر ہے۔ وہ یوں کہ دنیا کے ہوائی سفر پر آپ اپنے ساتھ دیوان غالب کا ایک نسخہ لے گئے تھے بی!

ویسے یہ راز بظاہر ان کے وفادار پی۔ اے کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ عین وقت پر دیوان غالب کھو جانے کی وجہ سے اس نے "سنہری حسینہ عرف چلتا پھرتا ایٹم بم" پر سنہری کاغذ چڑھا کر بقلم خود 'دیوان غالب' لکھ دیا تھا بی!!

رہے سکریٹری بی سو ہمارا تمہارا خدا بادشاہ جوان کے سکریٹری وہ سب کے سکریٹری بی!! انتخابات کے بعد تجاویز پیش ہوئیں جو جدت اور ندرت کے لحاظ سے کلام غالب سے کسی طرح کم نہیں۔

ان میں سے چند کی جھلکیاں آپ بھی دیکھئے۔

(1) فلم مرزا غالب، شہر شہر، گلی گلی، گھر گھر مفت دکھلائی جائے اور ایک سے زیادہ بار دیکھنے والوں کے لیے خاطر خواہ انعام بھی مقرر کیا جائے۔

(2) ہمشیرہ لتا منگیشکر اور برادرم طلعت محمود کو ان کے گرانقدر کارناموں کے صلے میں حکومت سے پدم شری دلوائی جائے۔

(3) غالب کی مختلف قد آدم تصاویر کا جلوس نکالا جائے اور ساتھ میں ریکارڈنگ بھی ہو۔

(4) غالب کی وفات سے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد۔ یعنی کل تین دن ان کا عرس منایا جائے اور ان کے مزار پر چادریں چڑھائی جائیں۔ دیگیں پکیں اور قوال ان کی غزلیں گائیں اور چونکہ ان کی محبوبہ ایک ڈومنی تھی۔ اس لیے ان تین دنوں میں سے کسی ایک دن شہر کی تمام ڈومنیوں کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جائے۔ ان کے اعزاز میں دعوتیں ہوں۔ رہا کلام۔ تو وہ تو بلا فرمائش خود ہی 'مطرب رہزن ہوش' کا رول ادا کریں گی بی!

(5) مرزا غالب کا صرف ایک ہے اور پرستار ہزار بلکہ شہر میں ہزار ہا۔ ان عقیدتمندوں کے جذبات اور ان کی سہولت کی خاطر ہر شہر میں ایک ایک مزار بنا دیا جائے جس میں دیوان غالب اور اس کی شرح کا کم سے کم نسخہ دفن ہو۔

(6) ان کے اشعار کے پیچھے جو حالات چھپے ہیں ان میں تحقیق کی جائے اور ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں دی جائیں۔ مثال کے طور پر

کس کے گھر جائے گا سیلاب بلا میرے بعد

اس شعر کے سلسلے میں پوری چھان بین کی جائے کہ غالب کے مرنے کے بعد 'سیلاب بلا' یعنی ان کی محبوبہ نے کس سے عشق کیا اور کس گھر کو تباہ کیا۔

(7) آم غالب کو بے حد پسند تھے۔ اس لیے آموں کا ایک باغ "غالب باغ" کے نام سے لگوایا جائے اور آموں کی کسی خاص قسم کا نام بھی 'غالب آم' رکھ دیا جائے۔ آموں کے موسم میں عقیدتمند باغ میں جائیں جشن آم منائیں۔

مگر بی اک عمر چاہیے آم کو پھل دینے تک
اور بی کون جیتا ہے اس پیڑ کے بڑھنے تک

تو اس صورت میں اس تجویز پر فوری عمل ہو سکتا ہے کہ آموں کے کسی ٹھیلے والے کے 'ذوق ادبی' اور 'شوق غالبی' کو بیدار کر کے اس سے درخواست کی جائے کہ وہ اپنے ٹھیلے کا نام 'غالب آم اسٹال' رکھ لے! (اس کے نتیجہ میں آمدنی میں جو اضافہ ہو اس میں ففٹی ففٹی کا کنٹریکٹ کرنا نہ بھولیے بی!) اور زیادہ مناسب تو یہ ہوگا کہ 'غالبی' (غالب سے عقیدت رکھنے والے حضرات و خواتین) خود ہی ایک ٹھیلہ خرید کر یا کرایہ پر لے کر آموں کا بزنس شروع کر دیں۔

اس سے کوئی ایک پنتھ ہو یا نہ ہو دو تین کاج ضرور ہو جائیں گے۔ یعنی آم کے آم۔ نام کے نام اور دام کے دام بی!!

(8) شراب سے بھی غالب کو عشق رہا ہے۔ لہٰذا اس جذبہ صادق کی قدر کرتے ہوئے کسی شراب کو ان کے نام سے منسوب کیا جائے اور چونکہ وہ خود ہی فرما چکے ہیں کہ "اک گونہ بیخودی مجھے دن رات چاہیئے بی" اس لیے ایک بار جس میں چوبیس گھنٹے شراب ملا کرے کھول کر اسے 'خم خانۂ غالب' کا نام دیا جائے۔

ہماری عظیم الشان مفلسی کے باعث اگر اعلیٰ درجہ کا بار اور اعلیٰ درجہ کی شراب ممکن نہ ہو تو 'غالب مارکہ ٹھرا' اور 'غالب چانڈو خانہ' بھی کام دے جائے گا بی!

(9) غالب نے جیل کی سیر بھی کی تھی۔ لہٰذا کسی ایک جیل خانہ یا اس کی ایک کوٹھری کا نام 'زندان غالب' رکھ دیا جائے اور ہندوستان کی تمام جیلوں میں دو دو چار چار نئے قیدی داخل کر کے یوم غالب منایا جائے۔

(10) صحرا نوردی اور آوارہ گردی کے غالب اس حد تک دیوانے تھے کہ اسی حسرت میں مرنے کے بعد بھی کفن کے اندر پیر ہلتے رہے۔ اس حسرت کو پورا کرنے کی خاطر غالب کے صحت مند اور توانا اور قوی پرستار سال بھر تک (کہ جشن کے سال بھر تک منائے جانے کی افواہ ہے بی!) روزانہ آدھی رات کے بعد دس کلومیٹر کی پد یاترا کریں بی!

(11) وہ نہ صرف گھومنے کے شوقین تھے بلکہ ایسی راہوں کو پسند کرتے تھے جو پرخار اور آڑی ٹیڑھی ہوں۔ لہٰذا کسی کچی دھول میں اٹی، اوبڑ کھابڑ، نکیلے پتھروں سے بھری سڑک کا نام 'غالب روڈ' یا 'کوئے غالب' رکھ دیا جائے اور اس راستے کے دونوں طرف ببول اور دیگر تمام کانٹے دار درخت کثرت سے لگائے جائیں تاکہ ان کے کانٹے سڑک پر بکھرے رہیں اور غالب کا جی انہیں دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا رہے۔

جی خوش ہوا ہے راہ کو پرخار دیکھ کر

(12) غالب کے بعض اشعار سے اس حقیقت کا انکشاف بھی ہوتا ہے کہ وہ اکثر صحراؤں کی طرف نکل جاتے تھے۔

ہوتا ہے نہاں گرد میں صحرا مرے آگے

لہٰذا راجستھان کے ریگستان کو 'صحرائے غالب' کا نام دیا جا سکتا ہے۔

(13) رونے دھونے سے غالب کو خاص شغف رہا ہے۔ کبھی ان کے آنسوؤں سے گھر تباہ ہو گیا۔ کبھی آنسوؤں کے سیلاب میں تکیہ کی روئی اور آسمان پھین بن بن کر تیرتے رہے۔ آنسوؤں سے اس والہانہ عشق کی صورت میں کسی واٹر ورکس، تالاب یا دریا کو بھی غالب سے وابستہ کیا جانا چاہیئے۔

ایسے وقتی کام تو ان گنت ہو سکتے ہیں۔ لیکن سب سے اہم اور ابدی کام اور نیکی یہ ہوگی کہ غالب کے اشعار نصاب سے ہٹا دیے جائیں کہ ان کا سمجھنا بھی مشکل اور سمجھانا بھی بی! اور غالب نے اپنی زندگی میں کسی کو حتی الامکان تکلیف نہیں پہنچائی۔ اب مسلسل ہزاروں لاکھوں متنفسوں کو یوں عالم کرب و سکرات میں مبتلا دیکھ کر اور اپنے کلام کی شہادت کو محسوس کر کے وہ تڑپ جاتے ہیں بی۔ خدارا انہیں برسوں کی اس تڑپ سے نجات دلوایئے کہ یہ جشن ہے بی!

اسلام میں "دیانت وامانت" کا تصور اور امانت داری کی اہمیت

فتح محمد نعیم

دیانت و امانت کا پاس و لحاظ اور امانت داری ایمان کا حصہ ہے جو شخص اللہ اور آخرت پر یقین رکھتا ہے وہ امانت میں خیانت نہیں کر سکتا۔ اسے اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ اگر میں نے کسی کا حق دبا لیا یا اس کی ادائیگی میں کمی اور کوتاہی کی تو میرا رب مجھے دیکھ رہا ہے، وہ یقیناً اس کا حساب لے گا اور اس دن جب کہ ہر شخص ایک ایک نیکی کا محتاج ہوگا حق تلفی کے عوض میری نیکیاں دوسروں کو تقسیم کر دی جائیں گی، پھر میری مفلسی پر وہاں کون رحم کرے گا؟! اس طرح کے تصورات سے اہل ایمان کا دل کانپ اٹھتا ہے اور پھر بندہ خیانت یا حق تلفی کرنے سے باز آ جاتا ہے لیکن جس کے دل میں ایمان ہی نہ ہو یا ماحول اور حالات نے ایمان کی روشنی سلب کر لی ہو تو خیانت کرنے میں ایسے شخص کو کوئی تردد نہیں ہوتا اسی لیے رسول اکرم ﷺ نے امانت داری کو ایمان کی علامت اور پہچان قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جس میں امانت داری نہیں، اس میں ایمان نہیں اور جس شخص میں معاہدے کی پابندی نہیں اس میں دین نہیں۔ (سنن بیہقی-۱۲۶۹۰)

اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم کے متعدد مقامات پہ امانت داری کی تاکید فرمائی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ: تو جو امین بنایا گیا اسے چاہیے کہ اپنی امانت ادا کرے اور چاہیے کہ اپنے پروردگار اللہ سے ڈرے۔ (سورۃ البقرۃ: ۲۸۳) اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں امانت داری کو تقوی سے جوڑ دیا ہے یعنی جسے موت کے بعد کی زندگی حساب و کتاب اور عدالت الٰہی پر یقین ہو، جس کے دل میں خوف خدا اور اس کی گرفت کا احساس ہو اسے چاہیے کہ امانت میں خیانت نہ کرے جس کا جو حق ہے، پورا پورا ادا کر دے اس لیے کہ اس دنیا میں خیانت کرنے والا قیامت کے دن چین و سکون سے نہیں رہ سکتا، وہاں ایک ایک کا حق ادا کرنا ہوگا اور بڑی دشواریوں کا سامنا ہوگا، لیکن جسے آخرت پر یقین نہیں، وہ جو چاہے کرے، دنیا میں چند روزہ زندگی کے بعد آخر اپنے کیے ہوئے پر افسوس ہوگا اور وہ بڑے خسارے میں ہوگا۔ رسول اکرم ﷺ نے پیش گوئی فرمائی ہے کہ زمانہ قیامت سے جیسے جیسے قریب ہوگا ایمانی قوت کم ہوتی چلی جائے گی، اس کے نتیجے میں امانت داری بھی اٹھ جائے گی اور حال یہ ہوگا کہ مسلمانوں کی بڑی آبادی ہوگی، مگر امانت دار بندہ پوری آبادی میں ایک آدھ بڑی مشکل سے دستیاب ہوگا اور وہ بھی حقیقت میں امین نہ ہوگا، لوگ مثال کے طور پر کہیں گے کہ فلاں قوم میں ایک امانت دار شخص ہے، آدمی کی تعریف ہوگی کہ کیسا عقل مند، کیسا خوش مزاج اور کیسا بہادر ہے، حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان داری نہ ہوگی۔ (صحیح بخاری کتاب الفتن)

امانت داری کی اس قدر اہمیت کے باوجود آج کے معاشرے میں اسے کوئی وزن نہیں دیا جاتا، اچھے اچھے لوگ بھی جو عرف میں دین دار سمجھے جاتے ہیں، وہ بھی امانت اور حق کی ادائیگی کا پاس و لحاظ نہیں رکھتے، انہیں اس بات کا احساس نہیں ہوتا کہ امانت کی حفاظت اور اس کا مکمل طور پر ادا کرنا دینی و شرعی فریضہ ہے، بعض لوگوں میں امانت داری کا جذبہ ہوتا بھی ہے تو وہ صرف مال کی حد تک محدود رہتا ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس کسی کا مال رکھا ہو تو وہ اسے ادا کر دیتا ہے، عام طور پر لوگوں کا ذہن اسی مالی امانت کی طرف جاتا ہے، حالانکہ امانت کی اور بھی مختلف قسمیں ہیں، جن کی اہمیت بعض صورتوں میں مالی امانت سے بھی بڑھی ہوئی ہوتی ہے، ان کی حفاظت بھی ایک مسلمان کے لیے اتنی ہی ضروری ہے جتنی مالی امانت کی ہوتی ہے، اسی لیے فتح مکہ کے موقع پر خانہ کعبہ کی کنجی جب عثمان بن طلحہ بن عبد الدار شیبی کو دینے اور ان کی امانت انہیں واپس کرنے کی تاکید کی گئی تو امانت کو جمع کے صیغے کے ساتھ استعمال کیا گیا، ارشاد باری ہے: "اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مستحقین کو پہنچا دیا کرو"۔ (سورۃ النساء، ۵۸) قابل غور بات یہ ہے کہ کنجی کوئی اہم مال نہیں بلکہ یہ خانہ کعبہ کی خدمت کی نشانی ہے، جس کا تعلق مال سے نہیں، عہدے سے ہے، پھر بھی اسے امانت سے تعبیر کیا گیا اور پھر جمع کا صیغہ استعمال کر کے اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا کہ امانت کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں، جن کی ادائیگی تمام مسلمانوں پر لازم ہے۔

حکومت کی ذمہ داری ہے کہ جس عہدے اور منصب کا جو اہل ہو اسی کو وہ عہدہ سپرد کیا جائے، اس کے لیے سب سے پہلے غور کرنا چاہیے کہ اس کے ماتحتوں میں کون ایسا شخص ہے، جس میں پیش نظر ملازمت یا عہدے کی مکمل شرطیں پائی جاتی ہیں، ایسا کوئی شخص مل جائے تو وہی اس کا سب سے زیادہ مستحق ہے، لہٰذا کسی پس و پیش کے بغیر وہ عہدہ اور ملازمت اسے سپرد کیا جائے اور اگر مطلوب صلاحیت کا حامل کوئی شخص دستیاب نہ ہو تو موجود لوگوں میں جو سب سے زیادہ لائق و فائق ہو، اسے منتخب کیا جائے، غرض یہ کہ حکومت کے ماتحت جتنے بھی عہدے اور مناصب ہوتے ہیں، وہ امانت ہیں اور ارباب حکومت اس کے امین ہیں، اگر حکومت نے اپنے ماتحت کسی شخص کو اس کا مجاز بنایا ہے تو وہ بھی امین ہے، ان سب کو چاہیے کہ عہدے اور منصب پوری دیانت داری سے تقسیم کریں، صلاحیت اور شرائط کو اس کے لیے معیار بنایا جائے نہ کہ قرابت اور تعلق کو۔ اگر کسی شخص کو ذاتی تعلق یا سفارش کی بنیاد پر یا رشوت لے کر کوئی عہدہ اور منصب سپرد کیا جاتا ہے تو یہ خیانت ہے اور تمام ذمہ دار اس خیانت کے مرتکب ہوں گے، ایک موقع پر رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو عام مسلمانوں کی کوئی ذمہ داری سپرد کی گئی ہو، پھر اس نے کوئی عہدہ کسی شخص کو محض دوستی و تعلق کے پیش نظر دے دیا اس پر اللہ کی لعنت ہے، نہ اس کا فرض مقبول ہے، نہ نفل یہاں تک کہ وہ جہنم میں داخل ہو جائے۔ (جمع الفوائد، ص: ۳۳۵)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب دیکھو کہ کاموں کی ذمہ داری ایسے لوگوں کو سپرد کر دی گئی جو ان کے اہل اور قابل نہیں تو قیامت کا انتظار کرو۔ (صحیح بخاری: ۵۹) یعنی جب نااہل افراد کو کوئی ذمہ داری یا عہدہ اور منصب سپرد کیا جائے تو فساد یقینی ہے اور اب دنیوی نظام کو فساد سے کوئی بچا نہیں سکتا، اس لیے اب قیامت کا انتظار کرو، اس میں خلافت سے لے کر ایک ادنیٰ ملازمت بھی شامل ہے۔ اس خیانت کا تعلق صرف حکومت اور سرکاری عہدوں سے ہی نہیں، بلکہ نجی کمپنی، انجمن اور عوامی اداروں سے بھی ہے، جو ان اداروں اور کمپنیوں کو مفید اور بافیض بنانا چاہتے ہیں، انہیں چاہیے کہ جس کام کے جو لائق اور اہل ہے اسے وہیں رکھا جائے، کسی بھی وجہ سے اگر کم تر صلاحیت والے افراد کو فوقیت دی جائے تو ادارہ کبھی ترقی نہیں پا سکتا، دینی مدارس میں بھی تقسیم اسباق اور دیگر امور میں اس اصول کو پیش نظر رکھنا چاہیے، ورنہ اس سے تعلیمی نظام متاثر ہوگا اور ذمہ داران خیانت کے مرتکب ہوں گے۔

جو شخص کسی کا مزدور یا ملازم ہو اسے چاہیے کہ مالک اور ذمہ دار سامنے ہو یا نہ ہو مکمل دیانت داری کے ساتھ کام کرے، نہ تو وقت میں کمی کرے اور نہ کام میں سستی اور نہ ہی اپنی صلاحیت کو استعمال کرنے سے گریز کرے، ان تینوں میں سے کچھ پایا گیا تو خیانت شمار ہوگی، اسی طرح اگر مزدور و ملازم سے پانچ چھ گھنٹے کام کرنے کا وقت طے ہو جائے اور پھر کام کرنے والا وقت میں چوری کرے، وقت کے بعد آئے یا متعین وقت سے پہلے چلا جائے تو یہ بھی خیانت ہے، ایک مسلمان ملازم جو کائنات کے مالک کو سمیع و بصیر سمجھتا ہے اور اس پر پورا یقین رکھتا ہے اسے احساس ہونا چاہیے کہ اگر یہ میرا مجازی مالک اور ذمہ دار مجھے نہیں دیکھ رہا لیکن رب تو مجھے دیکھ رہا ہے

میاں بیوی راضی

راضیہ سید

"بس ناظمہ تمہیں کیا بتاؤں؟ تمہارے بہنوئی روز مجھ پر ایک طرح کا تشدد کرتے ہیں، میں تو ذہنی اذیت میں بھی مبتلا ہوں۔ بچوں کے ساتھ ان کا رویہ الگ خراب رہتا ہے، ہر وقت کی لڑائی اور مار پیٹ، محلے والے ہیں تو وہ پریشان، مجھے تو یوں لگتا ہے کہ جیسے کوئی سکون کا لمحہ ہی نہیں میری زندگی میں۔ اب تم ہی بتاؤ کہ میں کس طرح اس کانٹوں بھری زندگی سے نجات حاصل کروں؟ بس میری قسمت ہی خراب تھی کہ ماں باپ نے اس بے قدرے انسان سے بیاہ دیا۔"

ناظمہ بے چاری کیا کہتی۔ اس نے اپنی بڑی باجی نعیمہ کے اس دکھڑے کے جواب میں محض اتنا کہا "اب کیا ہو سکتا ہے آپی! گزارا کریں، بچوں کی خاطر برداشت کریں، یا تو اسے تقدیر کا لکھا سمجھ کر قبول کر لیں یا پھر بھائی جان سے علیحدگی اختیار کر لیں۔" بس اتنا کہنا تھا کہ باجی نعیمہ نے ناظمہ ہی کو بے نقط سنانا شروع کر دیں: "بی بی! تم تو نہ ہی بولو میاں بیوی کے معاملے میں! تم آخر سمجھتی کیا ہو خود کو؟ تم کو حق کس نے دیا ہے یہ کہ کنواری ہو کر ہمارے معاملات میں بولو؟ کیا یہ قابل شرم نہیں کہ تم اپنی بہن کے لیے طلاق کا سوچ رہی ہو؟ مگر تمہارا بھی قصور نہیں، دفتروں میں آج کل یہی سکھایا جاتا ہے کہ نہ صرف یہاں زبان چلاؤ بلکہ گھر جا کر بھی قینچی کا استعمال کرو۔" اب یہاں کوئی ان باجی نعیمہ سے پوچھے تو کہ آپ کو جب اپنا آپ ہی عقل کل نظر آتا ہے اور آپ سمجھتی ہیں کہ کنوارے بندے کا وہ مقام نہیں

کہ وہ آپ کے مسائل سمجھ سکتی ہو؟ آپ نے اس کے سامنے ایسی بات ہی کیوں کی؟ ہم تو یہی کہ پہلے سب بتا کر چھوٹے بہن بھائیوں کی بے عزتی کر دی اور بعد میں میاں بیوی خوش باش۔ بالکل یہ صورتحال کو اچھے معنوں میں آتی ہے جہاں نئی مرد حضرات اپنی بیگمات کی کاہلی، سستی، نافرمانی اور بچوں کو سنبھالنے پر ساری فرسٹریشن ساتھی کولیگز پر نکال دیتے ہیں۔ نہ صرف مرد بلکہ کئی خواتین بھی اس فن میں ماہر ہوتی ہیں۔ گویا اتنا پاکستان کے تعلقات کی خرابی کی اطلاع سب کو ہونا لازم ہو۔ لیکن سمجھ آتا ہے کیا یہ سلیس چلنے کے بعد بڑی بڑی باتیں بھول جاتی ہیں اور بس "ہوں پریم دیوانی"، فلم چلنے لگتی ہے۔

میرا اس موضوع پر لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ بھی ایک معاشرتی مسئلہ ہے جس پر ہم توجہ نہیں دیتے۔ میاں بیوی کے درمیان آنے والا تیسرا بندہ کوئی بھی ہو ان کے درمیان رنجشیں بڑھانے کا سبب بن جاتا ہے اور گھر بسنے کے بجائے اجڑنے لگتے ہیں۔ بہت سے خانگی مسائل کی جڑ یہی ہوتی ہے کہ ہم دوسروں کے پرائے فیصلے صادر کرنا ضروری سمجھنے لگتے ہیں۔ خواہ ہم اپنے گھر کے بندے کی ہمدردی میں ہی کیوں نہ ہوں لیکن اس صورتحال کو اچھے معنوں میں نہیں لیا جاتا۔ ہر بندے کی ذہنی سطح اور سوچ مختلف ہے۔ لہٰذا مشورہ دینے کے بجائے وہی "کیپ کام" (Keep Calm) اور کام سے کام رکھنا ہی اپنانا چاہیئے۔ میاں بیوی کو کیا آپ کسی کو بھی کوئی فرق نہیں ہے کہ ذمہ دار تعلقات کی ... ثالث نہ بنیں کیونکہ وہ خود ہی سمجھ دار اور خود ہی وکیل ہوتے ہیں۔ اور بعد میں خود ہی ... زندگی چند روزہ ہے اس دوران کوشش کیجئے کہ دانستہ کسی کی دل آزاری نہ کریں۔ لیکن یہی نہیں کرنا چاہیے کہ دوسروں کی دل شکنی کی پروا کرتے ہوئے اپنے دکھوں سے اپنا دامن تار تار کرلیں۔

غزل

امتیاز بن عزیز، جھارکھنڈ

آپ نے جو بھی دیا ہے صاحب
ایک اک زخم ہرا ہے صاحب
دیکھ لی آپ کی مسیحائی
درد کچھ اور بڑھا ہے صاحب
ایسی تاریخ وفا نہیں ملتی
آپ کی جیسی وفا ہے صاحب
مستقل وعدے فقط وعدے ہی
کیا یہی غم کی دوا ہے صاحب
قتل و غارت اور دہشت گری
ہمیں تحفہ یہ ملا ہے صاحب
پوچھ کر دل سے ہی یہ بتلا دیں
فائدہ کس کو ہوا ہے صاحب
آپ کو دل نے چن لیا ہے تو
اس میں کیا میری خطا ہے صاحب
آپ کے ساتھ ہے فتنہ گروں کی ٹولی تو عزیز
میرے بھی ساتھ خدا ہے صاحب

گنگا

اقبال جعفری

فسادات کی آگ میں ملک جل رہا تھا۔ بھائی بھائی کا گلا کاٹنے کے لئے بیقرار تھا۔ مشتعل شارع عام پر ٹولیاں جاری تھیں۔ جلاؤ آبادی زوروں پر تھا۔

شاہ پور گاؤں بھی اس آگ کی آنچ سے محفوظ نہ رہ سکا۔ وہاں برسہا برس سے آباد خاندان کا ایک فرد غفور تھا۔ شہری درندوں سے گاؤں کے درندوں کے دانت شاید کم زہریلے تھے اور غفور مکمل طور پر تباہ ہونے سے بچ گیا تھا۔ اس کی بیوی فسادات کی نذر ہو گئی تھی۔ اس کا مال و اسباب لوٹ لیا گیا تھا۔ اور وہ اپنی بیوی کی تین معصوم نشانیوں کو سینے سے لگائے اپنے آبائی مکان سے چمٹا رہا۔ ترک وطن کا خیال تک اس کے دل میں نہ آیا۔ بستی مسلمانوں سے خالی ہو گئی۔

اس گہرے اندھیرے میں، غفور کے لئے روشنی کی ایک کرن گنگا تھی ۔۔۔۔ ایک برہمن بیوہ ۔۔۔۔ غفور کی پڑوسن ۔۔۔۔ ! غفور سے اس کی ہمدردی نئی نہیں تھی۔ تقسیم ملک سے بہت پہلے، جب گنگا شادی کے پانچ ماہ بعد ہی بیوہ ہو گئی اور اس کی برادری اور بستی کے ہر فرد نے اسے منحوس ۔۔۔۔ اپنے پتی کو کھا جانے والی ڈائن قرار دے کر تعلق قطع کر لیا تھا اس وقت غفور اور اس کی بیوی نے اسے سہارا دیا تھا۔ گنگا، غفور کے دکھ درد کی شریک تھی۔ غفور اس کا ماں جایا نہ سہی لیکن راکھی کے مقدس بندھنوں میں بندھا ہوا بھائی تھا۔ یہی وجہ تھی کہ فسادات میں درندے اس وقت تک غفور اور اس کی بیوی پر قابو نہ پا سکے تھے جب تک گنگا کے ہوش و حواس برقرار رہے تھے۔ گنگا کے زخمی ہو کر بیہوش ہو جانے کے بعد ہی غفور کی بیوی کیساتھ وہ سب کچھ ہوا جسے دیکھ کر مریم اور سیتا کی روحیں لرز گئی ہوں گی ۔۔۔۔ !

فسادات کی آگ سرد پڑ چکی تھی۔ گنگا غفور کے گھر کی ہو کر رہ گئی تھی۔ تین معصوموں کی زندگی اس سے وابستہ تھی۔ لوگ اپنے کئے پر پشیمان تھے۔ اور گنگا اپنے پتر پریم کی جوت جلائے غفور کے معصوم بچوں کی پرورش کر رہی تھی۔ وہ دن بھر اپنے کھیت میں کام کرتا۔ گنگا، گھر میں کھانا تیار کرتی، بچوں کو گاؤں کے اسکول چھوڑ کر غفور کے لئے کھانا لے جاتی، کام میں اس کا ہاتھ بٹاتی، شام کو بچوں کو اسکول سے اپنے ساتھ لاتی، ان کے لئے کھانا تیار کرتی اور ان کے سو جانے کے بعد اپنے گھر جاتی تھی۔

ایک مسلمان بھائی اور ہندو بہن کے ناطے گہرے تعلقات پر بستی کے لوگ چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ غفور اور گنگا کی عدم موجودگی میں ان کے مقدس رشتے پر کیچڑ اچھالی جانے لگی۔ لیکن بستی کے لاتعداد مردوں اور عورتوں میں گنگا نے غفور کو راکھی باندھی تھی اور ہر سال باندھتی تھی اس لئے ان کی موجودگی میں کسی کو انگلی اٹھانے کی ہمت نہ ہوتی۔ لیکن یہ آگ سلگتی رہی۔ بات کب تک دبی رہتی۔ غفور اور گنگا کو بھی علم ہو گیا۔ غفور پر سکون رہا۔ وہ جانتا تھا کہ گنگا کی بے پناہ ہمدردیاں ایک دن گاؤں والوں کو جیتنے لگیں گی۔ مگر گنگا، بھوکی شیرنی کی طرح بپھر گئی۔ اس نے چیخ چیخ کر بستی سر پر اٹھا لی۔ اس نے سپنے میں بھی نہ سوچا تھا کہ بھائی بہن کے پوتر رشتے کو بھی واسنا کا رنگ دے دیا جائے گا۔ اس نے بستی کے ہر بھائی کا اس کی بہن سے ناجائز تعلق بتایا۔ وہ چلا چلا کر کہتی رہی کہ اگر میری پاک محبت میں واسنا ہے تو گاؤں کی ہر بہن کی اپنے بھائی سے محبت میں واسنا چھپی ہے ۔۔۔۔ ہر بہن کے پیٹ میں اس کے بھائی کے پاپ کی نشانی پل رہی ہے ۔۔۔۔ ! وہ دیوانی ہو گئی تھی ۔۔۔۔ وہ چیختی پھر رہی تھی ۔۔۔۔ لوگ ہنس رہے تھے ۔۔۔۔ اسے دھکے دے رہے تھے ۔۔۔۔ بچے اس پر پتھر پھینک رہے تھے ۔۔۔۔ کچھ پتھر اس کے سر پر پڑے ۔۔۔۔ وہ لہولہان ہو گئی ۔۔۔۔ غفور کو پتہ لگا تو وہ بھاگتا ہوا کھیت سے آیا اور اسے سہارا دے کر گھر لے گیا۔

اس رات گنگا بخار میں پھنکتی رہی۔ وہ تمام رات پاگلوں کی طرح چیختی رہی ۔۔۔۔ ہذیان بکتی رہی ۔۔۔۔ اور غفور اس کے سرہانے بیٹھا روتا رہا ۔۔۔۔ دروازے کے باہر بستی کے جوان لاٹھیاں لئے، گنگا اور غفور سے باہر نکلنے کا مطالبہ کرتے رہے ۔۔۔۔ بیہودہ، فحش اور گندے فقرے کستے رہے ۔۔۔۔ جو غفور کے جذبات مجروح کرتے رہے ۔۔۔۔ اس کے زخموں پر نمک پاشی کرتے رہے ۔۔۔۔ دروازے پر لاٹھیاں برستی رہیں ۔۔۔۔ !

صبح، جب گاؤں کے مندر میں گھنٹیاں بجنے لگیں، غفور نے بند دروازہ کھولا اس کی آنکھیں انگارہ ہو رہی تھیں وہ دروازے کا سہارا لئے کھڑا تھا۔ وہ آنسو اس کے رخساروں پر جم کر رہ گئے تھے۔

"میری بہن چل بسی ۔۔۔۔ ؟" وہ بڑبڑایا اور لڑکھڑا کر گر پڑا ۔۔۔۔ !

گنگا کی ذات برادری والوں نے لاش اٹھوا دی۔ غفور اپنے تینوں بچوں کے ہمراہ ارتھی کے پیچھے تھا۔ گنگا کا کوئی عزیز نہ تھا۔ اس لئے شمشان میں بچوں نے چتا کو آگ دی۔ لیکن چتا میں آگ نہ لگ سکی طرح طرح کے جتن اور کوششوں میں آدھا گھنٹہ صرف ہو گیا لیکن چتا آگ نہ پکڑ سکی۔ بستی والے کسی انجانے خوف سے کانپ کر رہ گئے۔

تب غفور کا گیارہ سالہ لڑکا آگے بڑھا۔ اس نے جلتی ہوئی لکڑی ہاتھ میں لے کر چتا میں رکھ دی اور دوسرے ہی لمحے چتا سے اٹھنے والے شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے اور لوگوں کے سر عقیدت سے جھکتے چلے گئے ۔۔۔۔ !

☆☆☆

ہائے رے بیچارہ 'کان'

ممتاز انور

قدرت نے انسانی جسم کو بہت معقول بنایا ہے اور جسم کا ہر حصہ اپنی ساختیات کے اعتبار سے موزوں اور قابل قدر ہے یعنی ہر عضو اپنی جگہ مناسب ہے پھر بھی پورے وجود کو اگر تین الگ الگ زاویوں سے پرکھا جائے تو پہلا سر کا حصہ دوسرا گردن سے کمر تک کا حصہ اور تیسرا کمر کے نیچے تک کا حصہ اپنی نمائش کا موجد ہوگا یہاں یہ بتا دینا لازمی ہے کہ ان تینوں حصوں میں سر کا حصہ یعنی گردن کے اوپر کا حصہ ہی اصل شناخت ہے لیکن یہ پارٹمنٹ بہت حساس ہے اور خارجی صورتحال سے کئی سمجھوتے کا مزاج نہیں رکھتا خواہ آنکھ ہو یا دانت، جبڑا ہو یا منہ، ناک ہو یا کان، دیکھا جائے تو اس ڈپارٹمنٹ کو انداز دلبری حاصل ہے اور چہرے کا حصہ اپنے آپ میں زعفرانی لئے ہوئے ہے لیکن ناک اور کان تو سرکار میں آئی ہوئی اس جماعت کی طرح ہیں جس کی کوئی کل سیدھی نہیں ہوتی اور اردو کے تلفظ اور املا میں بھی ان کی ہیئت ایک ہی ہے وہی تین حروف کی سلطنت یعنی ناک سیدھے پڑھیں تو ناک کا الٹی شغف ہے اور غالباً یہی وجہ ہے کہ ان دونوں اعضاء کے لئے ڈاکٹر بھی خاص ہوتے ہیں جنہیں ای این ٹی ڈاکٹر کہتے ہیں مطلب ناک، کان اور گلے کا ڈاکٹر۔

اب یہاں دیکھئے کہ ناک اور کان کے ساتھ گلے کی بھی کیا کیا گلی ہوئی ہے۔ ویسے بھی ناک اور کان حقیقتاً گردن کے گلے پڑے ہیں ورنہ ان میں گلے کے لئے کوئی باقاعدہ جگہ کہاں ۔۔۔۔؟

اس سلسلے کو بحال رکھتے ہوئے دیکھا جائے تو ناک سے جڑی کئی پارلیمنٹ ختم کرتی ہے ناک میں دم کرنا، ناکوں چنے چبوانا، ناک کٹنا وغیرہ وغیرہ اور یہی عضو کان کا بھی یہی حال ہے فی زمانہ کان کھانا، کان کھینچنا، کان بجنا، کان پر جوں نہ رینگنا، کان پھوڑنا وغیرہ تو روز مرہ کی بول چال میں ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ ناک اور کان کی دوری ہی کتنی ہے۔ اس سلسلے میں مجھے یاد آیا کہ ایک ادیب دوست نے مجھ سے سوال کیا کہ ناک سے پورے کان پوری دوری کیا ہے اور اس سوال پر میں ناک پر کو گیوں سمجھ کر کیلو میٹر کے حساب سے جوڑ گھٹاؤ میں لگ گیا تو اس نے مسکرا کر اپنی بالشت کان کی طرف لے جاتے ہوئے کہا یا ایک بالشت کی دوری ہے اور کھکھلا کر ہنس پڑا۔ میں نے اس جغرافیائی بذلہ سنجی پر اپنی خفت چھپانے میں ہی آبرو سمجھی۔

ویسے تو آنکھوں سے لیکر ٹانگ تک کیلئے بھی بہت کچھ عجیب و غریب محاورات ہیں لیکن کان کا تو جواب ہی نہیں ان میں درج بالا محاورات ایسے ہیں جو نادر و کھٹے ہوئے آنکڑے کی طرح ہیں۔ اب غور کریں کہ 'کان کھینچنا' اور 'کان پکڑنا' جیسے محاورات اپنے آپ میں عجیب ہیں کہ کس کا کان پکڑنا خود کا یا دوسرے کا، پھر کس کیلئے اتنی آسانی کہاں فراہم ہے کہ کان تک ہاتھ پہنچے وہاں تک ہاتھ جاتے جاتے تو ہاتھا پائی کی نوبت آسکتی ہے شاید اسکولوں کی استادی عادات نے اپنے شاگردوں کے سزا کے طور پر کان کھینچ کھینچ کر تو آتے اس محاورے کو زندہ رکھے ہوئے ہے لیکن "کان کھانا" جیسا محاورہ تو بڑا اعتبار سے حیران کرتا ہے کہ بھلا کان بھی کوئی کھانے کی چیز ہے لیکن مطلب بتاتا ہے کہ پریشان کرنا کا کیا تعلق۔

یہ تو اب دیکھئے 'کان پر جوں نہ رینگنا' وہ صاحب عجب بات ہے کان کیا بالوں کی بھیڑ لئے ہوئے ہے کہ اس میں جوں رینگنے کی بات سوچی بھی جائے اگر محاورے میں 'کھٹے پر جوں نہ رینگنا' کہا جاتا تو بات کس حد تک سمجھ کے لائق بھی ہوتی لیکن زندہ روایت بھی چونکانے کیلئے کتنی تیار رہتی ہے میری سسرالی رشتہ داری میں ایک صاحب ہیں جن کے سر پر گھنے بال زرخیز کھیت کی مانند ہیں مگر ان کی عرفیت ہے "گنجا" جبکہ میری شناسائی میں کئی لوگ ایسے بھی ہیں جن کے سر بیچارے بالوں کی حسین کھیتی سے یکسر محروم ہیں پھر بھی انہیں کیا مجال کہ کوئی سر کے حوالے سے بات بھی کر لے انہیں 'گنجا' کہنا تو دور کی بات ہے۔

کان کو اپنی حساسیت پر شرم بھی آتی ہوگی کہ نہ جانے کیا کیا آوازوں کی معرفت اس تک پہنچتا رہتا ہے کوئی کسی پر خفا ہوا تو کان چوکنا ہو جاتا ہے کہ اب مغلظات ملاحظہ کرنے کی گھڑی آنے والی ہے اچھی اور بری ہر طرح کی آوازیں کان کا مقدر ہیں جس جس آوازیں، بھدی آوازیں، سریلی آوازیں، بے سری آوازیں، دبی آوازیں، کھردری آوازیں، نرم آوازیں، تیز آوازیں یہاں تک کہ زوردار آوازیں بھی کان کو سہنا پڑتا ہے لیکن ایسے میں کسی نے آہستگی سے اگر کام لیا اور کان سے بات کی ہوا تو سیدھے کسی امپائر کے فیصلے کی طرح نتیجہ آیا اسے بہرہ ہے گیا۔

کان کی بھی عجب قسمت ہے کہ کسی نے زرا سی بات کی تو سنا گیا 'ابھی کان کے پیچھے ایک الگ کا اب لگے کون سمجھائے کہ یہ کان ہے کوئی باغ نہیں کہ جب جی چاہا اس کی چھاؤں میں جگہ تلاش کرنے میں لگ گئے اور پھر سرا رہنے کیلئے یہی ادنیٰ جگہ نصیب ہوئی کیا؟ ہاں بجلی ادب میں ایک لفظ ہے 'کان کا' جس کا مطلب ہے واہیت اور کسی بھی فریاد سے غافل رہنے والا شخص لیکن جب کہا جائے کہ اس جلوس میں ہاتھ کانا ' کان کا ہر طرح کے لوگ تھے تو اس کا مفہوم ہی بدل جاتا ہے اب یہاں غلام کے ساتھ جابر کا تصور بھی جاگ جاتا ہے گویا کان بھی ایک علامت ہے انسانی تہذیب اور وقار کی جس سے مفر نہیں۔ فی زمانہ کان کو بڑی ناز کی نخرے سہنا پڑتی ہیں بچپن کے کان نے ماں کی ضرب کی جوانی کے کان نے گنگی تاپ کی مصیبت جھیلی تو بڑھاپے کے کان نے وزنی چشمے کا بوجھ سہا صرف یہی نہیں اکیسویں صدی نے کورونا کی کہانی جو سنائی تو کان پر ماسک کا بھاری اور چھوٹے بڑے ماسک نے اپنے دباؤ سے محافظت کا سگنل دے دیا ہوں یوں بھی کورونا کا یا اسی قسم کی کسی چونکا دینے والے معاملات کا ذکر ہوتے ہی اکثر ان کی وضاحت میں لوگ فرمانے سے کہہ دیتے ہیں کہ "اتنا سنتے ہی میرے کان کھڑے ہو گئے" لیکن میری سمجھ میں یہ بات آج تک نہیں آئی کہ کان کو کھڑا ہوتے کس نے دیکھا ہے جناب یہ بیچارہ بیٹھا ہی کب تھا کہ کھڑے ہونے کی بات کی جائے مگر کان تو پھر کان ہے اسے سب کا سنتا ہے اور خاموش رہتا ہے کیونکہ دوسری کوئی صورت بھی نہیں!!

غزلیں

ایاز خان ایاز

جب تجھ سے جدا ہو کے بچھڑ جائے گا ایاز
دیوانہ ہو کے گھر سے نکل جائے گا ایاز
تکمیل اسی وقت محبت کی بھی ہوگی
جس وقت محبت کا صلہ پائے گا ایاز
تقدیر پہ روئے گا یہ ناکام محبت
جب گلشن ارمان اجڑ جائے گا ایاز
جب جشن چراغاں منائے گی یہ دنیا
اس وقت دیا دل کا بھی جل جائے گا ایاز
ہرگز نہ پہنچ پائے گا منزل پہ وہ راہی
گر راہ محبت سے بھٹک جائے گا ایاز
پلکیں میں بچھائے ہوئے بیٹھا ہوں ابھی سے
ہے اس کا یقیں وہ کبھی تو آئے گا ایاز

کلیم آذر

کسی نے اس کو تو دیکھا نہیں ہے
مگر اس کا کہاں جلوہ نہیں ہے
اٹھائی جس نے میرے فن پہ انگشت
مرے اسلوب کو سمجھا نہیں ہے
گھمنڈ اس کا تو ٹوٹے گا یقیناً
ہوا کے رخ پہ جو چلتا نہیں ہے
بکاؤ رہنما کی طرح میں نے
ضمیر اپنا کبھی بیچا نہیں ہے
میں اس کے حکم پہ سر خم کروں کیوں
امیر شہر ہے آقا نہیں ہے
غرور اس کو ہے اپنے فن پہ یارو!
وہ دریا ہے مگر گہرا نہیں ہے
بھلا نہ پائے گا اس کو زمانہ
ترے آذر کا کیا چرچا نہیں ہے

اشرف یعقوبی کی شاعری

مضطر افتخاری ۔ کولکاتا

اردو شاعری بالخصوص غزل اپنا ایک مزاج رکھتی ہے۔ اس کی اپنی ایک تاریخ ہے۔ مواد و ہیئت کے اعتبار سے اس نے مختلف ادوار کا سفر کیا ہے۔ بدلتے ہوئے وقت کے ساتھ رونما ہوتی ہوئی تبدیلیوں کو بھی اپنایا ہے۔ آج اردو غزل کا کینوس اس قدر وسیع ہو چکا ہے کہ انسانی نفسیات کی کوئی گرہ ہو، انفرادی و اجتماعی زندگی کی کوئی واردات ہو غزل اس کا احاطہ آسانی سے کر لیتی ہے۔

فارسی میں غزل گوئی قصیدے کی تشبیب سے وقوع پذیر ہوئی اور ایک نئی صنف کے روپ میں جلوہ گر ہوئی۔ اردو میں اس کا ورود ہوا تو یہ ادب نوازوں کے دلوں پر حکومت کرنے لگی۔ اس نے ہر موضوع کو اپنی گرفت میں لیا۔ عصری حسیت کو اپنے قالب میں ڈھالا اور استعارے اور کنائے کی مدد سے مسائل حیات کی ترجمانی کرنے لگی لیکن 1857ء کے بعد ادبی تنقید کا عمل شروع ہوا تو غزل پر اظہار خیال کرنے والے ناقدین دو گروہ میں منقسم ہو گئے۔ ایک نے فکر و فن اور ہیئت و موضوع کی روشنی میں اس کے محاسن بیان کئے تو دوسرے نے اپنی منفی سوچ سے اس پر تحت الفاظ میں تنقید کی اور اس کی ریزہ خیالی کو اس کا عیب گردانا۔ تنقید اس انتہا کو پہنچی کہ کلیم الدین احمد نے غزل کو "نیم وحشی صنف سخن"، ع۔ انصاری نے "اردو زبان کی بے آبروئی" اور اختر الایمان نے غالب کے بعد کی غزل گوئی کو صرف "بازگوئی" قرار دیا۔

غزل کے معترضین میں زیادہ تعداد ایسے ناقدین کی ہے جو بیک وقت خود شاعر بھی تھے لیکن وہ اچھی غزل کہنے پر قدرت نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے غزل کے خلاف محاذ آرائیاں شروع کر دیں اور اس تگ و دو میں لگ گئے کہ کسی بھی طرح اردو زبان و ادب سے غزل کے نام و نشان کو مٹا دیا جائے۔ حالانکہ ریزہ خیالی ہی غزل کی خوبی ہے، دو مصرعوں میں معنی آفرینی اس کا فن ہے۔ رشید احمد صدیقی نے غزل کو اردو شاعری کی آبرو کہا تھا جبکہ موجودہ حالات میں غزل اردو زبان و ادب کی آبرو بن کر جاری ہے۔ آج اردو غزل کی تقلید میں انگریزی، ہندی، پنجابی، تیلگو اور بنگالی زبانوں میں غزلیں لکھی جا رہی ہیں۔ اس کی مقبولیت کا سورج ہر سمت چمک رہا ہے۔ ہر شاعر غزل کا اسیر ہوتا جا رہا ہے۔ انہی اسیروں میں ایک نام کلکتہ کے شاعر اشرف یعقوبی کا بھی ہے جن کی غزلوں میں عصر حاضر کی غیر سالم تہذیب کا تمام آشوب و انتشار اس انداز سے ابھر رہا ہے کہ بھیڑ میں دور سے پہچان لئے جاتے ہیں۔ اشرف یعقوبی نعت، قطعہ، نظم، غزل جیسی اصناف سخن میں اپنی تخلیقی اپج اور آفرینی کاری، ہنر وری، فنکاری اور سحرکاری، جمال و جلال اور کمال کے خوب خوب جوہر دکھا رہے ہیں۔ ان کی غزلیہ شاعری کے لہجہ اور اسلوب ایک خوشگوار تاثر پیش کرتے ہیں:

اب آگ کا دریا نہیں دریائے محبت
کاغذ کی لئے ناؤ اتر جاؤ گے تم بھی
مسلط زندگی کے سر پہ ہیں اب خوف کے سائے
جئے بے خوف ہو کر جو، کوئی ایسا نہیں ملتا
بیٹیاں سیتا کی، پھر زد میں تشدد کی ہیں
صدی مجھ کو تو راون کی صدی لگتی ہے
گھائل نہ کر سکا کوئی تیر نظر ہے
بد صورتی بھی ڈھال ہے میرے خیال میں
بدن سونے کا لے کر آپ آئے ہیں کہاں اشرف
یہ بازار محبت ہے یہاں کھوٹا ضروری ہے

روایت کے اتباع کے باوصف بیان کی سطح تک، لفظیات و تراکیب کی فرسودگی سے بھی موصوف اپنا دامن پاک و صاف رکھتے ہیں۔ دقاقت، ثقالت و پیچیدگی سے انہیں دور کا بھی علاقہ نہیں۔

اشرف یعقوبی راست بیانیہ کے علاوہ بوقت ضرورت استعارات، تشبیہات اور علامت کو بھی اپنی زبان بنا لیتے ہیں۔ جبکہ ان کے استعارے دور از کار و اقتدار نہیں ہوتے اس لئے ان کے شعری مفاہیم کو ترسیل و ابلاغ کے مسئلے سے دو چار ہونا نہیں پڑتا ہے۔

یہ کون رتھ کی سواری پہ شہر سے گزرا
لہولہان ہے شاعر لہو لہو ہے غزل
کیا عجب رات کے جنگل سا اس شہر میں
ہر طرح کے جانور نکلیں گے چارہ ڈھونڈنے
پختہ یقین والے زمیں سے لگے رہے
ذرے ہوا کی شہ پہ گئے آسمان میں
گرداب پل رہا ہے سفینے کی گود میں
الزام رکھ رہی ہے ہوا بادبان پر
بارہا دیکھا ہے سورج کی طرف داروں کو
وقت پر رات بھی وہ اوڑھ لیا کرتے ہیں

عصری و سماجی مصائب اور مسائل و وسائل کے حوالے سے اشرف یعقوبی اپنے گہرے مشاہدات، قلبی واردات اور وسیع تجربات کو جذبات سے آراستہ کر کے بزبان اظہار عصر حاضر کی زندگی کا حقیقی منظر نامہ پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

گواہی دیتے ہیں بوجھل قدم کنیزوں کے
نہ پوچھ کیسے حویلی میں رات کٹتی ہے
نیا بھارت کا نعرہ بورڈ پر لکھا ہوا دیکھا
جہاں اکثر بھکارن دھوپ میں روٹی سکھاتی ہے
کمائیں نیکیاں جس جس نے اس کا نام لکھا ہے
بھکارن کیا بتائے گود میں کس کس کا بچہ ہے
نئی شادی کریں گے مہر دے کر چھوڑ جائیں گے
گریں گے اس قدر شیخ عرب معلوم تھا کس کو
کھنکنے کی صدا بچوں کے اس کے گھر سے بھی آئے
کبھی اے کاش سکوں کی کھنک مزدور تک پہنچے

اشرف یعقوبی گزشتہ چار دہائیوں سے گیسوئے فن سنوار رہے ہیں۔ اس عرصے میں کہی ہوئی غزلوں اور نظموں کو انہوں نے اردو اکیڈمی کے مالی تعاون سے کتاب بند کروا دیا ہے جن میں پہلی کتاب "سرخ آنچ پرندہ" (2008) اور دوسری "پاگل ہوا پردے میں ہے" (2015) ادبی حلقے میں شہرت و مقبولیت حاصل کر رہی ہیں۔ تیسرا شعری مجموعہ بنام "کھڑکی سے باہر کی دنیا" اشاعت کے مرحلے میں ہے۔ اپنی گفتگو کے اختتام پر اشرف کے چند شعر اور پیش کرتا ہوں:

ہر لمحہ میرے ساتھ مسائل کی بھیڑ ہے
اب میں تمہارے شہر میں تنہا نہیں رہا
چمن میں آکے اسے چومنے لگی تتلی
غزل کا شعر جو پتھر پہ لکھ دیا میں نے
ابھی تک شہر کے شعلوں کا منظر یاد ہے اس کو
کہ اب چولہا بھی جلتا ہے تو بچہ کانپ جاتا ہے
جو کل تک کھیلتی تھی اپنے آنگن میں کھلونوں سے
کھلونا بن کے وہ خود آج کیوں بازار تک پہنچی
نہ جانے کتنے اندھیروں کے ہاتھ سے گزری
غریب وقت کی دلہن نئی سحر کے لئے

اشرف کی شاعری زندگی کی دردمندی کا احساس ہے۔ وہ جس زمانی اور مکانی حدود میں رہتے ہیں ان میں درپیش مسائل کو اپنی شاعری میں بڑی مہارت اور سلیقے سے بیان کرتے ہیں۔ ان کی شاعری اپنے قاری کو کیف و سرور سے سرشار کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔ وہ کسی ایک نہج پر گفتگو نہیں کرتے بلکہ اپنے شعری اظہار سے انسانی زندگی سے وابستہ مختلف موضوعات پر گفتگو کرنے کا ہنر رکھتے ہیں۔ موضوعات کا تنوع ان کے نظام فکر کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے اپنے احساسات و تجربات کی تخلیق گری میں مکمل حسیت کے ساتھ غزل کے فنی احترام اور اصول و ضوابط کو بھی سنبھالے رکھا ہے۔

تحقیق و جستجو کی آبرو ڈاکٹر محمد منصور عالم

احمد وکیل علیمی

مغربی بنگال میں اردو اور فارسی ادب کی تحقیق و جستجو کے حوالے سے اگر کوئی قابل ذکر نام ہے تو وہ نام استاد محترم ڈاکٹر محمد منصور عالم کا نام ہے۔ منصور صاحب کی تازہ کتاب "فکر و تحقیق" بھی اسی پس منظر کا متقاضی ہے۔ یوں تو اس کتاب میں مختلف عنوانات کے نام سے خامہ فرسائی کی گئی ہے۔ لیکن وحشت کلکتوی کو میں نے بھی بحث کا موضوع اس لیے بنایا ہے کہ وحشت سے بے اعتنائی کا بے لاگ ذکر منصور عالم صاحب نے بھی کیا ہے۔ وحشت کلکتوی کو مغربی بنگال کی شاعری کی آبرو اور عظمت کہنے سے احتراز کیا جائے تو اس سے بڑھ کر بنگال کی اردو شاعری کے لیے دوسری بڑی مثال پیش کرنے سے ہم قاصر رہیں گے۔ بنگال کی اور اردو کی خوش بختی ہے کہ بنگال میں وحشت کلکتوی جیسی شخصیت پیدا ہوئی اور بنگال کی بدبختی بھی ہے کہ ایسی عظیم شخصیت ہماری ناقدری، استحصال اور کسی حد تک چشم پوشی کا شکار رہی۔ اس بات کا قلق استاد محترم ڈاکٹر محمد منصور عالم کو ہے کہ ایک بھی اردو، فارسی فنکاروں نے اہل نظر اور حفظ مراتب ہونے کا ثبوت نہیں دیا۔ ڈاکٹر منصور عالم صاحب نے اپنے 14 صفحات کے مقالہ میں اس کی اور ناقدری کا شدت سے احساس دلایا ہے کہ ہم اہل اردو وحشت کلکتوی کی شاعرانہ عظمت کے تعلق سے تغافل شعار ثابت ہوئے ہیں اور وحشت کے حوالے سے ہماری غیرت، ذہنیت اور ہماری فراست آج بھی بنگال کے متفحصین کے لیے سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ ہم اہل ادب بڑے طمطراق سے وحشت کی ناقدری کے حوالے سے ان کا یہ شعر پڑھتے رہتے ہیں کہ:

خیال تک نہ کیا اہل انجمن نے بھی
تمام رات جلی شمع انجمن کے لیے

ہم بس لکھنے تک ہی محدود رہ گئے۔ ان کی ناقدری کی تلافی کے لیے کسی بھی قسم کی کوشش نہیں کی گئی۔ ہم جیسے متقل محب وحشت کلکتوی جیسی نابغۂ روزگار شخصیت کی قابلیت اور صلاحیت کے بارے میں اگر کچھ لکھیں تو اردو ادب کے لیے "لقمان کو حکمت سکھانا" والا محاورہ صادق قرار دیا جائے گا۔ وحشت کلکتوی کو ان کا حق و مرتبہ نہیں دینے کا شکوہ نظر انداز کرنے کے قابل بھی نہیں ہے۔ اس لیے کہ جس شاعر کو "غالب دوراں اور ساحر بنگالہ" جیسے فاخرانہ القابات اور خطابات سے نوازے جائیں، وہ کم اہمیت کے حامل نہیں ہیں۔ رام بابو سکسینہ کی کتاب میں بھی ان کی خدمات سے چشم پوشی کی گئی۔ "مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید" کے مصداق اعجاز حسین نے وحشت کی خلاقانہ اور عالمانہ صلاحیت کو بھانپتے ہوئے اپنی کتاب "تاریخ اردو ادب" میں ان کو شامل کیا۔ "قدر مردم بعد مردن" والی بات بھی وحشت کے ساتھ ہوتی تو گوارہ ہوتا لیکن وحشت کی زندگی میں اور وحشت کی وفات کے بعد بھی اہل اردو کی ذہنیت اخلاقی پستی اور ابن الغرضی کا شکار رہی۔ ہر سال متعدد موضوعات پر یونیورسٹی میں تھیسس کو منظوری دی جاتی ہے۔ اردو والوں کی تو اپنی باری کی قطاریں لگی رہتی ہیں کہ کب ان کے موضوع کو منظوری حاصل ہو اور وہ بھی ڈاکٹریٹ کا تمغہ حاصل کر سکیں۔ اسی لیے منصور صاحب نے درست لکھا ہے کہ "یونیورسٹی کے اساتذہ کرام نے بھی اس طرف توجہ نہیں فرمائی کہ اس شاعر کی خدمات کو پی ایچ ڈی کا موضوع بنایا جائے۔"

اردو، فارسی اور انگریزی ادب کے ارباب قلم میں اپنی حیثیت منوانے والے وحشت کے ساتھ واقعی تقدیم و تاخیر جیسی حتمی صفات، ذہنیت اور تنگ نظری کا دخل ہے۔ ارباب سخن کو اگر اپنے ہی علاقے میں نظر انداز کر دیا جائے تو کسی فنکار کے لیے یہ سلوک انتہائی تکلیف دہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹر منصور عالم نے ایک جگہ لکھا ہے: "وحشت کو اہل بنگال کی ناقدری اور بے اعتنائی کا احساس ساری زندگی رہا۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے بارہا اپنے اردو اور فارسی کے اشعار اور ارشادات میں بنگال کی ناقدری اور سرد مہری کا رونا رویا ہے اور پنجاب کی قدر شناسی پر اپنی مسرت کا اظہار کیا ہے۔"

عظیم المرتبت فنکار کسی مخصوص علاقے تک محدود نہیں ہوتا اور نہ ہی اسے مقید کیا جانا چاہیے۔ ایسا اسی وقت ہوگا جب اہل وقت وسعت نظر، مخلص اور منصف ہوں گے۔ وہ سمندر کے پانی کی طرح آب رواں کی مانند ہوتا ہے۔ اسے کسی مخصوص مقام کے لیے قید کر دینا حماقت ہے اور ناانصافی بھی۔ اردو کے ساتھ فارسی کی خدمت کرنے والا فنکار بلا شبہ کسی مخصوص ریاست یا صوبے کا نہیں ہو سکتا۔ ڈاکٹر منصور صاحب لکھتے ہیں۔

"جس شخص نے ساری زندگی اردو اور فارسی زبان و ادب کی خدمت کی، اہل بنگالہ نے انہیں صوبائی شاعر بنا کر رکھ دیا۔"

حماقت اور تعصب کی عینک اسی طرح اگر ہماری چشم نادیدہ سے چپکی رہی تو وحشت کے بعد کے شعرا کو ہمارا ادب کس خانے اور زمرے میں رکھے گا، اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ بنگال کی بات کی جائے تو وحشت کلکتوی کے بعد پرویز شاہدی، اعزاز افضل، سالک لکھنوی، علقمہ شبلی اور قیصر شمیم وغیرہ کا تذکرہ بھی کرنا پسند کیا جائے گا؟ نہیں، کہا نہیں جا سکتا۔

وحشت کی فارسی شاعری کی طرف بھی ڈاکٹر منصور صاحب نے توجہ دلا کر پی ایچ ڈی کرنے والوں کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ منصور صاحب کے مطابق وحشت کی صلاحیت اور جوہر کا اندازہ ان کی فارسی شاعری سے بھی ہوتا ہے۔ لیکن اردو والوں کی طرح فارسی والوں نے بھی وحشت کے فارسی کلام کی جانب توجہ نہیں دی۔ جبکہ منصور صاحب لکھتے ہیں۔ "شکر ہے کہ پروفیسر طاہر رضوی کے توسط سے وحشت کا فارسی کلام آج بھی بغداد، عراق، ایران اور مشرق وسطی کی لائبریریوں میں پہنچ کر کسی ایرانی دانشور کی نگاہ کرم کے انتظار میں ہے۔" وحشت کلکتوی کی مختلف خصوصیات میں اردو شاعری، فارسی شاعری کے علاوہ انگلش کی بہترین صلاحیت اور اردو نثر کی صلاحیت اور مکاتیب وحشت نے ان کو نابغۂ روزگار ہونے کا اعزاز بخشا ہے۔ یہ اطلاع باعث انبساط ہے کہ ڈاکٹر محمد منصور عالم نے لکھا ہے کہ خطوط کی تعداد تقریباً بارہ سو ہوگی۔

منصور صاحب نے خدا لگتی بات بھی ہے اور فارسی کے حوالے سے وہ خود کو بھی مجرم کے کٹہرے میں کھڑا کرنے میں قباحت یا عار محسوس نہیں کیا کہ انہوں نے بھی وحشت کی فارسی شاعری کی خدمات پر توجہ نہیں دی۔ بنگال کے کسی اور فنکار پر تو نہیں لیکن وحشت کے تعلق سے یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ وحشت آفاق گیر فنکار تھے، لیکن وحشت آرزو گور میں لیے اور ابدی کوچ کر گئے۔

ڈاکٹر منصور عالم کا یہ مضمون اہتمام جہت کا متقاضی ہے۔ تحقیق کے میدان میں آپ ارباب وفا میں شمار کیے جاتے ہیں گے۔ آپ نے عرق ریزی اور تحقیق کے بعد یہ مضمون سپرد قلم کیا ہے۔ اب ارباب قلم کی ذمہ داری بنتی ہے کہ تکلفات رسمی سے بالاتر ہو کر "وحشت کلکتوی" کو پی ایچ ڈی کا موضوع بنا کر فرمان واجب الاذعان سمجھا جائے۔

ڈاکٹر محمد منصور عالم تحقیق و جستجو کے کاز کے تعلق سے ایک معتبر فنکار اور ارباب وفا میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی تازہ کتاب "فکر و تحقیق" گیارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ تمام موضوعات باصرہ نوازوں کے لیے اپنی جگہ قابل قدر اور انمول ہیں۔ درس و تدریس اور تحقیق کی دنیا سے منسلک افراد منصور صاحب کو آنکھوں پر جگہ دیتے ہیں۔ اللہ کرے منصور عالم صاحب اپنی ہر وہ مراد پوری کرنے میں کامیاب ہو جائیں جن کی تشکیل کی آرزو کی قندیل ان کی امیدوں کو فروزاں کرنے کا سبب بنی ہوئی ہیں۔

یاد رفتگاں: مرحوم پروفیسر خواجہ مجیب الحق

خواجہ احمد حسین

سرزمین مغربی بنگال علمی و ادبی اعتبار سے ہر دور میں زرخیز رہی ہے۔ علمی و ادبی شخصیات کا جب آپ مطالعہ کریں گے تو چند ایسے نایاب ادب کے جواہرات سے آپ متعارف ہوں گے جن کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ ان میں سے کچھ تو منظر عام پر خوب شہرت حاصل کی اور کچھ گمنام زندگی گزار کر دنیا سے رخصت ہو گئے۔ انہی چند گمنام اہم شخصیات میں مضافات کانکی نارہ سے تعلق رکھنے والے پروفیسر خواجہ مجیب الحق مرحوم بھی ہیں۔ آپ علم و ادب کے مشترکہ روشن چراغ تھے 1960 میں آپ نے West Bengal education service کا امتحان پاس کیا اور 6 مارچ 1961 کو دارجلنگ گورنمنٹ کالج میں Department of Philosophy میں بطور لیکچرار جوائن کیا۔ آپ کانکی نارہ کے پہلے اردو داں شخص تھے جنہوں نے سرزمین بنگال کے کسی سرکاری کالج کے پروفیسر بننے کا شرف حاصل کیا تھا۔ اس سے قبل آپ 2 جنوری 1960 کو حمایت الغربا اسکول، 25 اپریل کو ضیاء برج ہائی اسکول میں درس و تدریس کے فرائض انجام دے چکے تھے۔ 1967ء میں دارجلنگ گورنمنٹ کالج سے آپ کا تبادلہ مولانا آزاد کالج کلکتہ میں ہوا۔ آپ NCC آفیسر بھی رہے اور لفٹنٹ کے عہدے تک پہنچے۔ ساتھ ہی ساتھ کلکتہ کے بیکر ہاسٹل کے Supper بھی بنائے گئے۔ وہ زمانہ Nexalite کا تھا۔ طالب علموں پر آپ کی پکڑ بہت مضبوط تھی۔ بقول پروفیسر سلیمان خورشید مرحوم "سر" بہت سخت Administrator تھے اور پرنسپل ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ کلکتہ اور مضافات کے اردو اور فارسی شعبہ کے استاد بھی آپ کی اردو اور فارسی ہیڈ ماسٹر دانی کے قائل تھے۔ پروفیسر شاہدی، پروفیسر عبدالرؤف، ڈاکٹر جاوید نہال، پروفیسر اعزاز افضل، منصور ملک، ڈاکٹر محمد امین، حشم الرمضان، محمد حشم الدین چیئرمین گارڈن ریچ سے آپ کے گہرے تعلقات تھے۔ مولانا آزاد کالج میں منعقدہ 1970 کے ایک اردو سیمینار میں ڈاکٹر محمد حسن (دہلی) سے آپ کی زوردار بحث ہوئی تھی۔ جس کا ذکر اعزاز افضل صاحب نے مجھ سے کیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ پروفیسر مجیب تھے تو فلسفہ کے استاد مگر اردو اور فارسی پر ان کی پکڑ بہت مضبوط تھی۔ ڈاکٹر حسن کو قائل ہونا پڑا تھا موضوع "اقبال" تھے۔ پروفیسر مجیب کو "اقبالیات" کا گہرا مطالعہ تھا۔ جس کے ہم سب قائل تھے۔ مولانا آزاد کے طرح مشاعرے کے Souvinior میں تصویر کے ساتھ ان کے نگارشیں شائع ہوئیں، اچھی نظمیں کہتے۔ بچوں کے لئے بے شمار خوبصورت نظمیں لکھیں مگر اخباروں میں شائع کرانے سے گریز کرتے۔ فیروز عابد جو ان کے چھوٹے بھائی مرحوم وحید عرشی کے ہم جماعت و دوست تھے انہوں نے ان کی ایک نظم حاصل کر کے محبت سے شائع ہونے والا رسالہ "شاعر" میں شائع کروا دیا تھا۔ نظم کا عنوان تھا "خدا انکار نہیں ہے۔" خوب پذیرائی ہوئی تھی۔ انہوں نے مختلف موضوعات پر ان گنت مضامین بھی لکھے تھے۔ سنسکرت اور عربی کے بھی ماہر تھے۔ ایک ڈکشنری ترتیب دی جو آج بھی ان کے بیٹے خواجہ معین الحق سیکی اسسٹنٹ کنٹرولر آف اگزامنیشن پریسیڈنسی یونیورسٹی کے پاس محفوظ ہے مگر شائع نہ ہو سکی۔ اس کے علاوہ بچوں کی ان گنت نظمیں ان کی خوبصورت تحریروں کی شکل میں آج بھی محفوظ ہے۔ بلا کے ذہین انسان تھے۔ انگریزی، حساب سنسکرت کو گھول کر پی چکے تھے۔ تاکی گورنمنٹ کالج میں کچھ دنوں تک سنسکرت کا کلاس لیا تھا۔ مولانا آزاد کالج کے بعد آپ کا تبادلہ باراسات گورنمنٹ کالج 1974 میں ہوا۔ اس کے بعد 1980 میں تاکی گورنمنٹ کالج میں آخری تبادلہ ہوا۔ 23 اگست 1983 کو آپ نے کلکتہ کے P.G.Hospital میں آخری سانس لی اور بھاٹ پاڑہ قبرستان میں بعد نماز عصر اپنی آخری آرام گاہ میں جا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لیٹ گئے بقول شاعر:

برگد کی پر خلوص ہواؤں میں بس گیا
آخر وہ شہر چھوڑ کر گاؤں میں بس گیا

آپ کی پیدائش 2 دسمبر 1937 کو کانکی نارہ میں ہوئی۔ مولانا آزاد کالج سے بی اے (آنرس) فلسفہ اور M.A کلکتہ یونیورسٹی سے کیا۔ آپ Indian Philosophy Association کے لائف ممبر اور Ando Arab Cultural Association کے مستقل رکن بھی رہے۔ 1975ء میں آپ نے انگریزی کے ذریعہ عربی بول چال کی کتاب "العربیہ" لکھی جس کو دار الاشاعت کلکتہ نے شائع کی اور اس کتاب کا اجرا مرحوم پروفیسر اعزاز افضل کے ہاتھوں کانکی نارہ میں ہوا تھا۔ موصوف بیک وقت اردو، ہندی، بنگلہ، فارسی، عربی، جرمن زبان کے ماہر تھے۔ صف اول کے انگلیز شاعروں کی نظموں کا ترجمہ اردو میں کیا تھا جو اب بھی ان کی فائل میں موجود ہے۔ موصوف نام و نمود سے کوسوں دور رہے۔ لگ بھگ چالیس سال قبل بھاٹ پاڑہ کے ایک مشاعرہ کی صدارت کی تھی۔ کانکی نارہ کے مخصوص علمی و ادبی جلسوں میں شرکت کرتے۔ حمایت الغربا اسکول کانکی نارہ کی مجلس انتظامیہ کے ایک بار PIE کوٹہ سے ممبر بھی رہے۔ پروفیسر خواجہ مجیب الحق کے بعد مضافات کانکی نارہ جگتدل سے ڈاکٹر محمد منصور عالم کو مولانا آزاد کالج پروفیسر بننے کا شرف حاصل ہوا۔ پروفیسر وحید عرشی جو کانکی نارہ کے پہلے گولڈ مڈلسٹ تھے موصوف کے چھوٹے بھائی تھے اور جواں سال معروف شاعر مرحوم خواجہ جاوید اختر موصوف کے سگے بھانجے تھے۔ موصوف شطرنج کے نہ صرف اچھے کھلاڑی تھے بلکہ ایک کتاب بھی شطرنج پر لکھ ڈالی۔ سگریٹ خوب پیتے تھے۔ تالاب سے مچھلی مارنے کا شوق بھی تھا۔ چھٹی کے اوقات میں مچھلی کے شکار کیلئے دور دور کا سفر کرتے۔ ان کی بے شمار بچوں کی نظموں میں سے صرف ایک نظم آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ عنوان ہے "اسکول"

ہم اسکول میں جائیں گے۔ اسکول ہماری منزل۔ تاریخ اور ادب سیکھیں گے۔ سائنس اور حساب۔ مدد ہمیں۔ استاد کریں گے۔ اور ہماری کتاب۔ ہم اسکول میں جائیں گے۔ اسکول ہماری منزل۔ لکھ پڑھ کر انسان بنیں گے۔ ہم نہ بنیں گے جاہل۔ محنت سے کام کریں گے۔ ہم نہ رہیں گے کاہل۔ ہم اسکول میں جائیں گے۔ اسکول ہماری منزل۔

پروفیسر خواجہ مجیب الحق راقم الحروف (خواجہ احمد حسین) کے نہ صرف سگے ماموں بلکہ میرے استاد بھی تھے۔ On Duty آپ دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے۔

"آسماں تری لحد پہ شبنم افشانی کرے"

کیا آپ کو ڈیجیٹل ڈی ٹوکس کی ضرورت ہے؟

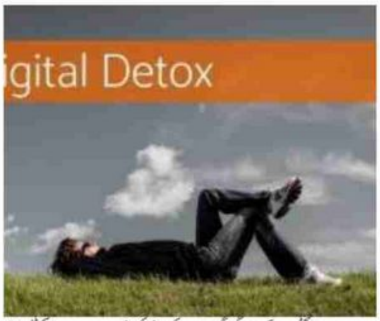

فاروق احمد انصاری

کیا آپ صبح جاگتے ہی اپنا موبائل فون چیک کرتے ہیں؟ کام ختم کرنے کے بعد بھی لیپ ٹاپ سے چپکے رہتے ہیں؟ سفر کے دوران بھی آئی پیڈ کو ساتھ رکھتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو آپ کو ڈیجیٹل ڈی ٹوکس کی سخت ضرورت ہے۔

سب سے پہلے یہ جانتے ہیں کہ ڈی ٹوکس کہتے کسے ہیں؟

ڈی ٹوکسیفکیشن اس پروسیس کو کہا جاتا ہے، جس کے ذریعے جسم کے زہریلے مواد کو باہر نکالا جاتا ہے یا اس سے چھٹکارا پایا جاتا ہے اور اس پروسیس کی وجہ سے جسم صحت مند ہوجاتا ہے۔

اب واپس آتے ہیں گیجٹس کی طرف! ہوسکتا ہے کہ آپ کے گیجٹ کی بیٹری ختم نہ ہوئی ہو اور وہ تھکا نہ ہو لیکن اسے استعمال کرتے ہوئے آپ کی گردن میں اکڑن پیدا ہوگئی ہو، ہاتھ سن ہوگئے ہوں یا پھر سر درد کا آغاز ہو چکا ہو اور آپ کو مجبوراً وقفہ لینے کی ضرورت پڑ گئی ہو۔

اگر آپ اپنے گیجٹ کو بند کردیں یا اسے سائیڈ پر رکھ کر باہر نکل جائیں تو آپ کو زندگی کا اصل لطف مل سکتا ہے، جو کہ ممکنہ طور پر یہ گیجٹس آپ سے چھین رہے ہیں۔ ہوسکتا ہے شروع شروع میں گیجٹس سے دوری آپ کے دل و دماغ پر بھاری گزرے لیکن لوگوں سے ملنا جلنا اور ان سے بات کرنا آپ کے دل و دماغ حتیٰ کہ روح کو بھی تازہ دم کرسکتا ہے اور آپ کی طبیعت پر اچھا اثر ڈال سکتا ہے۔

بنا گیجٹس کے زندگی گزارنا ایسا ہی ہے، جیسے آپ نئی زندگی کی شروعات کررہے ہوں۔ بالکل ایسے ہی جیسے کوئی بچہ پہلی بار چلنا سیکھتا ہے کیونکہ یہ گیجٹس ہماری زندگی میں ایسے رچ بس گئے ہیں کہ لگتا ہے کہ ان کے بغیر جینا محال ہے۔ اگر آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ ہے تو چند مشورے حاضر خدمت ہیں:

کورس اور سیمینار

آپ کو ڈیجیٹل چیزوں کی عادت ہے یا ان کی صحبت میں رہنا پسند ہے تو پھر آپ کو ایسے کورسز یا سیمینارز میں شرکت کرنے کی ضرورت ہے، جو ڈیجیٹل ڈی ٹوکس کے بارے میں بات کرتے ہیں، یہاں تک کہ وہ ٹریٹمنٹ پروگرامز بھی آفر کرتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کو اس کی فیس گراں گزرے لیکن اس کا فائدہ آپ کو بہت ہوگا۔

اسکرین سے ہٹ کر تفریح

ضروری نہیں کہ آپ کرکٹ اور فٹبال کو اسکرین پر گیم کی صورت کھیل کر یا دیکھ کر تفریح حاصل کریں۔ گھر سے باہر نکلیں، اگر آپ کھیل نہیں سکتے تو دوسروں کو یہ کھیل کھیلتا ہوا دیکھیں، یقین مانیں کچھ دیر خاموش کھڑے ہو کر زندگی کی ہلچل دیکھنے سے بھی آپ خود کو بدلا ہوا محسوس کریں گے۔ اگر آپ نے مراقبہ بھی کرنا ہے تو اسے بھی بغیر کسی ایپ کے کریں۔ ڈیجیٹل دنیا سے باہر نکل کر اصل دنیا میں گہری سانسیں لیں، یقین جانیں آپ کو اچھا محسوس ہوگا۔

رات میں اسکرین سے دور رہیں

رات کو موبائل کی اسکرین آف کرکے آسمان پر چمکتے ستاروں کا مشاہدہ کریں، آپ کی آنکھیں آپ کا شکریہ ادا کریں گی۔ گھر سے باہر چہل قدمی آپ کے جسم کے ساتھ ساتھ دماغ کو بھی سکون دے گی۔ کوئی اچھی سی کتاب بھی آپ کے دماغ کو روشن کرسکتی ہے۔ گیجٹس ہماری معیاری نیند اور موڈ کی خرابی کا باعث بن رہے ہیں اور یہ سبھی جانتے ہیں کہ نیند پوری نہ ہونے کے باعث صحت کے مسائل پیدا ہونے لگتے ہیں۔ اس کا حل یہی ہے کہ اپنے کمرے میں مکمل اندھیرا کریں، الیکٹرونکس اشیا بند کریں اور بھرپور نیند لیں۔

پرانے دوستوں سے ملاقات

ذہن کے ساتھ ساتھ آپ کی آنکھوں، کلائیوں اور انگلیوں کو بھی آرام کی ضرورت ہوتی ہے۔ نیلے رنگ کی روشنی کو اپنے آپ سے دور کرکے حقیقی معنوں میں اپنے پرانے دوستوں سے ملنے چلے جائیں اور خوب گپ شپ کریں۔ آپ کا قلم اور کاغذ بھی آپ کے پرانے دوستوں میں سے ہوتے ہیں۔ کاغذ لیں اور اس پر کچھ بھی لکھنا شروع کردیں۔ کوئی شعر، کوئی بات یا کوئی یاد اس کاغذ پر لکھیں اور پھر اسے پڑھیں۔ اس کے علاوہ اسکیچ بنانے کی کوشش کریں، جو چیز سامنے ہو اسے ماڈل بنا کر اسے کاغذ پر نقل کرنے کی کوشش کریں۔

ڈیجیٹل رابطے کم کریں

فیس بک، ٹوئٹر، انسٹاگرام اور سوشل میڈیا کی دیگر اقسام شیطان کی آنت کی طرح ہیں، آپ اسکرولنگ کرتے چلے جائیں یہ کبھی ختم نہیں ہوتیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایک بڑی کمیونٹی کا حصہ ہیں لیکن ایسا نہیں ہے، بڑی کمیونٹی میں ادھر اُدھر وقت گزارنے سے ذہن زیادہ بھٹکتا ہے اور بھٹکتے ہوئے جب آپ تھک جاتے ہیں تو اپنے سر میں درد محسوس کررہے ہوتے ہیں۔ اس لئے اس ڈیجیٹل زندگی کا دورانیہ کم کریں اور اصل زندگی سے رابطہ جوڑیں۔ ہر وقت اس دنیا میں رہنے سے بہتر ہے کہ دوا کی طرح صبح، دوپہر اور شام اسے چیک کرلیں تو کافی افاقہ ہوگا۔

گھڑی پہنیں

ایک سادہ سی گھڑی بھی آپ کو موبائل سے دور رکھ سکتی ہے۔ اکثر ہم ٹائم دیکھنے کیلئے موبائل نکالتے ہیں اور پھر اس میں ایسے گم ہوجاتے ہیں کہ ٹائم کا پتہ ہی نہیں چلتا۔

اینٹی بائیوٹکس اور قوت مدافعت

سلیم انور عباسی

اینٹی بائیوٹکس اور قوت مدافعت: اینٹی بائیوٹکس کو الیگزینڈر فلیمنگ نے 1928ء میں پینسلین کے ذریعے متعارف کروایا تھا، جو بیکٹیریا سے ہونے والے انفیکشن کے علاج کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ مختلف طرح کے انفیکشنز کے علاج معالجے کے لیے مارکیٹ میں کئی اینٹی بائیوٹکس موجود ہیں۔ ہمارا جسم اچھے اور برے بیکٹیریا کا مسکن ہے۔ اچھے بیکٹر یا ہمارے جسم کو صحت مند رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اینٹی بائیوٹکس کے بیجا اور غیر مناسب استعمال سے اگر اچھے بیکٹر یاز کا خاتمہ ہوجائے تو ہماری صحت بہت زیادہ متاثر ہوسکتی ہے۔

اینٹی بائیوٹکس کا محتاط استعمال

متعدی بیماریوں کے علاج میں لاپروائی، پینے کے صاف پانی کی عدم دستیابی، نکاسی آب کی نامناسب سہولیات، مختلف بیماریوں مثلاً ملیریا، ڈینگی، خسرہ، ہیپاٹائٹس وغیرہ کے پھیلنے کا باعث ہیں۔ مریض جتنا زیادہ ایک جیسی اینٹی بائیوٹکس استعمال کرتے جاتے ہیں، وقت کے ساتھ یہ ادویات غیر موثر ہوتی جاتی ہیں، اس پر مستزاد معالج خواتین و حضرات مریضوں کو مزید اینٹی بائیوٹکس تجویز کرتے ہیں۔ اینٹی بائیوٹکس کے جادوئی اثر رکھنے میں کوئی دو آرا نہیں، تاہم ان کا استعمال معالج کے مشورے سے مخصوص بیکٹر یا کے حملے کی صورت میں کرنا چاہیے ورنہ اس کے ضمنی اثرات بیکٹر یا کو ختم کرنے کی آپ کی قوت مدافعت پر کاری ضرب لگا سکتے ہیں۔ اینٹی بائیوٹکس کی 100 سے زیادہ اقسام ہیں۔ ہر ایک دوا مخصوص انفیکشن کو دیکھ کر بنائی جاتی ہے، جو بیکٹیریا کو ختم کرکے اسے بڑھنے سے روکتی ہے، تاہم کچھ اینٹی بائیوٹکس ٹھنڈ، اپر ریسپائریٹری انفیکشنز، الرجیز، کان کے درد اور گلے کی سوجن جیسے بہت سے وائرل انفیکشنز کو بڑھنے سے روک نہیں پاتیں۔ اینٹی بائیوٹکس کا محتاط استعمال اس لیے بھی ناگزیر ہوجاتا ہے کہ یہ برے بیکٹر یا کے ساتھ جسمانی صحت کو برقرار رکھنے والے اچھے بیکٹیریا کو بھی مار دیتی ہیں۔ یہ بہت سنجیدہ نوعیت کی ادویات ہیں، جن کا استعمال معالج کے مشورے سے کرنا چاہیے۔ واضح رہے کہ اینٹی بائیوٹکس صرف بیکٹیریل انفیکشن کے لیے کارگر ہیں۔ وائرل یا فنگل انفیکشن میں ان کا کوئی کردار نہیں ہوتا۔

مخصوص قوت مدافعت: دو قسم کے خون کے سفید خلیات، جن کو لمفوسائٹس کہا جاتا ہے مخصوص مدافعتی ردعمل کے لئے ضروری ہیں۔ لمفوسائٹس بون میرو میں پیدا ہوتے ہیں اور پختہ ہو کر متعدد ذیلی قسموں میں سے ایک بن جاتے ہیں۔ ان میں دو سب سے عام ہیں ٹی سیلز اور بی سیلز۔ اینٹی جن ایک خارج میٹیریل ہوتا ہے جو ٹی سیلز اور بی سیلز کے ردعمل کو متحرک کرتا ہے۔ انسانی جسم میں بی اور ٹی سیلز ہیں، جن کا تعلق لاکھوں مختلف اینٹی جن سے ہے۔ ہم عام طور پر اینٹی جن کو خوردبینی جرثومہ کا حصہ سمجھتے ہیں، تاہم اینٹی جن دیگر جگہوں میں بھی موجود ہوسکتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی فرد کو ایسا خون چڑھایا گیا ہے جو اس کے خون کی قسم سے میچ نہیں کرتا تو اس کی وجہ سے ٹی اور بی سیلز حرکت میں آسکتے ہیں۔ ٹی سیلز اس وقت فعال ہوتے ہیں جب کوئی مخصوص فیگوسائٹس ایسے اینٹی جن نمایاں کرتے ہیں، جن کے لئے ٹی سیل مخصوص ہو۔ جب یہ فعال ہوجاتے ہیں تو کلر سیلز متاثرہ جسم کے خلیات کی پہچان کرکے انہیں ہلاک کرتے ہیں۔ ریگولیٹری ٹی سیلز مدافعتی ردعمل کو کنٹرول کرنے میں مدد کرتے ہیں اور حملے کو روکنے کے لئے سگنل بھیجتے ہیں۔ مدافعتی نظام میں شریک اعضا اور ٹشوز تھائی مس، بون میرو، لمف نوڈس، اسپلین، اپینڈیکس، ٹانسلز اور پیئر کے پیچز (چھوٹی آنت میں) شامل ہیں۔

غیر مخصوص مدافعت: انسان کے مدافعتی نظام میں مخصوص اور غیر مخصوص قوت مدافعت کی دو سطحیں ہیں۔ غیر مخصوص یا فطری قوت مدافعت میں انسانی جسم نقصان دہ جرثوموں سے اپنی حفاظت کرتا ہے، جنہیں پیتھوجین کہا جاتا ہے۔ خون کے کچھ سفید خلیات (فیگوسائٹس) ان پیتھوجین کا مقابلہ کرتے ہیں، جو خارجی مدافعت سے بچ کر نکل جاتے ہیں۔ فیگوسائٹس ایک پیتھوجین کو گھیر کر اس کے اثر کو زائل کردیتا ہے۔

انفیکشن اور بیماری: انفیکشن اس وقت ہوتا ہے، جب کوئی پیتھوجین جسم کے خلیات پر حملہ اور تولید کرتا ہے۔ انفیکشن عام طور پر ایک مدافعتی ردعمل کا سبب بنے گا۔ اگر ردعمل فوری اور موثر ہو تو انفیکشن کا خاتمہ ہوجائے گا یا قابو میں آجائے گا، اتنی جلدی کہ بیماری واقع نہیں ہوگی۔ بیماری اس وقت ہوسکتی ہے جب قوت مدافعت کم ہو یا خراب ہوجائے، جب پیتھوجین کی زہریلی تاثیر بہت زیادہ ہو یا جب جسم میں پیتھوجین کی تعداد بہت زیادہ ہو۔ بخار انفیکشن کا ایک عام ردعمل ہوتا ہے، لہٰذا اس علامت کے پاتے ہی فوری معالج سے رابطہ کرنا چاہیے۔

''مٹر'' چھوٹے سے دانے کے بڑے فائدے

لیاقت علی جتوئی

مٹر بظاہر ایک عام سی پھلی یا سبزی ہے، جس میں ہرے رنگ کے چھوٹے چھوٹے گول دانے ہوتے ہیں۔ مٹر میں قدرت نے بے شمار خوبیاں اور فوائد جمع کر رکھے ہیں۔ مٹر ایک مشہور ترکاری ہے، جو دنیا کے ہر خطے میں کھائی جاتی ہے۔ اس کے دانوں کو بطور سلاد بھی کھایا جاتا ہے۔ گوشت اور قیمہ کے ساتھ بھی مٹر پکائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ مٹر آلو کا سالن تقریباً ہر گھر میں ہی پکایا جاتا ہے۔ مٹر قدرت کی ایک زبردست نعمت ہے۔ یہ سستی اور باآسانی دستیاب ہونے والی سبزی ہے، تاہم اس کے شاندار فوائد کے باعث اسے 'پاور فوڈ' بھی کہا جاتا ہے۔ مٹر میں کئی غذائی اجزاء موجود ہوتے ہیں، جو کہ انسانی صحت اور تندرستی کے لیے بے حد ضروری ہیں۔ اس کے اجزا میں فولاد، نشاستہ، پروٹین، وٹامن اے، ایچ، بی، ای اور سی شامل ہیں۔ جدید تحقیقات کے مطابق اس میں پروٹین 3 2 فیصد، کاربوہائیڈریٹس 50 فیصد، جبکہ وٹامن بی کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اس میں سلفر یعنی گندھک اور فاسفورس بھی دیگر اجزا کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں۔ مٹر طبی لحاظ سے دوسرے درجے میں گرم اور خشک ہوتے ہیں۔ اسے کسی بھی طریقہ سے پکا کر کھایا جائے، یہ جسم کو غذائیت بہم پہنچاتا ہے۔ سرد مزاج والے اشخاص کے پٹھوں اور اعصاب کو طاقت دیتا ہے۔ مٹر کے چند فوائد اور خصوصیات درج ذیل ہیں:

خون میں اضافہ

مٹر کو اپنے کھانے کا حصہ بنانے سے کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ مٹر کا سب سے بڑا فائدہ ان مریضوں کو ملتا ہے، جن کے جسم میں خون کی کمی ہوتی ہے۔ طبی ماہرین کے مطابق مٹر نیا خون بنانے میں کسی بھی دوا سے زیادہ موثر کردار ادا کرتے ہیں۔ مٹر کھانے سے جسم میں نشاستہ کی کمی پوری ہوجاتی ہے۔ یہ جسم میں پروٹین اور فولاد کی کمی کو بھی پورا کرتے ہیں۔ مٹر کھانے سے خون میں صرف اضافہ ہی نہیں ہوتا بلکہ صاف اور صالح خون پیدا ہوتا ہے۔ کمزور اور ناتواں جسم کے لیے یہ انتہائی فائدہ مند ہے، اسے کھانے سے جسم فربہ ہوتا ہے۔

بُرے کولیسٹرول کو کم کرتا ہے

مٹر میں فیٹ یا چربی بہت کم ہوتی ہے۔ ایک کپ میں 100 کیلوریز ہوتی ہیں جبکہ پروٹین، فائبر اور مائیکرو نیوٹرینٹس بڑی مقدار میں موجود ہوتے ہیں۔ اس کے استعمال سے وزن نہ زیادہ بڑھتا ہے نہ ہی کم ہوتا ہے، بلکہ اس میں توازن برقرار رہتا ہے۔

معدے کے کینسر سے بچاتا ہے

مٹر میں کومیسٹرول نامی ایک غذائی جزو موجود ہوتا ہے، جو صحت کے لیے بے حد فائدہ مند ہے۔ میکسیکو میں ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق، اگر جسم کو 2 ملی گرام کومیسٹرول حاصل ہوجائے تو معدے کے کینسر کا خطرہ کافی حد تک کم ہوجاتا ہے۔ مٹر کے ایک کپ میں 10 ملی گرام کومیسٹرول پایا جاتا ہے۔

الزائمر اور گٹھیا کے مرض سے بچاتا ہے

مٹر میں اینٹی انفلیمیٹری یعنی سوزش دور کرنے والی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص مختلف سوزش کا شکار ہو، ایسے افراد کے لیے مٹر کسی نعمت سے کم نہیں۔ سوجن بڑھنے سے کینسر، امراض قلب اور بڑھتی عمر کے اثرات تیزی سے ظاہر ہونے کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، مٹر میں اومیگا تھری فیٹی ایسڈز، وٹامن سی اور وٹامن ای کی کثیر مقدار پائی جاتی ہے، جن سے الزائمر کے مریضوں کو بے حد فائدہ پہنچتا ہے۔ اس کے علاوہ، مٹر میں پایا جانے والا وٹامن بی، گٹھیا کے خطرات کو کم کرتا ہے۔

ذیابطیس میں فائدہ مند

مٹر میں پروٹین اور فائبر بڑی مقدار میں موجود ہوتا ہے۔ یہ پروٹین اور فائبر جب جسم میں داخل ہوتا ہے تو اس کے بعد یہ شوگر کو خون میں آسانی سے شامل نہیں ہونے دیتا۔ مٹر اینٹی انفلیمیٹری (سوزش کش) ہونے کے ساتھ ساتھ اینٹی آکسیڈنٹ بھی ہے، جس کے باعث ذیابطیس کے مریضوں کے لیے یہ بہترین غذا سمجھی جاتی ہے۔

ہڈیوں کی مضبوطی

مٹر کا ایک کپ کھانے سے ہماری وٹامن 'کے' کی روزانہ کی 44 فیصد ضرورت پوری ہوجاتی ہے۔ 'کے' (K) وہ وٹامن ہے، جو ہڈیوں میں کیلشیم کو اسٹور کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ جس طرح، کیلشیم اور وٹامن ڈی ہڈیوں کے لیے بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں، اسی طرح وٹامن 'کے' کو بھی ہڈیوں کی مضبوطی کے لیے ایک انتہائی اہم سمجھا جاتا ہے۔

ماحول دوست

ماحول دوست ہونا مٹر کی ایک اور زبردست خوبی ہے، جو اسے کئی دیگر سبزیوں سے منفرد بناتی ہے۔ مٹی میں موجود بیکٹیریا کے ساتھ مل کر مٹر ہوا میں موجود نائٹروجن کو مٹی میں جذب کرلیتے ہیں، جس سے زمین کو ایک قدرتی فرٹیلائزر حاصل ہوتا ہے اور ساتھ ہی آب و ہوا سے نائٹروجن بھی صاف ہوجاتی ہے، جو کہ انسانی صحت کے لیے مضر ہے۔

جلد کے امراض کی اکسیر

مٹر کھانے کے علاوہ چہرے پر لگانے کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے، جس کے اپنے کئی بہترین فائدے ہیں۔ مٹر کو سکھانے کے بعد پیس کر، اس سے بنے آٹے کا ابٹن چہرے پر لگانے سے داغ دھبے دور ہوجاتے ہیں۔

جلنے پر: مٹر کو پیس کر جلنے والے حصے پر لگانے سے جلن ٹھیک ہوتی ہے۔

چہرے کے لیے: مٹر کے بھنے دانوں اور سنگترے کے چھلکوں کو دودھ میں پیس کر چہرے پر لگانے سے جلد کی رنگت میں نکھار آتا ہے۔

ان معمولی بیجوں کو کھانے کے یہ فوائد جانتے ہیں؟

کیا آپ نے کبھی خشخاش کے دانے کھائے ہیں؟ اگر نہیں تو آپ اس عام دستیاب چیز سے حاصل ہونے والے متعدد فوائد سے خود کو محروم کررہے ہیں۔ جی ہاں آپ کو یقیناً ان دانوں کے فوائد معلوم نہیں ہوں گے۔ یہ بیج متعدد ممالک میں استعمال کیے جاتے ہیں اور پاکستان میں بھی عام ملتے ہیں جبکہ ان کا تیل بھی نکالا جاتا ہے۔ اس کی مختلف اقسام ہیں سفید اور گہرے رنگت والے بیج، جن کے فوائد درج ذیل ہیں۔

نظام ہاضمہ بہتر کرے: خشخاش کے بیج فائبر کے حصول میں مدد دیتے ہیں جس سے نظام ہاضمہ بہتر ہوتا ہے، یہ قبض کے خلاف مفید ثابت ہوسکتے ہیں کیونکہ فائبر آنتوں کے افعال کو درست کرنے میں مدد دینے والا جز ہے۔

بے خوابی کا علاج: ایک تحقیق کے مطابق خشخاش کے بیجوں کا مشروب جسم میں تناؤ کا باعث بننے والے ہارمون کورٹیسول کی سطح کم کرتا ہے جس سے جسم کو سکون ملتا ہے، اس کے علاوہ اس میں موجود اجزا بھی اچھی نیند کے حصول میں مدد دیتے ہیں، تاہم بچوں کو اس کا استعمال ڈاکٹر کے مشورے کے بغیر نہ کرائیں۔ سونے سے قبل خشخاش کی چائے بنانا لیتے ہی نیند میں مدد دے سکتا ہے، اس مقصد کے لیے ان بیجوں کو پیس کر پیسٹ بنالیں اور اسے گرم دودھ میں مکس کرلیں، سونے سے قبل اس کا ایک کپ پی لیں۔

منہ کے چھالوں کا علاج: خشخاش منہ کے چھالوں اور زخموں کے علاج میں بھی مدد دے سکتا ہے، یہ بیج جسم کو ٹھنڈک پہنچاتے ہیں اور اسی وجہ سے منہ کے چھالوں سے نجات میں کردار ادا کرسکتے ہیں، اس مقصد کے لیے پسا ہوا کھوپرا، شوگر کینڈی پاؤڈر اور خشخاش کو پیس کر مکس کریں اور اسے پھانک لیں۔

توانائی بڑھائے: اس میں موجود پیچیدہ کاربوہائیڈریٹس کی بہت زیادہ مقدار جسمانی توانائی کو بڑھانے میں مدد دیتے ہیں، یہ بیج کیلشیئم کو جذب کرنے میں بھی مدد دیتے ہیں جس میں مداخلت تھکاوٹ کا باعث بنتی ہے۔

دماغی صحت بہتر بنائے: دماغ کو اپنے افعال کے لیے مختلف اجزا جیسے کیلشیئم، آئرن اور کاپر وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے اور خشخاش کے بیج ان سے بھرپور ہوتے ہیں، جن سے دماغی افعال میں بہتری آتی ہے۔

ہڈیاں مضبوط بنائے: یہ بیج کیلشیئم اور کاپر سے بھرپور ہوتے ہیں جو کہ ہڈیوں کی صحت بہتر بنانے کے لیے ضروری ہوتے ہیں۔ خشخاش میں موجود فاسفورس کیلشیئم کے ساتھ مل کر ہڈیوں کے ٹشوز کو بہتر کرتا ہے جبکہ مینگنیز سے جسم میں کولیگن بنتا ہے جو کہ ہڈیوں کو شدید نقصان سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔

ذیابیطس کے علاج میں مددگار: یہ بیج فائبر سے بھرپور ہوتے ہیں تو ذیابیطس کے شکار افراد کی غذا میں ان کا اضافہ فائدہ مند ثابت ہوسکتا ہے، اس میں موجود اجزا ذیابیطس کو کنٹرول میں رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔

بینائی بہتر بنائے

ان بیجوں میں موجود زنک بینائی کو صحت مند رکھنے میں مدد دیتا ہے جبکہ عمر بڑھنے سے آنے والی کمزوری کی روک تھام کرتا ہے، اس کے علاوہ خشخاش میں موجود اینٹی آکسائیڈنٹس بھی آنکھوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔

گردوں کی پتھری کا علاج

خشخاش میں پوٹاشیم بھی ہوتا ہے اور یہ منرل گردوں کی پتھری سے بچانے بلکہ علاج میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔ مگر طبی ماہرین کے مطابق ان بیجوں کا استعمال اعتدال میں کرنا چاہئے ورنہ ان میں موجود کیلشیئم کی زیادہ مقدار اکھٹی ہوکر گردوں کی پتھری کا خطرہ بڑھا سکتی ہے۔

شفاف جلد کا حصول: دو چائے کے چمچ خشخاش کو دہی میں مکس کریں، اس پیسٹ کو نرمی سے چہرے اور گردن پر رگڑیں اور یہ عمل 10 منٹ تک جاری رکھیں۔ اس کے بعد روئی سے چہرہ پونچھ کر دھولیں۔ اس سے جلد شفاف اور جگمگانے لگے گی۔

''گڑ'' کے بے شمار فوائد

رابعہ شیخ

سردیوں کی سوغات کی بات جائے تو ذہن میں گاجر کا حلوہ، مونگ پھلی، چلغوزے اور دیگر میوہ جات ذہن میں آتے ہیں۔ سردیوں کی سوغاتیں ذائقہ دار تو ہوتی ہیں لیکن مٹھاس کی وجہ سے نقصان کا اندیشہ بھی رہتا ہے۔ تاہم، گڑ ایک ایسی سوغات ہے جو نہ صرف سستا اور ذائقہ دار ہے بلکہ طبی فوائد سے بھی مالا مال ہے۔ گڑ کو غذائی اشیا میں بطور مٹھاس چینی کی جگہ استعمال کیا جاتا رہا ہے کیونکہ اسے صحت کے لیے مضر ہونے کے بجائے صحت بخش اور مفید تصور کیا جاتا ہے۔ دور جدید میں چینی کا بے تحاشا استعمال بڑھ گیا ہے لیکن موسم سرما کا آغاز ہوتے ہی لوگ گڑ کی افادیت کے باعث اسے استعمال کرنا شروع کردیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں مختلف اقسام کے گڑ کی تیاری، اس کی قدر و قیمت اور مانگ میں اضافہ کردیتی ہے۔ گڑ ویسے تو بے حد شوق سے کھایا جاتا ہے لیکن عام طور پر بیشتر افراد گڑ کے طبی فوائد سے ناواقف ہوتے ہیں۔ اگر آپ بھی گڑ کے صحت بخش فوائد کے بارے میں لاعلم ہیں تو یہ مضمون آپ کی معلومات میں قابل قدر اضافہ کرے گا۔

نظام ہاضمہ کی بہتری: انڈیا میں فاسٹ فوڈ یا روغنی غذائیں کھانے کے بعد گڑ کا استعمال لازمی سمجھا جاتا ہے کیونکہ ماہرین کے مطابق گڑ میں خوراک کو ہضم کرنے کی خصوصیات موجود ہوتی ہیں۔ کھانے کے بعد کھایا گیا گڑ معدنی انزائم اور فنکشنز کو متحرک کرتا ہے۔ یہ عمل ہاضمے کے نظام کو بہتر اور فعال بناتا ہے، جس کے سبب کھانا جلد ہضم ہوجاتا ہے۔

جسم کیلئے ڈی ٹاکسیفائیڈ: عام طور پر چینی یا کسی بھی مٹھاس کو باڈی کلینزنگ ایجنٹ کے طور پر استعمال نہیں کیا جاسکتا لیکن سائنسی تحقیق کی روشنی میں گڑ کے طبی فوائد باڈی کلینزنگ ایجنٹ کے طور پر ثابت شدہ ہیں۔ گڑ خون کی صفائی کے ذریعے انسانی جسم کو صحت مند اور تندرست رکھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ دوسری جانب یہ نظام تنفس، پھیپھڑوں، معدہ، آنتوں حتیٰ کہ جگر کی صفائی کرکے یورین پروسیس کو مکمل طور پر درست رکھتا ہے۔

توانائی بحال رکھنا: گڑ توانائی کو بحال رکھنے کی صورت میں بھی جسم کے لیے فائدہ مند ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہماری غذا میں موجود کاربوہائیڈریٹ، توانائی کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور اسی وجہ سے یہ بے حد ضروری قرار دیے جاتے ہیں۔ ایتھلیٹ اور ایسے افراد جو حد درجہ تھکاوٹ کا شکار ہوں، وہ توانائی بڑھانے کے لیے گڑ کو ایک بہترین غذا کے طور پر استعمال کرسکتے ہیں جبکہ چینی یا گلوکوز کا استعمال بلڈ پریشر، بے چینی اور دل کے امراض میں اضافہ کا سبب بن سکتا ہے۔

سپورٹس صورت حال

کسی بھی عوامی مسئلہ کیلئے ''صورتحال'' کو ان نمبرات پر فون کریں:
0194-2477545, 9419069641

ویسٹ انڈیز کے خلاف ون ڈے سیریز

(مانیٹرنگ ڈیسک)

ہندوستانی کپتان شبھمن گل کو اتوار کو ویسٹ انڈیز کے خلاف ہونے والے پہلے ون ڈے میں ٹیم کی قیادت کرنے کے لیے فٹ قرار دے دیا گیا ہے۔ بیٹنگ کوچ ستانشو کوٹک نے پریکٹس کے دوران گل کی کہنی میں لگی چوٹ کے حوالے سے پیدا ہونے والی تشویش کو دور کرتے ہوئے ان کی دستیابی کی تصدیق کردی ہے۔ جمعہ کو ٹریننگ سیشن کے دوران محمد سراج کی تیزی سے اوپر اٹھتی ہوئی گیند گل کی دائیں کہنی پر لگی تھی، جس کے بعد انہیں تقریباً 20 منٹ تک علاج کی ضرورت پڑی۔ تاہم، کپتان دوبارہ نیٹس میں لوٹے اور بیٹنگ شروع کردی۔ کوٹک نے تصدیق کی کہ وہ میچ کھیلنے کے لیے فٹ ہیں۔ ہفتہ کو میچ سے قبل پریس کانفرنس میں کوٹک نے کہا، ''میرا خیال ہے کہ وہ ٹھیک ہیں اور کھیلنے کے لیے تیار ہیں۔'' گل کی دستیابی یقینی ہونے کے بعد ہندوستان کے سامنے ٹیم کے انتخاب میں سب سے بڑا سوال کئی بیٹنگ آپشنز میں سے انتخاب کا ہے، خاص طور پر یشسوی جیسوال کے معاملے میں، جو عمدہ کارکردگی کے باوجود مواقع کے منتظر ہیں۔ کوٹک نے جیسوال کی صلاحیتوں کو تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ ٹیم میں گہرائی کی وجہ سے مقام کے لیے مقابلہ ہونا فطری ہے۔ انہوں نے کہا، ''ظاہر ہے، ہم سب جانتے ہیں کہ جیسوال بہترین کھلاڑیوں میں سے ایک ہیں اور جب بھی انہیں موقع ملتا ہے، وہ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔'' جیسوال کو کم مواقع ملنے سے متعلق سوال پر کوٹک نے اس صورتحال کا موازنہ ایک مقام کے لیے کئی بہترین وکٹ کیپروں کے درمیان مقابلے سے کیا۔ انہوں نے کہا، ''ایسا نہیں ہے کہ ان کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے۔ مجھے بس لگتا ہے کہ یہ کھیل کا حصہ ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ سپورٹ اسٹاف جیسوال کی صلاحیتوں، پریکٹس اور سوچ پر مسلسل کام کرتا رہتا ہے۔ کوٹک نے کہا، ''اب تک جب بھی ٹیم کو ان کی ضرورت پڑی، انہیں موقع ملا اور انہوں نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔'' کوچ نے ہندوستان کی ون ڈے ٹیم میں رویندر جڈیجا کی اہمیت پر بھی زور دیا اور اس تجربہ کار آل راؤنڈر کو ایسا کھلاڑی قرار دیا جس کے تجربے کی کمی پوری کرنا مشکل ہے۔ جڈیجا ون ڈے ٹیم میں واپسی کر رہے ہیں، جبکہ اکشر پٹیل جاپان میں ایشین گیمز میں ہندوستان کی ٹی-20 ٹیم کے ساتھ ہیں۔ تاہم، کوٹک نے ٹیم کے حتمی کمبی نیشن کا فیصلہ سلیکٹرز اور ٹیم مینجمنٹ پر چھوڑ دیا۔ ہندوستانی ٹیم کے تجربہ کار آل راؤنڈر رویندر جڈیجا بھی ون ڈے ٹیم میں واپسی کر رہے ہیں۔ کوٹک نے جڈیجا کے تجربے اور ٹیم میں ان کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ان کے تجربے کا کوئی آسان متبادل نہیں ہے۔ دوسری جانب اکشر پٹیل جاپان میں ایشین گیمز کے لیے ہندوستان کی ٹی-20 ٹیم کے ساتھ موجود ہیں۔ ٹیم کے حتمی کمبی نیشن اور پلیئنگ الیون کا فیصلہ سلیکٹرز اور ٹیم مینجمنٹ کریں گے۔ تاہم، شبھمن گل کی فٹنس کی تصدیق سے ویسٹ انڈیز کے خلاف ون ڈے سیریز کے آغاز سے قبل ہندوستانی ٹیم کو اہم اطمینان حاصل ہوا ہے۔

ورلڈ کپ 2027 بھارت کیلئے میرا آخری ورلڈ کپ ہوگا/وراٹ کوہلی

(یو این آئی)

بھارتی کرکٹ ٹیم کے اسٹار بلے باز وراٹ کوہلی نے کہا ہے کہ جنوبی افریقہ میں ہونے والا 2027 آئی سی سی مینز کرکٹ ورلڈ کپ بھارت کے لیے ان کا آخری ورلڈ کپ ہوگا اور ان کا ہدف اس ٹورنامنٹ میں ٹیم کو عالمی چمپئن بنانا ہے۔ ویسٹ انڈیز کے خلاف شروع ہونے والی ہوم ون ڈے سیریز سے قبل جیو اسٹار سے گفتگو میں کوہلی نے کہا کہ 50 اوور کے ورلڈ کپ کی شدت کسی بھی دوسرے فارمیٹ سے مختلف ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیرونِ ملک حالات میں ہونے والے ورلڈ کپ میں مسلسل اعلیٰ سطح کی شدت برقرار رکھنا ایک بڑا چیلنج ہوتا ہے۔ کوہلی نے کہا، ''یہ بھارت کے لیے میرا آخری ورلڈ کپ ہوگا اور یہی میری تحریک ہے۔ میں اپنی پوری صلاحیت صرف کرنا چاہتا ہوں۔ ظاہر ہے کہ ہدف ورلڈ کپ جیتنا ہے اور اس کے لیے جو کچھ بھی کرنا پڑے گا، میں اس کے لیے پوری طرح تیار ہوں۔'' وراٹ کوہلی اور روہت شرما اب بین الاقوامی کرکٹ کے صرف ایک فارمیٹ میں کھیل رہے ہیں۔ دونوں اگلے سال ہونے والے ورلڈ کپ کی تیاریوں پر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں۔ دوسری جانب روہت شرما نے کہا کہ ورلڈ کپ کے حوالے سے ان کا ادھورا کام ابھی مکمل نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک وہ کھیل رہے ہیں، تب تک ان کے سامنے حاصل کرنے کے لیے کچھ نہ کچھ موجود رہے گا۔ روہت نے کہا کہ آئی سی سی ٹورنامنٹ میں مختلف ٹیموں، میدانوں اور حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس لیے کھلاڑیوں کو اپنی تیاری اور سوچ میں بھی تبدیلی لانی ہوتی ہے۔ بھارت اور ویسٹ انڈیز کے درمیان پہلا ایک روزہ بین الاقوامی میچ 27 ستمبر کو دوپہر 2 بجے سے کھیلا جائے گا۔ دونوں ٹیمیں آئندہ ورلڈ کپ کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی تیاریوں کو آگے بڑھائیں گی۔

پریا گھنگھاس نے دو بار کی عالمی تمغہ جیتنے والی اوہ یون جی کو شکست دی

(ہندوستھان سماچار)

دولت مشترکہ کھیلوں میں سونے کا تمغہ جیتنے والی پریا گھنگھاس نے ہفتہ کو ایشیائی کھیلوں میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے خواتین کے 60 کلوگرام زمرے کے پری کوارٹر فائنل میں جنوبی کوریا کی دو بار کی عالمی تمغہ جیتنے والی اوہ یون جی کو یکطرفہ مقابلے میں 5-0 سے شکست دے دی۔ نیشیو جمنازیم میں کھیلے گئے مقابلے میں پریا نے تینوں راؤنڈ میں اپنا دبدبہ برقرار رکھا۔ پانچوں ججوں نے ہندوستانی مکے باز کے حق میں فیصلہ دیا۔ تین ججوں نے 27-30 جبکہ دو ججوں نے 28-29 کا اسکور دیا۔ پریا نے پہلے راؤنڈ میں درست مکے لگائے اور اوہ یون جی کو اسٹینڈنگ کاونٹ کے لیے مجبور کردیا۔ ان کے تیز جب کے سامنے جنوبی کوریائی مکے باز مسلسل دباو میں نظر آئیں۔ پریا نے یہ راؤنڈ 10-5 سے اپنے نام کیا۔ دوسرے راؤنڈ میں بھی پریا نے شاندار دفاع کے ساتھ جوابی حملے کیے۔ ان کے بائیں ہاتھ کے جیب نے اوہ کو پریشان کیا اور ہندوستانی باکسر نے یہ راؤنڈ بھی 5-0 سے جیت لیا۔ تیسرے راؤنڈ میں اوہ یون جی نے واپسی کی کوشش کرتے ہوئے جارحانہ انداز اختیار کیا، لیکن پریا نے تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے موثر جوابی مکے لگائے۔ انہوں نے یہ راؤنڈ 3-2 سے اپنے حق میں کیا اور مقابلہ 5-0 سے جیت کر کوارٹر فائنل میں جگہ بنالی۔ اب پریا پیر کو کوارٹر فائنل میں تاجکستان کی مزگونا سمدووا سے مقابلہ کریں گی۔ اس مقابلے میں کامیابی انہیں سیمی فائنل میں پہنچانے کے ساتھ تمغہ بھی یقینی بنادے گی۔

عاقب نبی سمیت چھ گیند بازوں نے افغانستان ٹیسٹ کیلئے بطور نیٹ گیند باز ہندوستانی ٹیم کو جوائن کیا

(یو این آئی)

ہندوستانی ٹیم نے افغانستان کے خلاف 6 جون سے مولان پور میں کھیلے جانے والے واحد ٹیسٹ کے لیے اپنی تیاریاں تیز کردی ہیں۔ سلیکشن سے باہر ہونے والے عاقب نبی سمیت 6 بولرز کو نیٹ باولرز کے طور پر ہندوستانی ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔ ہندوستانی ٹیم کی تیاری میں مدد کے لیے جن گیند بازوں کو نیٹ باولرز کے طور پر شامل کیا گیا ہے ان میں عاقب نبی، گرجپنیت سنگھ، پرنس یادو، سرنش جین، ذیشان انصاری، اور شیوانگ کمار شامل ہیں۔ عاقب نبی کے علاوہ تیز گیند بازوں میں نوجوان ٹیلنٹ پرنس یادو اور گرجپنیت سنگھ بھی شامل ہیں۔ پرنس یادو نے حال ہی میں آئی پی ایل میں اپنی کارکردگی کی وجہ سے پہچان حاصل کی ہے اور وہ افغانستان ٹیسٹ کے بعد ون ڈے سیریز کے لیے ہندوستانی ٹیم کا حصہ بھی ہیں۔ تمل ناڈو کے گرجپنیت سنگھ کو بھی نیٹ بولر کے طور پر منتخب کیا گیا ہے۔ اسپن گیند بازوں میں سارانش جین سب سے زیادہ تجربہ کار ہیں۔ مدھیہ پردیش سے تعلق رکھنے والے اس آف اسپنر نے 52 فرسٹ کلاس میچوں میں 181 وکٹیں حاصل کی ہیں۔ مدھیہ پردیش کے شیوانگ کمار، جنہوں نے ابھی تک اپنا ڈومیسٹک فرسٹ کلاس ڈیبیو نہیں کیا ہے، ہندوستانی بلے بازوں کو اپنی بائیں ہاتھ کی کلائی کی اسپن سے پریکٹس فراہم کریں گے۔ اتر پردیش کے ذیشان انصاری میں لیگ اسپن کے ذریعے ٹرن پیدا کرنے کی صلاحیت ہے۔

خواتین سہ فریقی ٹی 20 سیریز: آئرلینڈ نے پہلی بار ویسٹ انڈیز کو ہرایا

(مانیٹرنگ ڈیسک)

آئرلینڈ کی خواتین ٹیم نے سہ فریقی ٹی 20 سیریز میں تاریخ رقم کرتے ہوئے پیر کی دیر رات ویسٹ انڈیز کو ڈکورتھ-لوئس-اسٹرن (ڈی ایل ایس) طریقہ کار کے تحت ایک رن سے ہرا کر ٹی 20 بین الاقوامی کرکٹ میں اپنی پہلی جیت درج کی۔ اس جیت کے ساتھ آئرلینڈ نے فائنل میں پہنچنے کی اپنی امیدوں کو بھی مضبوط کرلیا۔ میچ کی جیت میں کپتان اورلا پرینڈرگاسٹ نے کلیدی رول ادا کیا، جنہوں نے گیند اور بلے دونوں سے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ پہلے انہوں نے دو وکٹیں حاصل کیں اور پھر ناٹ آوٹ 71 رن کی میچ وننگ اننگز کھیلی۔ پہلے بلے بازی کرتے ہوئے ویسٹ انڈیز کی شروعات انتہائی خراب رہی۔ ایوا کیننگ نے پاور پلے میں دو وکٹیں لے کر کیریبیائی ٹیم کو ابتدائی جھٹکے دیے۔ 5 اوور کے اندر ٹاپ آرڈر کے بلے باز پویلین لوٹ گئے اور ٹیم دباو میں آگئی۔ صورتحال اس وقت اور خراب ہوگئی جب اسٹیفانی ٹیلر رن آوٹ ہونے کے بعد زخمی ہو کر ریٹائرڈ ہرٹ ہوگئیں۔ 10 اوور کے بعد ویسٹ انڈیز کا اسکور صرف 53/4 تھا اور ٹیم کو بڑے اسکور کے لیے ایک مضبوط شراکت داری کی ضرورت تھی۔ اس کے بعد جینیلیہ گلاسگو اور شیمین کیمپبیل نے اننگز کو سنبھالا۔ دونوں نے اہم شراکت داری کر کے ٹیم کو بحران سے نکالا۔ کیمپبیل کے آوٹ ہونے کے بعد پرینڈرگاسٹ نے ڈیتھ اوورز میں دو وکٹیں لے کر ویسٹ انڈیز کی رفتار پر بریک لگا دیا۔ نچلے آرڈر کے بلے بازوں کے کچھ مفید چوکوں کی بدولت ویسٹ انڈیز 20 اوور میں 141-8 تک پہنچنے میں کامیاب رہا۔ 142 رنوں کے ہدف کا تعاقب کرنے اتری آئرلینڈ کی شروعات بھی خراب رہی۔ شونیشا ہیکٹر نے اننگز کی پہلی چار گیندوں میں ہی دونوں سلامی بلے بازوں کو آوٹ کردیا۔ اس کے بعد کپتان پرینڈرگاسٹ نے مورچہ سنبھالا۔ اپنی 24 ویں سالگرہ پر انہوں نے شاندار بلے بازی کرتے ہوئے چوکوں کی جھڑی لگادی۔ حالانکہ ویسٹ انڈیز نے درمیان میں مسلسل تین وکٹیں لے کر آئرلینڈ کو 65/5 کے اسکور پر مشکل میں ڈال دیا۔ لیکن پرینڈرگاسٹ ایک کنارے پر ڈٹی رہیں اور تیزی سے رن بناتی رہیں۔ 14 اوور کے بعد آئرلینڈ کا اسکور 95/5 تھا، جس میں اکیلے پرینڈرگاسٹ کے 71 رن شامل تھے۔ اس وقت ڈی ایل ایس حساب کے مطابق آئرلینڈ جیت سے صرف تین رن پیچھے تھا۔ اسی دوران بارش شروع ہوگئی۔ امپائروں نے ایک اور گیند پھینکنے کا فیصلہ کیا اور اس گیند پر لوئس لٹل نے کنارہ لے کر چوکا لگادیا۔

ڈچ لیجنڈ ٹکے ٹیکیما ہندوستانی خواتین کی ہاکی ٹیم میں شامل

(مانیٹرنگ ڈیسک)

ہندوستانی خواتین کی ہاکی ٹیم کی پنالٹی کارنر کی صلاحیتوں کو مزید مضبوط کرنے کے لئے، لیجنڈری ڈچ ڈریگ فلکر ٹکے ٹیکیما نے آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے دورے کے دوران 26 مئی سے 21 جون تک منعقد ہونے والے خصوصی تربیتی کیمپ کے لئے ٹیم کو جوائن کیا ہے۔ ہیڈ کوچ سجورڈ مارجینے کی رہنمائی میں، ہندوستانی ٹیم آئندہ ایف آئی ایچ ویمنز نیشن کپ نیوزی لینڈ 2025 سے 26 کی تیاریوں میں مصروف ہے، جو 15 سے 21 جون تک آکلینڈ میں کھیلا جائے گا۔ اس خصوصی کیمپ کا بنیادی مقصد ہندوستانی ڈریگ فلکرز کی تکنیک کو بہتر بنانا اور پنالٹی کارنر کو گول میں تبدیل کرنے کی ان کی صلاحیت کو بہتر بنانا ہے۔ اس ٹریننگ میں ہندوستانی کھلاڑی دیپیکا، لالتھنتلوانگی اور انو حصہ لے رہی ہیں۔ ٹکے ٹیکیما کو عالمی ہاکی کے بہترین ڈریگ فلکرز میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔ نیدرلینڈز کے سابق بین الاقوامی، ٹیکما نے اولمپکس اور ہاکی ورلڈ کپ جیسے بڑے ٹورنامنٹس میں اپنے ملک کی نمائندگی کی ہے۔ ان کے نام 200 سے زیادہ بین الاقوامی میچ اور 221 بین الاقوامی گول ہیں۔ یہ پہل آنندنا-دی کوکا کولا انڈیا فاونڈیشن کے تعاون سے کی جا رہی ہے۔ اس سے پہلے، آنندنا نے بنگلورو میں ہندوستانی خواتین کی ہاکی ٹیم کے لیے ایک خصوصی گول کیپنگ کیمپ کی بھی حمایت کی تھی، جس کا انعقاد معروف گول کیپنگ کوچ ڈیوڈ ولیمسن نے کیا تھا۔ آسٹریلیا کے دورے کے دوران ہندوستانی ٹیم نے پرتھ ہاکی اسٹیڈیم میں میزبان آسٹریلیا کے خلاف چار میچوں کی دوستانہ سیریز کھیلی۔ دونوں ٹیموں نے دو دو میچ جیت کر سیریز 2-2 سے برابر پر ختم کی۔ ہندوستانی ٹیم نیشنز کپ سے قبل پریکٹس میچوں اور ٹریننگ سیشن کے ذریعے اپنی تیاریوں کو حتمی شکل دینے کے لیے 3 جون کو نیوزی لینڈ پہنچے گی۔ ہیڈ کوچ سجورڈ مارجینے نے کہا، جدید ہاکی میں پنالٹی کارنر بہت اہم ہیں۔ ٹکے ٹیکیما جیسے تجربہ کار ماہر کا ہونا ہماری ٹیم کے لیے بہت فائدہ مند ہوگا۔ ڈریگ فلکنگ کے علاوہ، وہ ہمارے دفاعی ڈھانچے کو بہتر بنانے میں بھی مدد کریں گے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ میں نے پہلے بھی ان کی کوچنگ کی ہے اور ہماری سوچ بھی بڑی حد تک ملتی جلتی ہے۔ ٹیم میں پہلے سے ہی اچھے ڈریگ فلکر اور نونیت کور جیسی بہترین اسٹرائیکر موجود ہیں۔ ہمیں پنالٹی کارنر کے مواقع کا بہتر استعمال کرنے کی ضرورت ہے اور یہ کیمپ اس سمت میں اہم ثابت ہوگا۔ مارجینے نے مزید کہا کہ وہ ماضی میں بھی ٹیکیما کے ساتھ کام کر چکے ہیں اور دونوں کی سوچ اور کوچنگ فلسفہ کافی حد تک ایک جیسا ہے۔ ان کے مطابق ٹیم میں پہلے ہی باصلاحیت ڈریگ فلکرز اور نونیت کور جیسی بہترین اسٹرائیکرز موجود ہیں، تاہم پنالٹی کارنر کے مواقع کو زیادہ موثر انداز میں استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

ہندوستانی خواتین کی ریسلنگ ٹیم کے تمام چھ پہلوانوں کا تعلق ہریانہ سے

(یو این آئی)

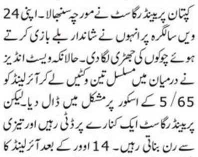

ہریانہ کے لیے یہ فخر کی بات ہے کہ 2026 کے ایشین گیمز کے لیے منتخب ہندوستانی خواتین کی ریسلنگ ٹیم میں تمام چھ پہلوانوں کا تعلق ہریانہ سے ہے۔ پیر کو چنڈی گڑھ میں یہ معلومات دیتے ہوئے ریاستی کھیلوں کے وزیر گورو گوتم نے کہا کہ یہ کامیابی ریاست کے کھیلوں کی ثقافت اور ہنر کا ثبوت ہے، اور ملک بھر میں ہریانہ کی معروف کھیلوں کی شناخت کو بھی مضبوط کرتی ہے۔ اس کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے گورو گوتم نے کہا کہ ہریانہ کے وزیر کھیل کی حیثیت سے یہ ان کے لیے خاص فخر کی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کھلاڑیوں کو بہتر تربیت، کھیلوں کی جدید سہولیات، بہترین کوچز اور ضروری وسائل کی فراہمی کے لیے مسلسل کام کررہی ہے۔ منتخب کھلاڑیوں کی فہرست جاری کرتے ہوئے وزیر کھیل نے بتایا کہ 50 کلوگرام وزن کے زمرے میں دیپانشی راٹھی، 53 کلوگرام کیٹیگری میں انتی پنگھل، 57 کلوگرام کیٹیگری میں منیش بھنوالا، 62 کلوگرام کیٹیگری میں مانسی اہلاوت، 68 کلوگرام کیٹیگری میں نشا دہیا 76 کلو گرام میں پریہ ملک کا انتخاب عمل میں آیا ہے۔ گورو گوتم نے کہا کہ کھلاڑیوں نے یہ کارنامہ اپنی محنت، لگن اور نظم وضبط سے حاصل کیا، جو پورے ملک اور ریاست کے لیے فخر کی بات ہے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ ہندوستانی کھلاڑی ایشین گیمز میں اپنی شاندار کارکردگی سے ملک کا نام روشن کریں گے۔

ریٹائرڈ انجینئر کے خلاف تاریخِ پیدائش میں ردوبدل

اور ثبوت مٹانے کے الزام میں چارج شیٹ داخل

سری نگر رجموں وکشمیر کی اقتصادی جرائم ونگ (ای او ڈبلیو) نے تاریخِ پیدائش میں ردوبدل کر کے نامناسب فائدہ اٹھانے اور ثبوت مٹانے کے معاملے میں جموں و کشمیر اسٹیٹ پاور ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے اُس وقت کے اور ریٹائرڈ انچارج سپرنٹنڈنٹ انجینئر کے خلاف چارج شیٹ داخل کی ہے۔ حکام نے پیر کو یہ اطلاع دی۔ میں ردوبدل کے الزامات پر مشتمل ایک تحریری شکایت موصول ہونے کے بعد پولیس اسٹیشن کرائم برانچ کشمیر کے اقتصادی جرائم ونگ میں تحقیقات شروع کی گئی تھی۔ تحقیقات میں سامنے آیا کہ ملزم نے ناجائز سروس فوائد حاصل کرنے کے لیے 28-10-1955 سے 28-10-1958 تک سرکاری سروس ریکارڈ میں

Printer, Publisher & Owner: Rifat Ayoub, Chief Editor: Noor Mohammad Challo (9419069641), Executive Editor: Imtiyaz Wani (9469121101),
Published From: 2nd Floor Jehlum Market Batamaloo Srinagar, Printed at: Khidmat Offset Press The Bund Sgr. RNI: JKURD2012-48314
Postal Registration No: JKNP-189/SKGPO-2018-20, Contact: 0194-2477545, email:editorsurathal@gmail.com,